سنسنی خیزی اور سنجیدگی سے بھرپور ایک اچھوتے ناول کا انتخاب

مفلسی کے مصائب کو بھگتنا صاحب کردار لوگوں کا ہی نصیب ہے... عام آدمی جلد ہی گھبرا کر جرم کی راہ اختیار کرتا ہے... اگر حصول رزق ناممکن ہو تو خود ہی جیسا کہ ان کے مجرمانہ ذہن خیر و شر کے متعلق سوچنے کی زحمت گوارا کرتا... اس کی عمر ہی کیا تھی... کم سن بچہ... اور قتل کی چھاپ اس پر چسپاں ہو گئی... تاہم وہ قتل کر کے بھی معصوم تھا، یہ اور بات تھی کہ اس کی فریاد صدا بہ صحرا ثابت ہوتی رہی... وہ تنہا اور بے یار و مددگار تھا... اسے بھاگنا ہی تھا اور بہت کچھ بھاگتے رہنا تھا... پولیس اس کے پیچھے تھی... کچھ اور لوگ بھی اس کے خون کے پیاسے تھے... جب اسے معلوم ہوا تو بہت دیر ہو چکی تھی... وہ حیران تھا کہ ان گنت لوگ آخر کیوں شکاری کتوں کے مانند اس کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں؟ اس کے بچنے کے امکانات صفر تھے... تاہم وہ بار بار موت کو چکمہ دیتا رہا... بالآخر... وہ تھک گیا، نڈھال ہو گیا... ایک بے وسیلہ تنہا بچہ کب تک حالات کے جبر کا مقابلہ کرتا؟ آخر کب تک...؟ کیا واقعی قسمت لڑنے والے کا ساتھ دیتی ہے... جان گلسٹریپ کا سنسنی خیز اور عبرت الآثار ناول پڑھیے اور فیصلہ کیجیے...

مسافت گزیدہ

امجد رئیس

سنسنی خیزی اور سسپنس سے بھرپور ایک اچھوتے ناول کا انتخاب

مفلسی کے مصائب کی بیشتر صاحبِ کردار لوگوں کا ہی نصیب ہے... عام آدمی جلد ہی گھبرا کر جرم کی راہ اختیار کرتا ہے... اور حصولِ زر کا مرتع خود ہی چھوڑ دیتا ہے... تجربات ذہن خیر و شر کے متعلق سوچنے کی زحمت نہیں کرتا۔ اس کی عمر ہی کیا تھی... کم سن بچہ... اور قتل کی جواب اس پر جسپار ہو گیا... نابوزہ قتل کر کے بھی معصوم تھا۔ یہ دگر بات تھی کہ اس کی کمزور آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوتی رہی... وہ تنہا اور بے یار و مددگار تھا... اسے بھاگنا ہی تھا اور بہت کر کے بھاگتے رہنا تھا... پولیس اس کے تعاقب میں تھی... کچھ اور لوگ بھی اس کے خون کے پیاسے تھے... جب اسے معمولی تربیت دی جا چکی تھی... وہ حیران تھا کہ ان گنت لوگ آخر کیوں شکاری کتوں کے مانند اس کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں؟ اس کے بچنے کے امکانات صفر تھے... تاہم وہ بار بار موت کو چکمہ دیتا رہا... بالآخر... وہ تھک گیا، نڈھال ہو گیا... ایک بے وسیلہ تنہا بچہ کب تک حالات کے جبر کا مقابلہ کرتا آخر تک...؟ کیا واقعی قسمت لڑنے والوں کا ساتھ دیتی ہے... جان گلسٹریپ کا سنسنی خیز اور عبرت الارا ناول پڑھیے اور فیصلہ کیجیے...

مسافت گزیدہ

امجد رئیس

وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔ دہشت اور خوف سے اس کا بدن لرز رہا تھا۔ وہ ننگے پاؤں تھا۔ اسے پتا نہیں تھا کہ اسے کیا کرنا ہے؟ سوائے اس کے کہ بھاگنا ہے اور بھاگتے رہنا ہے۔ اس کے ننھے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ JDC (JUVENILE DETENTION CENTRE) سے جتنا دور جا سکتا ہے، چلا جائے۔ منزل نامعلوم تھی لیکن بچے کا ذہن جے ڈی سی سینٹر سے بہت دور نکل جانے پر مجبور تھا۔ رات کا وقت تھا۔ اندھیرے کے باعث وہ کئی جگہ گرا۔ تاہم زخمی ہونے سے بچ گیا۔ وہ اپنے ذہن کی واحد "ہدایت" پر عمل کر رہا تھا "بھاگو... اور بس بھاگو..." جیسے اسے لگ رہا تھا جیسے جہنم کی سینکڑوں بلائیں اس کے تعاقب میں ہوں... بھاگتے رہو... زیادہ سے زیادہ دور نکل جاؤ۔

☆☆☆

مانگل کو چھوٹے سے ہال میں چند عورتیں اور مرد ایک جگہ کھڑے نظر آئے۔ لباس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ JDC کا عملہ ہے۔ مانگل کئی برس پہلے یہاں آیا تھا۔ یہ سینٹر، متشدد بگڑے



ہوئے بچوں کی اصلاح کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ یہ تعین کرنا مشکل تھا کہ وہ اسکول تھا یا قید خانہ... یہ جگہ، برک قبیلہ، ورجینیا کی ایک کاؤنٹی تھی۔

مانٹیل نے دیکھا کہ جے ڈی سینٹر کے عملے کی توجہ کا مرکز ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ تھا۔ جس پر ''کرائسز یونٹ'' کی پلیٹ آویزاں تھی۔

JDC میں چند آفیسرز پہلے سے اس کے منتظر تھے۔ مانٹیل کمرے کے اندر کچھ نہیں پایا تھا۔ تاہم وہ بہ آسانی سمجھ گیا کہ واردات اسی کمرے کے اندر ہوئی تھی۔

''لیوٹننٹ مانٹیل آپہنچ گئے ہیں۔'' یہ سنتے ہی مرد و زن کا مختصر ہجوم دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اعلان کرنے والا پولیس اہلکار ہی تھا۔

مانٹیل اس کی جانب دیکھ کر دوستانہ انداز میں مسکرایا۔

''ہیلو، آفیسر بورشو۔'' مانٹیل نے اس کی وردی پر نام پڑھ لیا تھا۔

''ہیلو سر۔'' بورشو نے احترام سے جواب دیا۔

وہ یارانہ انداز میں چلتا ہوا کرائسز یونٹ والے دروازے تک پہنچ گیا۔ کمرا زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن اندرونی منظر دیکھ کر مانٹیل کے تاثرات میں ناقابلِ فہم تبدیلی در آئی۔ کمرے کا ہولناک منظر عام آدمی کو خوف زدہ کرنے کے لیے کافی تھا۔

مقتول ایک سفید فام تھا۔ مانٹیل نے اس کی عمر کا اندازہ 30 برس لگایا۔ اس کے بدن پر جے ڈی سینٹر کی وردی اس بات کی واضح علامت تھی کہ وہ یہاں بطور گارڈ ملازمت کرتا تھا۔ لاش کے قریب خون کا چھوٹا سا تالاب بن گیا تھا۔ مانٹیل ساکت کھڑا تھا۔ اس کی حسیات، بصارت اور قوتِ شامہ میں سمٹ آئی تھیں۔ چھوٹے بچوں کا بستر نما ''کاٹ'' ایک جانب الٹا پڑا تھا۔ کمرے کا بیشتر حصہ خون آلود تھا۔ کسی بچے کے قدم کا نشان ایک جگہ لہو رنگ فرش پر پرنٹ ہو گیا تھا۔ نشان کا رخ اندر سے باہر دروازے کی جانب تھا۔ کمرا صاف ستھرا نہیں تھا۔ پسینے اور خون کی ملی جلی بو... پھر بھی مانٹیل نے مدھم ہوتی شراب کی بو کو محسوس کر لیا تھا۔

مانٹیل کا ذہن کمرے میں ہونے والی وحشیانہ دار کشاکش کے تصور کی منظر کشی کر رہا تھا۔ پہلے سوال نے اس کے ذہن پر دستک دی کہ آخر بچے کی عمر کیا تھی؟ جو وہ ایک گارڈ سے بھڑ گیا۔

آلۂ قتل چھری تھی جو دستے تک گارڈ کے سینے میں پیوست تھی۔ یہ آخری وار تھا اور چھری کو سینے میں ہی چھوڑ دیا گیا تھا۔ چھری کے مزید زخم بھی نمایاں تھے۔ مانٹیل نے جمے ہوئے خون کو غور سے دیکھا اور اندازہ لگایا کہ واردات کو کم سے کم بھی دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔

چھری کہاں سے آئی؟ اور ڈیوٹی کے دوران گارڈ نشے میں کیوں تھا؟ اتنی دیر بعد بھی مانٹیل نے شراب کی بو کو محسوس کر لیا تھا۔ یعنی وہ بری طرح نشے میں دھت تھا۔ مانٹیل کی پیشانی پر ایک اور سلوٹ نمودار ہوئی۔

معاً اس کا تجزیاتی ذہن اور آنکھوں کی گردش تھم گئی، کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تھا۔ ''برا منظر ہے، مانٹیل۔''

مانٹیل پلٹا۔ وہ چیف ہیکر تھا۔ وہ مانٹیل کا ماتحت بھی تھا اور دوست بھی۔ دونوں اکیڈمی میں ہم جماعت رہے تھے۔

''ہاں، یہ ایک خوفناک منظر ہے۔'' مانٹیل نے اعلان کیا۔ ''تفصیل بتاؤ۔''

ہیکر نے جیب سے نوٹ بک نکالی اور بولنا شروع کیا۔ ''مقتول کا نام رچرڈ ڈبلیو میرس۔ رکی کے نام سے مشہور تھا۔ عمر ستائیس سال۔ ساڑھے چار سال سے ملازم تھا۔ چائلڈ کیئر سپروائزر۔''

''سپروائزر یا گارڈ؟'' مانٹیل نے ٹوکا۔

''ہاں، دونوں سمجھ لو۔'' ہیکر نے کہا۔ ''مبینہ طور پر سات بجے رکی اپنی نگرانی کے بچے سے تکرار ہوئی اور اس نے بچے کو ''کرائسز یونٹ'' میں منتقل کر دیا۔''

''بچے کا نام؟''

''ماٹھن نبلی۔''

''عمر؟'' مانٹیل نے فوراً استفسار کیا۔

''بارہ سال۔'' ہیکر کا جواب سن کر مانٹیل کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

''کرائسز یونٹ کا مطلب؟'' مانٹیل نے سوال کیا۔

''قیدِ تنہائی سمجھ لو۔''

''صرف؟''

ہیکر نے چونک کر اسے دیکھا۔ تاہم خاموش رہا۔

''چاقو کہاں سے آیا؟''

''کچن سے۔''

''کیمرا کیا کہتا ہے؟'' مانٹیل نے کمرے کی چھت کے ایک کونے میں نصب سیکیورٹی کیمرے کی جانب اشارہ کیا۔

''وہ پوسٹمارٹم ڈاؤن تھا۔ تحقیق باقی ہے۔''

''وجہ قتل؟''

''نامعلوم۔ شاید لڑکا یہاں رہنا نہیں چاہتا تھا۔''

''اس وجہ سے اس نے ایک بندہ مار دیا؟'' مائیکل کی آواز میں مدھم سا طنز تھا۔ ہیکر نے خجالت محسوس کی۔

''واردات کو غالباً دو گھنٹے ہو گئے ہیں؟''

''ہاں، دو سے تین گھنٹے۔''

''ہمیں اطلاع دیر سے نہیں ملی؟''

''رات والا گارڈ نو بجے آتا ہے اور رکی ہیرس کی چھٹی ہوتی ہے۔ دوسرا گارڈ 9:10 پر آیا اور اس نے لاش 9:40 پر دریافت کی۔'' ہیکر نے جواب دیا۔

''گویا مفرور ہم سے دو گھنٹے آگے ہے۔'' مائیکل نے قاتل کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اس کی آواز بلند ہو گئی تھی اور نگاہ عملے کے افراد پر تھی۔

''تقریباً۔'' ہیکر نے ہامی بھری۔ ''میں نے چند منٹ قبل قاتل کی تلاش کی ہدایات جاری کر دی تھیں۔'' ہیکر نے بھی آواز بلند کر لی۔ وہ مائیکل کے انداز تفتیش سے بخوبی آگاہ تھا۔

''تم کیونکر یقین سے ''مفرور'' کو ''قاتل'' کہہ رہے ہو؟'' مائیکل کی نگاہ بدستور اسٹاف پر تھی۔ بظاہر اس نے ایک بے تکا سوال کیا تھا اور اس کا رد عمل نوٹ کر رہا تھا۔

''کیا تم سمجھتے ہو کہ ایک بچہ کسی گارڈ کو قتل کر سکتا ہے وہ بھی ایک معمولی ہتھیار سے؟''

''تمام آثار و شواہد ناتھن نامی مفرور کے خلاف ہیں۔ چھری پر انگلیوں کے نشانات کی تصدیق کے بعد کیس کلوز ہو جانا چاہیے۔'' ہیکر نے کہا۔

''شاید ایسا نہ ہو۔'' مائیکل نے اطمینان سے کہا۔ ہیکر سمیت جس نے بھی سنا، حیرانی کا رد عمل ظاہر کیا۔ ''بہر حال ناتھن کو جلد از جلد پکڑنے کی کوشش کرو۔'' مائیکل نے شراب کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔

''تمام متوقع مقامات پر نفری تعینات کر دی گئی ہے۔'' ہیکر نے کہا۔ ''پیٹر اپنے کتوں کو لے کر پہنچنے والا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں ناتھن کو گرفت میں لینے کے لیے کوئی خاص جدوجہد کرنی پڑے گی۔''

''ٹھیک ہے۔'' مائیکل نے آواز دھیمی کر لی۔ ''میرے لیے یہیں پر انٹرویو کا بندوبست کرو۔ میں JDC کے اسٹاف سے فرداً فرداً بات کرنا چاہتا ہوں۔ نیز میڈیا کو اگر امر کب تک پہنچ رہا ہے؟''

''بہت جلد۔''

''دوسرے گارڈز کی مصروفیات پر کسی کو تعینات کر دو۔ رکی ہیرس کے ملنے جلنے والوں کو کھنگالو۔ کیمرے کی فوٹیج حاصل کرو۔'' مائیکل بولتا رہا۔ ''ناتھن کے کمرے کے پڑوسیوں سے پوچھ تاچھ کرو۔ ناتھن کو یہاں کس نے کب؟ اور کیوں بھیجا؟ اس کا سرپرست کون ہے؟ والدین باقی کوئی اور؟ رکی ہیرس عادی شرابی تھا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد واضح ہو جائے گا۔ واردات کے وقت بھی وہ سخت نشے میں تھا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ناتھن ہی کلو کو فوراً گرفت میں لیتا ہے۔'' مائیکل نے وقفہ لیا۔

''کوئی سوال؟''

''فی الحال نہیں۔''

☆☆☆

رات سرد نہ ہونے کے باوجود اس کا چھریرا بدن کانپ رہا تھا۔ ناتھن بکلی دانتوں سے بنی دیوار کے ساتھ موجود باڑھ کے عقب میں مختصر سی جگہ میں گھسا ہوا تھا۔ اس کے نارنجی رنگت والے لباس پر پشت کی جانب JDC لکھا تھا۔

ناتھن کو پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ جے ڈی سینٹر کی عمارت سے نکلتے ہی اس نے دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ وہ ننگے پاؤں تھا تاہم وہ پوری رفتار سے دوڑ رہا تھا، خوف زدہ ہرن کی طرح۔ اس کے ذہن میں صرف دو باتیں تھیں۔ ایک تو وحشت اور دوسری چیز کہ اسے واپس کسی صورت جے ڈی سینٹر نہیں جانا۔

دائیں جانب اچانک دھماکا ہوا۔ کوئی اسے نشانہ بنا رہا تھا۔ ناتھن بری طرح بھڑک اٹھا۔ اس کی عقل نے کہا کہ کمین گاہ سے نکل بھاگے لیکن اندر گہرائی سے آواز آئی۔ ''دبکے رہو۔'' مختصر سی جائے پناہ میں سمٹتے ہوئے اس نے جھانکا۔ وہاں کوئی ہتھیار بند نہیں تھا۔ سڑک پر بچوں کا ایک گروہ فائر کریکر چلا رہا تھا۔

ناتھن کا ذہن ماضی کی طرف لوٹ گیا جب وہ اپنے باپ کے ساتھ گھر کے سامنے آتش بازی کا مظاہرہ کرتا تھا۔ ہزاروں عکس اور خیالات اس کے تصور میں گھوم گئے۔ زندگی نے اس کے ساتھ ٹھیک برتاؤ نہیں کیا۔ باپ اسے ''جہنم'' میں چھوڑ کر آسمانی جنت میں چلا گیا۔ وہ انکل مارک کے رحم و کرم پر رہ گیا۔ لوگ اسے کچرا سمجھ کر سلوک کرتے۔ اس کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں تھا۔ اس کی ہر بات غلط تھی۔ محض اس لیے کہ وہ بچہ تھا۔ ''میرا قصور کیا ہے؟'' اس نے سوچا۔

وہ اس کی سوچ کا دھارا مڑ گیا۔ اسے خیال آیا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ وہ پہلے بھی مشکلات کا شکار ہوا تھا لیکن کسی ایسے خوف ناک سانحے سے اس کا کبھی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ اسے بھاگنا تھا لیکن وہ کہاں جائے؟

اس کا بدن پھر کانپنے لگا۔ اس کی سانس تیز چلنے لگی۔ ناتھن نے ایک گہرا سانس لیا اور دھیرے دھیرے باہر نکالا۔ اس کا پُرسکون رہنا ضروری تھا۔ اگر وہ بوکھلاہٹ اور سراسیمگی کا شکار ہوا تو حماقتیں سرزد ہوں گی۔ اپنے بچاؤ کے لیے اسے ٹھنڈے دماغ سے درست قدم اٹھانا تھا۔

فوری طور پر اسے پانچ چیزوں کی ضرورت تھی۔ ایک نقدی، دوسرے کھانا اور تیسری چیز نیند، چوتھی چیز محفوظ پناہ گاہ اور پانچویں JDC کے قیدی لباس سے چھٹکارا۔ منصوبہ بنانے سے پہلے چاروں اشیا کے حصول کے لیے اسے کسی مکان میں داخل ہونا پڑے گا لیکن کیسے؟ اور اس میں کتنا خطرہ ہے؟

دروازے اور کھڑکیاں لاک ہوں گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس نے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیے۔ اس نے احتیاط سے اطراف میں موجود گھروں کا جائزہ لینا شروع کیا۔ تمام گھر خوب صورت اور روشن تھے۔ گاڑیاں آجا رہی تھیں اور لوگوں کی آوازیں بھی۔ ان آوازوں میں بچوں کا شور بھی شامل تھا۔

وہ سوچ میں پڑ گیا۔ پھر سڑک کے دوسری جانب اسے ایک گھر نظر آیا جس میں نہ روشنی تھی نہ اس کے سامنے کا سبزہ تراشا ہوا تھا۔ لان کی گھاس کا ایک حصہ اسے نظر آرہا تھا۔ گھاس کافی بڑھ چکی تھی۔ ڈرائیو وے پر کم از کم درجن کے قریب اخبارات کے رول پڑے تھے۔ ناتھن تاڑ گیا کہ گھر کئی روز سے یا شاید ہفتوں سے خالی پڑا ہے۔ کچھ نہیں تو ایک رات تو وہ آرام سے وہاں گزار سکتا ہے۔ وہ اطمینان سے بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

☆☆☆

میڈیا تک خبر پہنچ گئی تھی۔ JDC کا داخلی دروازہ رپورٹرز کی وجہ سے بلاک ہو گیا تھا جبکہ مزید کی آمد جاری تھی۔ چینل والے زیادہ پُرجوش تھے۔ عملے میں جو بھی دکھائی دیتا، وہ سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے۔ ان کی کوشش تھی کہ بیچنے والی خبروں کے لیے کوئی بڑی اسٹوری ہاتھ آ جائے۔

مائیکل جہاں بیٹھا تھا، اس ڈیسک کے نام کی تختی پر ہیرالڈ پی جانسن، سپرنٹنڈنٹ لکھا تھا۔ جانسن نے خوش دلی کے ساتھ پولیس کو اپنا دفتر استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔ ڈیسک کی دوسری جانب ہیکر بیٹھا اپنے پارٹنر کو تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا۔ دوسروں کی موجودگی میں یا کام کے دوران میں وہ دوستانہ رویہ اختیار کرنے سے پرہیز کرتے تھے۔

مائیکل، بریف نوٹس کی چھان بین کرتے ہوئے جزئیات کو ذہن نشین کر رہا تھا۔ اس نے ''ڈکی ہیرس'' کی فیملی کے بارے میں معلوم کیا۔

''یہاں نہیں ہے۔ مقتول ''مسوری'' سے آیا تھا۔'' ہیکر نے جواب دیا۔

''کتوں کا کیا بنا؟''

ہیکر نے کھنکار کر گلا صاف کیا۔ ''یو ڈبلیو ہیلپر کے ساتھ کوئی دشواری آن پڑی ہے، وہ ہاؤنڈز کے ساتھ یہاں پہنچنے میں اسے چند گھنٹے لگ سکتے ہیں۔''

''ہاؤنڈز کی چینی گری ہے۔ مفرور کے کھوج تب تک تلف ہو جائیں گے۔ خیر چھوڑو۔'' مائیکل نے ایک نوٹ شیلڈ کرتے ہوئے کہا۔ ''ناتھن کلڈ پر چوری کا الزام بھی ہے؟''

''ایسا ہی ہے۔''

''کمال ہے۔'' مائیکل نے تعجب کا اظہار کیا۔

''ناتھن یتیم ہے اور وہ اپنے چچا کے پاس رہتا تھا؟''

''چچا کا نام؟''

''مارک بیلی۔''

''کیا تم اسے قاتل نہیں سمجھتے؟'' ہیکر نے استفسار کیا۔

''قاتل تو غالباً وہ ثابت ہو جائے گا۔'' مائیکل نے بائیں ہاتھ سے کان کو سہلایا۔ ''تاہم کچھ باتیں مجھے ہضم نہیں ہو رہی ہیں۔ میں نے جو الفاظ تمہیں لکھ کر دیے تھے ان میں ایک لفظ تھا TROUBLE تم کیا سمجھے؟''

''میرا اندازہ ہے کہ تمہارے خیال میں ہمیں کسی مشکل صورت حال کا سامنا کرنا ہوگا۔'' ہیکر نے سوالیہ نظروں سے مائیکل کو دیکھا۔ ''اگر وضاحت ہو جائے تو؟''

''یہاں سے فارغ ہوتے ہی وضاحت کرتا ہوں۔'' مائیکل نے جواب دیا۔ ''فی الحال یوں سمجھو کہ ناتھن کو تحویل میں لینے میں جتنی دیر ہو گی، یہ کیس اتنا ہی پریشان کرے گا۔''

''ہم اس کے چچا سے ملاقات کریں گے۔ تحقیقات میں یہ ملاقات ضروری ہے۔''

''بالکل، بنیادی ضرورت ہے۔'' مائیکل نے کہا۔

☆☆☆

بریڈک کاؤنٹی کے جنوب مغربی کونے میں، بروک فیلڈ سے بارہ میل دور مارک بیلی اپنے مکان میں بوسیدہ صوفے پر بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں بوربن کی بوتل تھی جس میں تین انچ کے قریب سیال باقی تھا۔ نیم تاریک مکان میں فقط اسٹیو اور ٹی وی کی روشنی اعلان کر رہی تھی کہ مکان ویران نہیں ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ باقی ماندہ رستے کو قصداً تاریکی کے سپرد کیا گیا ہے۔ مارک تنہائی چاہتا تھا۔ کم از کم آج کی رات وہ کسی سے ملاقات کے موڈ میں نہیں تھا۔ پردے گرا کر اس نے مدھم روشنی کو بھی باہر جانے سے روک رکھا تھا۔

اس نے جس گند میں ہاتھ ڈال رکھا تھا اس سے جلد از جلد چھٹکارا پا کر وہ نئی زندگی کے آغاز کا منتظر تھا۔ بوربن کی بوتل اس کے احساس فتح مندی کو دو چند کر رہی تھی اور اب تین انچ بچی ہوئی الکوحل ختم کرنا دشوار ہو رہا تھا۔ یہ بوتل اس نے چار سال قبل خریدی تھی۔

آج کے لیے اس نے یہ بوتل سنبھال کے رکھی تھی۔ اب تک وہ قدرے پُرسکون تھا۔ اس کی نگاہ ٹی وی پر جمی تھی۔ بالآخر گیارہ بجے کی خبر میں ہیری کارٹر کا چہرہ نمودار ہوا۔

"جے ڈی سینٹر میں قتل، تفصیلات کچھ دیر بعد۔"

یہ نو الفاظ پانچ سیکنڈ میں نشر ہو گئے۔ مارک کے نزدیک نو الفاظ اس کے لیے نئی زندگی کی ضمانت تھے۔ اس کا ذہن ماضی کی طرف چلا گیا۔ اپنے مرحوم بھائی اسٹیو کی جانب...

"معاف کرنا بھائی۔" اس نے تصور میں بھائی کی روح سے معذرت کی۔ "مجھے ایسا کرنا پڑا لیکن میں مجبور تھا۔ تم نے میرے لیے کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ میرے لیے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ میں تم سے معذرت خواہ ہوں۔"

مارک نے غربت کی مجبوریوں اور کربناک پہلوؤں کو ہر زاویے سے بھگتا تھا۔ مفلسی ایک بھیانک عفریت کی طرح تھی جب سوشل سروس والوں نے اس کے یتیم بھتیجے کو مارک کے در پر لا ڈالا تھا۔ مارک نے اس حادثے کو ایک "موقع" میں تبدیل کرنے کی ٹھان لی۔ دو جیتے جی زندہ رہنا، مفلس زندگی کی بے رحم حقیقتوں کو بھگتنا پڑتا۔ اس کے لیے زندگی کی یہ قیمت ادا کرنا دشوار تر ہوتا جا رہا تھا۔ حالانکہ اس میں اس کی اپنی غلط کاریوں کا بھی قصور تھا۔

آج چار سال سے محفوظ کی ہوئی بوتل کے کھلنے کا کارن تھا۔ نو الفاظ کی خبر نے تصدیق کر دی تھی کہ ناتھن بیلی کا کام ہو گیا ہے۔ "ماضی کے بارے میں مت سوچو۔" اس نے خود کو دلاسا دیا۔ "تم اور کر بھی کیا سکتے تھے؟"

وہ بوتل ختم کرنے ہی والا تھا کہ اسکرین پر تفصیلات آنا شروع ہو گئیں۔

"بروک فیلڈ کے جے ڈی سینٹر میں اسٹاف ممبر کے بھیانک قتل نے قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکاروں کو ششدر کر دیا۔ رچرڈ ہیری نامی چائلڈ کیئر سپروائزر جس کی عمر 27 سال تھی، آج رات نو بجے کے لگ بھگ سینٹر کے ایک کمرے میں مردہ پایا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ قاتل ایک بارہ سالہ لڑکا ہے جو موقع واردات سے فرار ہونے میں کامیاب رہا۔ ملزم کی تلاش جاری ہے جو ابھی تک مفرور ہے۔"

مارک بیلی کو جو پہلا خیال آیا، وہ بوربن سے متعلق تھا۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ زیادہ چڑھا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے جو کچھ سنا تھا وہ ناقابلِ یقین تھا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں، سر کو جھٹکا کہ ذہن صاف ہو جائے۔ وہ ٹی وی سے مزید قریب ہو گیا اور نشریات کے ہر لفظ پر دھیان دینے کی کوشش کرنے لگا۔

اسکرین پر اب جان ارگلی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ پس منظر میں جے ڈی سینٹر کی عمارت کا عکس تھا۔ اسپیکرز سے جان اوگلی کی آواز آنا شروع ہوئی۔ ادھر بوربن کی بوتل نے مارک کے ہاتھ سے پھسلنا شروع کر دیا۔ اس کی ہتھیلیوں کے ساتھ پیشانی بھی عرق آلود ہو گئی۔ وہ دانت پیستے ہوئے ناتھن کو گالیاں دے رہا تھا۔ بوتل اس نے ٹی وی پر کھینچ ماری۔ ہاتھ سے پھسلتی ہوئی بوتل ٹی وی کے بجائے ریوالور سے جا ٹکرائی۔

یہ کیسے ہو گیا؟ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور سال خوردہ صوفے کے ساتھ ہی لپٹ گیا۔

مارک کا غصہ اور بے یقینی ختم ہو گئی۔ اب وہ سسک رہا تھا۔ فریاد کر رہا تھا۔ "ناتھن! تم نے ہیری کو کام کرنے دینا تھا۔ یہ ہم دونوں کے لیے بہتر تھا۔ اور، ناتھن تم نے یہ کیا کر دیا؟ تم نے لڑکی کو کیسے مار دیا؟"

اس کے اوپر غنودگی چھا رہی تھی۔ آخری خیال اسے یہی آیا کہ سرک چھاپ مارک بیلی تقدیر کے اس نئے وار سے اس بار بچ نہیں سکتا۔

☆☆☆

رات اپنے شباب کی طرف جا رہی تھی۔ بیشتر مکانات نیم تاریک ہو چکے تھے۔ سڑک پر اکا دکا گاڑی وقفے سے گزر جاتی۔ سناٹا بڑھتا جا رہا تھا۔

ناخن کے متحرک ہونے کا وقت آ گیا۔ وہ کہنیوں کے بل اپنی پناہ گاہ سے نکل کر گھاس پر آیا۔ وہ بلی کی طرح گھات لگائے سڑک پر دیکھ رہا تھا۔ اس نے سڑک کے پار اپنے مطلوبہ مکان کے ہیولے کو گھورا۔ فاصلے کی صحیح تفریق کی۔ اسے قریباً پچاس گز طے کرنے تھے۔ اسے اسکول کی پچاس گز کی اسپرنٹ ریس یاد آ گئی۔ وہ اپنی کلاس میں تیز ترین تھا اور وہ اسکول میں سات آٹھ سیکنڈ میں پچاس گز عبور کر لیتا تھا۔ ناخن کے دونوں ہاتھ گھاس پر تھے، پنجوں کے بل گھٹنوں کی پوزیشن میں ٹریک پر دوڑنے کی ابتدائی حالت میں تھی۔ وہ ساکت ہو گیا۔ اس نے اطراف کے گھروں اور کھڑکیوں کو دیکھا پھر سڑک پر دائیں بائیں نگاہ دوڑائی۔ اس نے تصور کیا کہ وہ میدان میں ہے۔ دماغ میں گنتی شروع کی ایک... دو... تین...

ناخن یکلخت اٹھ کر بھاگا۔ چھٹے قدم پر وہ سڑک پر تھا۔ سڑک پار کرتے ہی اس نے گھاس پر لوٹ لگائی۔ تبھی اس کے وہ دوبارہ اٹھا دفعتاً اس کی سابقہ پناہ گاہ کے قریب ایک مکان کی بتی روشن ہو گئی۔ ناخن اپنی جگہ پر جم گیا۔ وہ نیم دراز حالت میں تھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ ایک آدمی مکان سے کچرے کا ڈبا لے کر ڈسٹ بن کی جانب جا رہا تھا۔ اس نے سڑک کی دوسری جانب دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔ اسی دوران ناخن لڑھک کر عمارت کے سائے میں لیٹ گیا۔ تاہم وہ پوری طرح ایک کھلی جگہ پر پڑا تھا۔ کبھی کبھی چھپنے کے لیے بہترین جگہ کھلا رقبہ ہوتا ہے۔ اسے اپنے باپ کی پرانی بات یاد آ گئی۔ ناخن نے آڑ میں جانے کے لیے حرکت کرنے کی حماقت نہیں کی۔ تاہم اس کی گھبراہٹ اپنی جگہ پر تھی۔

نامعلوم شخص کچرا پھینک کر واپس ہو گیا۔ فوراً ہی روشنی بھی غائب ہو گئی اور ناخن کا رکا ہوا سانس پھیپھڑوں سے آزاد ہوا۔ اگلا مرحلہ مکان میں داخل ہونے کا تھا۔ اگلے تین منٹ میں اس نے خود کو مکان کے اندر پایا۔ اس کے لیے اسے عقبی فریج ڈور کا ایک شیشہ کہنی سے توڑنا پڑا۔ پھر اس نے ہاتھ ڈال کر دروازہ کھول لیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ اندر ایک ہی جگہ کھڑا رہا۔ جب اس کی نگاہ تاریکی سے ہم آہنگ ہو گئی تو اس نے محتاط انداز میں حرکت شروع کی۔ یہ ایک کافی بڑا مکان تھا۔

وہ جلد ہی کچن تک پہنچ گیا۔ اس کی پہلی منزل ریفریجریٹر تھا۔ اس کی بھوک نے کھل کر چیخنا شروع کر دیا تھا۔ فریج کھولتے ہی وہ جم سا گیا۔ فریج کی مدھم روشنی اس کے ہاتھوں پر پڑی۔ جن پر گھاس کی چھاپ، مٹی اور خون لگا تھا۔ رکی ابیرس کا خون۔ اس کی بھوک معاً غائب ہو گئی۔ اس کی جگہ واش روم کی طلب نے لے لی۔ فریج بند کر کے وہ واش روم کی تلاش میں لگا۔ لاؤنج میں سیڑھیوں کے قریب اسے پہلا واش روم ملا۔ اندر آ کر دروازہ بند کرنے سے پہلے اس نے اندرونی سوئچ بورڈ کا جائزہ لیا پھر روشن دان کے لیے نگاہ دوڑائی۔ روشن دان نہیں تھا۔ دروازہ بند کر کے اس نے اس سوئچ کو دبایا، جو مرر کے اوپر ایک چھوٹی ٹیوب کو روشن کرنے کے لیے تھا۔ ٹیوب کے اوپر شیڈ تھا جو روشنی کو نیچے اور سامنے کی جانب محدود کرتا تھا۔ آئینے میں اپنی شکل دیکھ کر وہ ڈر گیا۔ آنکھیں اندر چلی گئی تھیں اور ایک آنکھ کے قریب سوجن تھی۔ بھورے بال مٹی اور پسینے سے آلودہ ہو کر خاکی دکھائی دے رہے تھے۔

ناخن نے مٹی اور خون آلود لباس اتار پھینکا اور گرم شاور میں غسل کی تیاری کرنے لگا۔ گرم پانی اسے سکون بخش رہا تھا۔ اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ باپ کی ایک اور بات یاد آئی کہ ''مسکراہٹ اداس ترین شخص کے لیے بھی کچھ نہ کچھ مددگار ثابت ہوتی ہے۔'' اس وقت اس کے باپ کے گمان میں نہ تھا کہ اس کا بیٹا ایک دن اداسی اور پریشانی کی ایسی انتہائی حد کو چھوئے گا۔ وہ بھی کم عمری میں۔

''ڈیڈ! مجھے تمہاری ضرورت ہے۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''میں مصیبت میں ہوں۔ پلیز ڈیڈ میری مدد کرو۔ ڈیڈ... ڈ... ڈ...'' ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔ وہ چیکے چیکے رونے لگا پھر ہتھیلیاں آنکھوں پر رکھ لیں۔ سسکیوں اور آہوں کا سلسلہ طویل ہو گیا۔

باہر دسلا دھار بارش شروع ہو گئی تھی۔

☆☆☆

''ہیکر! مجھے بتاؤ اب تک ہم کیا کر پائے ہیں۔'' ہنگل نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلا دیں۔ صبح ہو گئی تھی۔

''تلاش اور ریڈ باکس نے ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں دیا ہے۔'' ہیکر نے کہا۔ ''رات کی بارش نے کتوں کو بھی ناکارہ کر دیا ہے۔ ڈاکٹر کرپر چھٹی پر ہے۔ لاش کا پوسٹ مارٹم شاید کل دوپہر تک متوقع ہے۔ ہمارے مجرم کا ذہنی پروفیسر فرعزت اب سے ڈینگل پیٹرولی کا انٹرویو ہو رہا تمام

چینل کے صبح کے ٹاک شوز میں چلا ہے۔"

مائیکل نے ذبک کراہ کے ساتھ آنکھیں مسلیں۔ "مسٹر پیٹررلی کیا فرماتے ہیں؟"

"وہ لڑکے کو بالغ بتا رہے ہیں اور مقدمہ چلا کر تاحیات جیل میں سڑانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔" ہیگر گویا ہوا۔ "مزید یہ کہ رپورٹرز کے دباؤ پر موصوف نے اعتراف کیا کہ سزائے موت کا امکان اپنی جگہ پر ہے۔"

"خوب، یعنی وہ ایسا جج تلاش کرے گا جو ایک بارہ سال کے نابالغ بچے کو قتل کر کے رکھ دے۔" مائیکل نے پیٹررلی کے خلاف اپنے ناگوار لہجے کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

دیگر وکلا کے برخلاف پیٹررلی نے کبھی اس بات کو چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ الیکشن میں یو ایس سینیٹر کا امیدوار ہے اور ورجینیا کی نمائندگی کرے گا۔ پیٹررلی دہرے معیار کا قائل تھا... اور ایسے کیسز میں ہاتھ ڈالتا تھا جو نہ صرف اس کی شہرت میں اضافے کا باعث بنیں بلکہ اس کی جیت بھی یقینی ہو۔ اس کی انتخابی مہم کا مرکزی تھیم "مزاحمت" پر مبنی تھا۔ یعنی نوجوانوں میں گرتی ہوئی اخلاقی اقدار، جبکہ خود وہ شہرت اور جیت کا بھوکا تھا۔ اس کے لیے وہ کیس کی میرٹ کے بجائے اپنے مفادات پر نظر رکھتا تھا۔ الیکشن فقط چار ماہ کے فاصلے پر تھے، ناتھن کیس اس کی شہرت کو چار چاند لگانے کا بہترین موقع تھا۔ مائیکل کو پہلے ہی توقع تھی کہ... پیٹررلی اس واردات کو استعمال کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

"اور کچھ؟" مائیکل نے سوالیہ نظروں سے ہیگر کو دیکھا، جواب میں اس نے ناتھن کا ایک فوٹو اسے پکڑا دیا۔ مائیکل سیدھا ہو گیا اور دلچسپی سے فوٹو دیکھ رہا تھا۔

"یہ تو کسی زاویے سے قاتل نہیں دکھائی دیتا۔" اس نے تبصرہ کیا۔ لڑکا کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ چمکتے دانت اور نیلی روشن آنکھیں، بالوں کا رنگ سفیدی مائل بھورا تھا۔ وہ ایک خوب صورت فوٹو تھا۔ چہرے پر معصومیت کے ساتھ ذہانت کا امتزاج تھا۔ جے ڈی سینٹر کی فائل سے مائیکل کو جو تصویر ملی تھی یہ فوٹو اس کے بالکل برعکس تھا۔ مائیکل نے ایک گہری سانس لی۔ "کہاں سے حاصل کیا؟"

"فیچر کرینڈی ایئر بک سے۔"

"گڈ۔" مائیکل کی آواز میں ستائش کا عنصر تھا۔

"سب آگئے ہیں؟"

"تقریباً۔" ہیگر نے جواب دیا۔ "اور منتظر ہیں۔"

دونوں ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کا رخ کانفرنس روم کی جانب تھا جہاں تینوں ڈویژن کے سربراہ موجود تھے۔

"مختصر نوٹس پر پہنچنے کا شکریہ۔" مائیکل سیدھا اصل موضوع کی طرف آیا۔ "جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رات JDC میں کیا ہوا اور یہ کہ ملزم ایک بارہ سالہ لڑکا ہے جو مفرور ہے۔" اسی دوران میں ہیگر نے مذکورہ تصویر کی کاپیاں تقسیم کر دیں۔

"میں آپ سب پر زور دوں گا کہ یہ کیس مجھے جلدی ختم کرنا ہے۔ لڑکا زیادہ دور نہیں جا سکتا۔ اسے آج ہی تحویل میں لینا ہے۔ اگرچہ یہ مقامی کیس ہے تاہم سارجنٹ ہیگر کے مشورے اور اب تک کی ناکامی کے بعد میں نے اسٹیٹ پولیس کی مدد لینے کا فیصلہ کیا ہے۔"

حاضرین نے تصویر کا جائزہ لیتے ہوئے تعاون کا یقین دلایا۔ مائیکل نے شکریہ کے ساتھ رخ پھیر لیا۔

☆☆☆

ناتھن کنگ سائز مسہری پر کمبل کے نیچے عریاں حالت میں بیدار ہوا۔ صبح کے نو بجنے والے تھے۔ ناتھن نے کروٹ لے کر سر تکیوں میں گھسیڑ دیا۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ مزید آرام کرے۔ رات ریفریجریٹر سے پیٹ بھرنے کے لیے اسے کئی معقول اشیا مل گئی تھیں۔ وہ دیر سے سویا تھا۔ کیبل پر اس کو پسندیدہ کارٹون دیکھنے کو مل گئے تھے۔ قسمت اب تک غیر معمولی انداز میں اس کا ساتھ دے رہی تھی۔

ماسٹر بیڈروم میں وسیع بستر کے بالمقابل دیوار پر بڑی اسکرین نصب تھا۔ اس نے تکیوں سے سر نکالا۔ ذہن بیدار تھا اور خیالات کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ ناتھن نے خود کو سمجھایا۔ بہت وقت ہے منصوبہ بندی کے لیے اور پریشان ہونے کے لیے بھی۔ اس نے بیڈ سائڈ سے ریموٹ اٹھا کر مدھم آواز کا خیال رکھتے ہوئے ٹی وی آن کیا۔ نیوز چینل پر اسی کی خوب صورت سی بڑے سائز میں تصویر اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ ناتھن کو طمانیت محسوس ہوئی۔ اس نے تصویر پہچان لی۔ اچھی تصویر ڈھونڈی ہے پولیس نے، اسے خوشی ہوئی۔

تصویر سمٹ کر اسکرین کے بالائی کونے میں چلی گئی اور ایک آدمی کا چہرہ سامنے آ گیا جس کے عقب میں JD سینٹر کی عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ ناتھن کا منہ بن گیا۔ خاص طور پر اسے آدمی کی آنکھوں کا کرخت تاثر پسند نہیں

آیا۔ اسکرین کے زیریں حصے میں رینگتی ہوئی سلائیڈز اور نظر آنے والے عکس کے کیپشن پر نظر دوڑانے کے بعد ناتھن کے علم میں آیا کہ یہ شخص کاسن ویلتھ کا اٹارنی جے ڈی پیٹروولی تھا۔

''ہم مبالغے سے کام نہیں لے رہے ہیں اور تفتیش جاری ہے۔'' پیٹروولی نے سنجیدگی سے براہِ راست کیمرے کی آنکھ میں آنکھ ڈالی۔ ''تاہم یہ امر یقینی ہے کہ ناتھن بیلی نے مسز بیریس کی جان لی ہے اور مفرور ہے۔ اس پر فردِ جرم، واردات کی سنگین نوعیت کے حساب سے عائد ہوگی۔''

''اس کے پکڑے جانے پر کیا اقدام ہوگا؟'' کسی رپورٹر کا سوال تھا۔

پیٹروولی نے بلاتوقف جواب دیا۔ ''میری منشا ہے کہ اس پر ایک بالغ فرد کی حیثیت سے مقدمہ چلے گا۔ بڑے لڑکوں کو بڑے جرم کی بڑی قیمت ادا کرنی چاہیے۔''

''یقیناً آپ سزائے موت کی سفارش نہیں کریں گے؟'' ایک اور سوال آیا۔

''پہلے اسے سلاخوں کے پیچھے لانا ہے پھر ٹرائل ہو گا۔ سزائے موت پر بات کرنا قبل از وقت ہوگا۔'' اٹارنی کی سردمہری برقرار تھی۔

''سزائے موت۔'' ناتھن کا منہ کھل گیا۔ ''اس کا مطلب الیکٹرک چیئر۔'' وہ مکمل طور پر سکتے کی کیفیت میں آ گیا۔

منظر تبدیل ہو گیا۔ ایک ڈیسک پر اینکر مین ''جان اوگی'' نظر آیا۔ جان، پولیس کی سرگرمیوں کو ٹریک کر رہا تھا۔

''بریڈک کاؤنٹی کی پولیس اب تک ملزم کو پکڑنے کے لیے جو تگ و دو کرتی رہی ہے، اس کی اطلاعات ہمارے پاس ہیں تاہم دیگر تفتیش کے بارے میں پولیس نے بہت کم معلومات فراہم کی ہیں۔''

منظر تبدیل ہوا۔ مائیکروفونز کی قطار کے سامنے دوسرا چہرہ نمایاں ہوا جس پر تھکن کے آثار تھے۔ یہ شخص بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کا مائیکل تھا۔ مائیکل کی تصویر کے ساتھ آواز جان اوگی کی نشر ہو رہی تھی۔ ''ڈٹکٹو مائیکل نے صبح کے ابتدائی گھنٹے میں رپورٹرز کو بریف کیا تھا جس میں پولیس کے کریڈٹ پر کوئی اچھی خبر نہیں تھی۔''

ناتھن نے ٹی وی بند کر دیا۔ ناتھن کو محسوس ہوا کہ نیوز چینل نے اسے خوف زدہ کر دیا ہے... ساتھ ہی اسے کچھ فخر بھی محسوس ہوا کہ وہ اب تک متلاشی افراد کی پہنچ سے دور ہے۔ اسے پہلی مرتبہ یہ ادراک ہوا کہ اس نے ابتدائی مرحلے میں پولیس کو مات دے دی ہے۔

ناتھن نے بستر چھوڑ دیا۔ وہ ایک متمول گھرانے کے پُرآسائش گھر میں تھا۔ گھر میں متعدد کمرے تھے۔ بیشتر لاک تھے۔ بچوں کے کمرے کھلے تھے۔ وہ جس کمرے میں داخل ہوا وہ کسی چھوٹی لڑکی کا کمرا تھا۔ تیسرا کمرا اس کے مطلب کا تھا۔ اس کو اطمینان ہوا کہ اس کمرے کا رہائشی اس کا ہم عمر لڑکا تھا۔ اس نے اپنے پہننے کے لیے کپڑے منتخب کیے، اس نے بیلٹ تلاش کی۔ وہاں اتنی اشیا تھیں کہ اسے لگا کہ وہ شاپنگ کے لیے نکلا ہے۔ اس نے ''ریبوک'' کے جوتے منتخب کیے جو پرانے لیکن آرام دہ تھے۔ سائز بھی ٹھیک تھا۔ وہ تیار ہو کر ماسٹر بیڈ میں واپس آ گیا۔ قدِ آدم آئینے میں اپنے سراپا کا جائزہ لیا۔ اس کی اصل شخصیت واپس آ رہی تھی۔ بال شیمپو کے بعد نکھر گئے تھے۔ آنکھ کا ورم کم ہو رہا تھا۔ ناتھن کا اعتماد بحال ہونے لگا۔

اس نے منفی خیالات اور مصائب زدہ ماضی کو ذہن سے نکالا۔ اس بار اس نے ٹی وی کی جگہ کلاک ریڈیو آن کیا۔ پانچ سیکنڈ بعد اسے احساس ہوا کہ یہاں بھی ٹاک شو چل رہا تھا اور اسی کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔

☆☆☆

ڈیزی کارپینٹر دو جڑواں بچیوں کی ماں تھی۔ وہ ریڈیو پر نیوز ٹاک 990 پانچ سال سے چلا رہی تھی۔ نیوز ٹاک 990 ریڈیو کے چند گنے چنے ہٹ ٹاک شوز میں سے ایک تھا۔

ڈیزی نے اپنے پروگرام میں ہر وہ چیز پیش کی جو ریڈیو پر اس سے قبل نشر ہو چکی تھی۔ اس کے مداحوں کا ایک وسیع حلقہ تھا۔ اس کے مداحوں کے مطابق ڈیزی کارپینٹر زندگی سے متعلق عام آدمی کا حقیقی نقطۂ نظر پیش کرتی تھی۔ وہ اپنے خیالات کو زبان پر لانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی اور اس کی آواز میں سچائی عیاں ہوتی جسے اس کے مداح اور سننے والے محسوس کر لیتے تھے۔

ناتھن ایک اجنبی گھر کی خواب گاہ میں ڈیزی کو سن چکا تھا۔ ڈیزی کا شو ''سنڈیکیٹ'' ہو کر وسیع تر ہو چکا تھا اور ملک کے طول و عرض میں سنا جاتا تھا۔

''اس کیس میں اٹارنی کہہ رہے ہیں۔'' وہ ناتھن کے حوالے سے بول رہی تھی۔ ''کہ بچے پر مقدمہ بالغ لڑکے کی حیثیت میں چلے گا۔''

☆☆☆

ناتھن بستر کے کنارے پر بیٹھا اجنبیوں کے فیصلے سن

رہا تھا۔ جبکہ وہ وہاں سے تھی ہی نہیں۔ ان کو نہیں پتا وہ فائبرز کی جھکیوں کے بارے میں۔ وہ محسوس نہیں کرسکتے کہ اس کے بانچ میرا اگلا وار ہے تھے۔ یہ لوگ کچھ نہیں جانتے۔ نہ ان کو اس کی پروا ہے۔ میں اس کو مارنے میں کامیاب نہ ہوتا تو وہ مجھے مار چکا ہوتا۔ یہ کیسی ناانصافی ہے۔ ماتھن کے ذہن میں خیالات کی آمدورفت جاری تھی۔ پولیس کو حقائق معلوم کرنے چاہئیں یا میں پولیس کے پاس جاؤں... کیا وہ میری بات کا یقین کرلیں گے؟

ٹی وی اور ریڈیو پر کی جانے والی باتیں، حقائق سے دور تھیں۔ اس کی بات کون سنے گا؟ تو وہ کیا کرے بچا کیا رہے؟ کب تک؟ کہاں تک؟ کانٹوں بھری مسافت کہاں ختم ہوگی؟ ایک دن وہ اسے پکڑ لیں گے۔ یہ ٹریک اینڈ فیلڈ کی ریس نہیں ہے۔ کیا وہ کچھ نہیں کرسکتا؟ ''میں کرسکتا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔ میں بگڑا ہوا ریکارڈ ٹھیک کرسکتا ہوں۔ ایک فون کال میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ کوئی گڑبڑ ہوئی تو وہ فون بند کردے گا۔

اس نے چینل کے بجائے ریڈیو کو فون کرنے کا فیصلہ کیا۔ ماتھن کے ذہن میں پہلا نام ڈیزی کا رپورٹر کا آیا۔

ماتھن نے کارڈلیس اٹھا کر بٹن آن کیا۔ اسٹیشن کا نمبر ملایا۔ دوسری جانب مصروف لائن کا سگنل آرہا تھا۔ اس نے پھر ملایا۔ پھر ملایا۔ تیسری کوشش میں دوسری جانب گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔

''آپ ''کیٹ لائن'' پر آگئے ہیں۔ کیا بات کرنا چاہیں گے؟''

''میں ماتھن بیلی کے معاملے میں بات کروں گا۔''

''سب ہی کررہے ہیں۔'' دوسری جانب سے آواز آئی۔ ''ذرا ہولڈ کیجیے، بیلی بچوں سے بات نہیں کرتی۔''

''بیلی؟'' ماتھن الجھ گیا۔ پھر اسے کچھ یاد آیا۔ ''لیکن وہ مجھ سے بات کرے گی۔ آئی ایم ماتھن بیلی۔''

ڈیزی گیئر بدلنے والی تھی۔ ماتھن پر سوال جواب کرتے ہوئے اسے پینتالیس منٹ ہوگئے تھے۔ پروڈیوسر نے اس موضوع پر ان پٹ بند کردی تھی۔ ''پریذیڈنٹ کس طرح خارجہ پالیسی کو ہینڈل کررہے ہیں؟'' اس موضوع پر لب کشائی کے لیے ابھی اس نے منہ کھولا ہی تھا کہ ائرفون میں اچانک زمورا کی ہیجانی آواز سنائی دی۔ ''تمہیں لائن نمبر چھ پر ایک کال اٹینڈ کرنی چاہیے۔''

ڈیزی وی کیٹ نے جتا کر شعلہ بار آنکھوں سے پروڈیوسر کو گھورا۔ نگاہ پہچان کر بوکھلا گیا۔ اس نے ایک آدھ بار تھا ڈیزی کو عالم غضب میں دیکھا تھا۔ اس نے وضاحت پیش کرنے میں دیر نہیں کی۔ ''لائن چھ پر لڑکا ہے۔ ماتھن بیلی اور میرے اندازے کے مطابق وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔''

ڈیزی کے خیالات کی ٹرین ایک لمحے کے لیے مکمل طور پر رک گئی۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو اس کا شو ایک دھماکا کرنے کے بہت قریب ہے۔ ڈیزی کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اس نے دوبارہ خود کو کمپوز کیا۔

''پیارے سامعین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لائن پر کوئی سلیبریٹی ہے۔'' اس نے میٹھی زبان میں سسپنس کا عنصر شامل رکھا اور مشکوک نظروں سے زمورا کو دیکھا۔ زمورا نے فوراً ہی ہاتھ کا انگوٹھا بلند کیا۔

''ماتھن بیلی، تم بات کررہے ہو؟'' ڈیزی کی آواز نرم اور دوستانہ تھی۔

''یس میم۔'' دوسری جانب سے ایک جھجکتی لیکن مستحکم آواز آئی۔

ڈیزی کو فخر تھا کہ چار سال میں اس کی صلاحیت نے غیر معمولی ترقی کی تھی۔ وہ آواز سن کر شخصیت کے عادات و خصائل بتا سکتی تھی۔ آواز کے ذریعے جھوٹ سچ کو الگ کرنا اس کے لیے معمولی بات تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ آواز ایک برائے اسکاؤٹ اور لٹل لیگ بیس بال پلیئر کی ہے اور جو کوئی بھی ہے وہ دیانت دار ہے۔ اس نے فوراً ہی ماتھن کے بارے میں تصور میں مزید بلڈنگ کی۔

☆☆☆

مائیکل کم خوابی کے اثرات محسوس کررہا تھا۔ فون کی گھنٹی بجی۔ پیشانی مسلتے ہوئے اس نے فون اٹھایا۔ ''لیوٹننٹ مائیکل۔''

''مائیکل! میں چیڑولی بات کررہا ہوں۔''

مائیکل کے منہ کا مزہ مزید خراب ہوگیا۔ ''صبح بخیر، تو آپ کیمروں کا سامنا کرنے کے لیے جلدی اٹھ گئے۔''

چیڑولی واضح طور پر بدمزہ ہوا تاہم مزاج کے برخلاف اس نے جوابی حملہ کرنے کے بجائے مائیکل کا تبصرہ نظرانداز کردیا۔

''ریڈیو آن کرو۔'' چیڑولی بلند آواز میں بولا۔ اس کی آواز کی سنسنی مائیکل سے چھپی نہ رہی۔ ''بیلی کو سنو، وہ بیلی بلاک سے بات کررہی ہے۔ میں پھر فون کروں گا۔''

☆☆☆

ماتھن کی گھبراہٹ غائب ہوگئی وہ ماسٹر بیڈ میں ٹہلتے ہوئے کارڈلیس پر بات کررہا تھا۔

"جو کچھ بھی ہوا، جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے میں معصوم ہوں۔" اس نے مطالبہ کیا۔

"جو کچھ بھی ہوا، اس میں ایک اصول زندگی کا چراغ گل ہو گیا۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ کلنگ ایک غلط کام ہے؟"

"یقیناً میں اسے برا سمجھتا ہوں۔" ناتھن نے جواب دیا۔ "لیکن آپ نہیں جانتے کہ در حقیقت وہاں کیا ہوا۔"

"کیا تم نے گاوڈ کی جان نہیں لی؟" ڈیزی کی آواز نرم تھی۔ وہ قتل یا قاتل، مقتول کے الفاظ استعمال نہیں کر رہی تھی۔

ناتھن کی آواز اونچی ہو گئی، اس میں فرسٹریشن کا عنصر داخل ہو گیا۔ "ہاں، لیکن..."

ڈیزی نے بات کاٹ دی۔ "کوئی لیکن ویکن نہیں، ناتھن! تم نے ایک انسانی جان لی ہے۔ آگے کیا بچا ہے کہنے کے لیے... اس سے پہلے کہ کسی اور کو کسی قسم کا جانی نقصان پہنچے تمہیں واپس آ جانا چاہیے۔"

ناتھن بستر کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ "میں واپس نہیں جا سکتا۔" اس کی آواز میں بھرپور مضبوطی تھی۔ فیصلہ کن۔ "اگر میں واپس گیا تو وہ مجھے مار دیں گے... وکی ہیرس بھی چاہتا تھا... میں واپس جا کر ان کا ادھورا کام پورا نہیں کر سکتا... کیا میری زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے؟" لائن کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔

"میں سادہ الفاظ میں پوچھتی ہوں۔" ڈیزی نے سلسلۂ تکلم کو جوڑا۔ "کیا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ ہیرس نے تمہیں ختم کرنے کی کوشش کی تھی؟"

"لیں میم۔"

"ٹھیک ہے ناتھن۔" ڈیزی نے کہا۔ "ہم اسے دوسرے الفاظ میں پھر سے دہراتے ہیں... تم کہنا چاہتے ہو کہ تم نے ذاتی دفاع میں ہیرس کو ہلاک کیا؟"

"نہیں، وائٹ۔ سوائے اس کے کہ وہ گارڈ نہیں پھر وانز کہلاتے ہیں۔" ناتھن بولا۔ "اور یہ کہ میں تو صرف خود کو بچا رہا تھا... لیکن حادثہ اس طرح ہو گیا..."

ڈیزی کو اپنی آواز سن کر حیرت ہوئی جس میں ہلکی سی ہمدردی جھلک رہی تھی۔ ناتھن کوئی عام بچہ نہیں تھا۔ اس میں کچھ خاص بات تھی۔ وہ اس کی تصویر پہلے ہی دیکھ چکی تھی اور تصور میں اس شخصیت کا پورا خاکہ بنا رہی تھی۔

"کیا تم بتاؤ گے کہ در حقیقت گزشتہ رات کیا ہوا تھا؟"

"مشکل ہے کہاں سے شروع کروں۔" وہ تکیوں کے سہارے لیٹ گیا۔ "میں ایسی جگہ پر ایسے بچوں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ میں ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند تھا اور JDC صحت مند بچوں کے لیے نہیں۔ وہ جیل بے دوسرے بچوں کے لیے تفریح تھی کہ وہ میری چیز کیا چھا لیتے اور مختلف طریقوں سے مجھے تنگ کرتے۔ شاید ان کو بھی پتا چل گیا تھا کہ میں ان جیسا نہیں ہوں۔ میں نے دفاع کی کوشش کی... لیکن میں اکیلا تھا۔"

"تم نے کسی کو بتایا کیوں نہیں؟" ڈیزی نے مداخلت کی۔

ناتھن نے کڑواہٹ سے جواب دیا۔ "ہاں میں نے پہلے ہی دن شکایت کی تھی۔ یہ میری ایک بڑی غلطی تھی۔ وہ وکی ہیرس تھا جسے میں نے بتایا۔" ناتھن نے وقفہ لیا۔

"میں پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا جب ایک دن ہیرس میرے پاس آیا اور مجھے ساتھ چلنے کو کہا، میں سمجھ گیا کہ میں مصیبت میں پڑنے والا ہوں۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ کیسی مصیبت..." ناتھن اپنی بات سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

پھر وہ انتظار، منت مزید بولتا رہا۔ ہزاروں لاکھوں لوگ جگہ جگہ... وہ وورڈنگ میں دبے تھے، ناتھن کے پاس الفاظ کی کمی تھی، پھر بھی ڈیزی نے صرف تین بار مداخلت کی، سمجھنے کے لیے کہ فلاں بات سے اس کا کیا مطلب ہے۔

ناتھن نے بات ختم کی تو اس وقت تک بادہ اشتہاد چھوٹ چکے تھے لیکن وہ جو شوانا غیر متوقع اور سنسنی خیز تھا کہ مشہور من نے شکایت نہیں کی۔

ناتھن نے انتظار و منت میں جو انکشافات کیے، وہ کچھ اس طرح تھے۔ اس رات ہیرس، ناتھن کے پاس آیا اور اسے کان سے پکڑ کر اٹھایا۔ "میرے ساتھ آؤ۔" اس نے کہا۔ اس کی سانس میں شراب اور سگریٹ کی بو بسی ہوئی تھی۔ "ایک رات "کرافسنر ہونٹ" میں، تمہیں سکھا دے گی کہ دیواروں پر نہیں لکھا جاتا۔"

ناتھن نے دونوں ہاتھوں سے وکی ہیرس کی کلائی پکڑ لی اور اپنے پاں اٹھا کر پنجوں کے بل چلنے لگا کہ کہیں اس کا کان ہی نہ اکھڑ جائے۔ "مجھے چھوڑ دو، پلیز۔" اس نے فریاد کی۔ "میں نے کچھ نہیں کیا۔" وکی نے جواب نہیں دیا اور اسے کرافسنر ہونٹ تک لے آیا۔ بیلٹ سے چابیاں الگ کر کے ایک چابی اس نے دروازے کے لاک میں داخل کی۔ ناتھن سخت ہراساں تھا۔ یہ ایک چھوٹا کمرا تھا، تاوچہ سیل کی طرح... کمرا دوسرے کمروں سے الگ تھلگ

تھا۔ درحقیقت اسے سزا کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ جہاں کپڑے، کھانا حتیٰ کہ روشنی بھی چھین لی جاتی تھی۔ اگرچہ اسے کم ہی استعمال کیا جاتا تھا تاہم بچوں میں اس کی دہشت پھیلی ہوئی تھی۔ ناتھن خوف زدہ ہوگیا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ بلند آواز میں نومولود کی طرح رونے لگا۔ ”رکی، مجھے تکلیف ہورہی ہے۔“

”اگر تم نے مزید شور مچایا تو تمہیں پتا چل جائے گا کہ اصل تکلیف کیا ہوتی ہے۔“

ناتھن نے دوبارہ ہاتھ پیر مارنے شروع کردیے۔ وہ اپنا بازو رکی ہیرس کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کررہا تھا۔ رکی نے اس کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اٹھالیا۔ ”تمہیں کمرے میں جانا پڑے گا۔ چاہے مجھے تمہاری ہڈیاں توڑنی پڑیں۔“ اس نے ناتھن کو اندر پھینک کر دروازہ لاک کردیا۔ اس کے منہ سے شراب کے بھبکے اٹھ رہے تھے۔

”جوتے اتاردو۔“ رکی نے حکم دیا۔ ”اور موزے بھی۔“

”لیکن یہاں ٹھنڈ ہے۔“ کنکریٹ کا فرش بھی سرد تھا۔

جواب میں رکی صرف گھورتا رہا اور ایک ہاتھ آگے کردیا۔ ناتھن کاٹ (COT) کے ساتھ ٹیک لگا کر پھر رونے لگا اگرچہ اسے رونا پسند نہیں تھا۔ بہرحال اسے جوتے موزے اتارنے پڑے۔ اس نے وہ رکی کے حوالے کردیے۔ رچرڈ ہیرس دروازہ لاک کرکے فوراً ہی غائب ہوگیا۔

ناتھن نے ٹانگیں جوڑ کر گھٹنے اوپر کیے اور سر گھٹنوں میں لگادیا۔ وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کررہا تھا۔ دس مہینے، صرف دس مہینے اور باقی ہیں پھر وہ اس قید خانے سے آزاد ہوجائے گا۔ آٹھ مہینے پہلے ہی گزر چکے تھے۔ باقی دس مہینے بھی وہ گزار لے گا۔ اس نے حوصلہ پکڑنے کی کوشش کی۔

☆☆☆

تالے میں گھومنے والی چابی نے اسے بیدار کیا۔ اس کے سیل کی بتی روشن تھی۔ چابی گھومنے کے بعد دروازہ دیر سے ہی بند پڑا تھا۔ ناتھن نے اٹھ کر دوبارہ گھٹنے جوڑ لیے۔ وہ خود کو سمجھا رہا تھا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے لیکن خوف کی لہریں اس کے انگ انگ میں راستہ بنا رہی تھیں۔ اس کا دل سینے میں ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ڈھول بج رہا ہو۔ کیا اسے دروازے کی جانب جانا چاہیے؟ کیا کوئی اندر آرہا ہے؟

ناتھن اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ دروازہ اندر کی جانب کھل رہا تھا۔ رکی ہیرس دروازے میں اکیلا کھڑا تھا۔ نشے میں دھت۔ ناتھن نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ ایک ہاتھ کمر کے پیچھے رکھے ہوئے کچھ چھپانے کی کوشش کررہا تھا۔

ناتھن کی کسی اندرونی حس نے کہا کہ کچھ ہونے والا ہے۔ زندگی میں پہلی بار اسے شدت سے احساس ہوا کہ اس کی زندگی خطرے میں ہے۔ اس کے ذہن میں آیا کہ اسے لڑنا ہے۔ رکی کے چہرے پر لکھا تھا کہ فائٹ ہوگی۔ ناتھن کو زندگی کی جنگ لڑنا پڑے گی۔ رکی دروازے سے اندر آیا اور مسکرایا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ یہ لڑائی یک طرفہ ہوگی۔

”تمہیں یہاں کبھی نہیں آنا چاہیے تھا، بچے۔“ وہ بولا۔ ”یہ جگہ تمہارے لیے نہیں ہے۔“

”جلد یا بدیر کوئی نہ کوئی تمہیں ماردے گا۔“ وہ پھر بولا۔

ناتھن کا ذہن برق رفتاری سے سوچ رہا تھا۔ اس کا خدشہ ٹھیک تھا۔ رکی ہیرس کی آنکھیں اب اس کے عزائم کا کھلا اظہار کررہی تھیں۔ ایک قدم بڑھا کر اس نے آدھا فاصلہ طے کرلیا۔ ناتھن اضطراری طور پر پیچھے ہو کر اینٹوں کی دیوار سے چپک گیا۔ وہ پھنس چکا تھا۔

”میں تمہیں زیادہ تکلیف نہیں دوں گا بچے۔“ رکی کی پراسرار مسکراہٹ پھیل گئی۔ ناتھن نے سراسیمگی کے عالم میں بھاگنے کا راستہ ڈھونڈا۔ رکی نشے میں تھا اور ناتھن جھکائی دے کر نکل سکتا تھا۔ ایسا اس نے بہت دفعہ انکل مارک کے ساتھ کیا تھا۔ بانو رکی کو خود پر پورا اعتماد تھا یا پھر نشے کی وجہ سے اس نے دروازہ بند نہیں کیا تھا۔ یقیناً وہ بڑوں کی طرح سوچ رہا تھا کہ بچے کہاں بھاگ سکتا ہے۔ ناتھن کا ذہن تیزی سے جمع تفریق کررہا تھا۔ یہ انکل مارک کا مکان نہیں تھا بلکہ ایک چھوٹا سا سیل نما کمرا تھا۔ اسے جھکائی یا جھکی دے کر نکلنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ پھر اسے رکی کے ہاتھ میں چھری بھی نظر آگئی۔ ناتھن کی دہشت بڑھ گئی اور بچاؤ کے امکانات بھی مزید محدود ہوگئے۔ اس نے چھری ناتھن کے چہرے کے سامنے لہرائی۔ ناتھن کے پاس یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس کا ذہن، جسم، آنکھیں اور تمام حسیات ایک نکتے پر مرکوز تھیں کہ جان کیونکر بچائی جائے۔ زندگی... پیاری زندگی...

ناتھن دیوار کے ساتھ لگا تھا۔ اس نے بلا جھجک پوری جان سے دائیں ٹانگ رکی کی رانوں کے درمیان ماری۔ اذیت سے رکی کی سانس رک سی گئی۔ وہ لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہٹا پھر گھٹنوں کے بل گرا۔ ناتھن نے اس کے جھکے ہوئے کندھوں پر سے جمپ لگا کر نکلنا چاہا لیکن اس کا اندازہ

تھوڑا غلط ہو گیا۔ دونوں گھٹنے رکی ہیرس کے سر سے ٹکرائے اور دونوں زمین بوس ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ دو قدموں پر کھڑا ہوتا، چھری فوں بناتی ہوئی اس کے سر پر سے آئی۔ یہ مہلک وار اضطراری طور پر اس نے کہنی اور کلائی کے درمیانی حصے پر روکا۔ وہ براہِ راست طاقتور وار کو نہیں روک سکتا تھا۔ چنانچہ ماتھن نے بازو ہتھیار کیا۔ رکی کی کلائی وہاں سے ٹکرا کر اچٹ گئی پھر بھی ماتھن کا بازو جھنجھنا اٹھا۔ قاتل دوسرا وار کرنے جا رہا تھا۔ اسی اثنا میں ماتھن گھٹنوں کے بل اٹھ گیا اور جھپٹ کر رکی کی کلائی میں دانت گاڑ دیے۔ جتنی طاقت تھی اس نے جبڑوں میں منتقل کر دی۔ رکی کرب و اذیت سے بلبلایا اور دیوانہ وار ہاتھ کو جھٹکا تاہم دانت گہرائی تک اتر گئے تھے۔ البتہ چھری اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ بائیں ہاتھ سے اس نے ماتھن کے چہرے پر گھونسا مارا۔ ماتھن کاٹ (COT) سے ٹکرایا۔ کاٹ پہلو کے بل گر گیا۔

پورے پانچ سیکنڈ تک دونوں ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ ماتھن نے خون کی کلی کی، یہ رکی کا خون تھا۔ رکی نے دائیں کلائی بائیں ہاتھ سے جکڑی ہوئی تھی۔ دفعتاً دونوں کی نظریں ایک ساتھ زمین پر گری چھری کی طرف گئیں۔ دونوں جھپٹے۔ شراب اور کلائی کے گہرے زخم نے رکی کو متوقع کارکردگی کے مظاہرے سے روکا اور پھر تلا ماتھن سبقت لے گیا۔ اس کی تو ویسے ہی جان پر بنی ہوئی تھی۔ ماتھن نے اندھا دھند چھری گھمائی۔ رکی بہت قریب پہنچ گیا تھا۔ چھری اس کے پیٹ میں جا گھسی۔ رکی نے آخری لمحے میں بچنے کی کوشش کی تاہم بہت دیر ہو گئی تھی۔ وہ پشت کے بل پختہ زمین پر گرا۔ سر بری طرح زمین سے ٹکرایا۔

"آئی ایم سوری۔" ماتھن چیخا۔ "او وگاڈ، رکی، آئی ایم سوری۔"

ماتھن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اس نے کچھ نہیں کیا تو رکی مر جائے گا۔ اپنی سمجھ کے مطابق.... آنکھیں بند کر کے اس نے پہلے چھری پیٹ سے نکالی۔ چھری نکالتے ہی اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے غلطی کی ہے۔ پیٹ کے زخم سے خون کا فوارہ چھوٹا۔ اضطراراً ماتھن نے خون بند کرنے کے لیے زخم پر ہاتھ رکھا۔ وہ بھول گیا تھا کہ رکی ہیرس چھری سے اسے ذبح کرنے والا تھا۔ اچانک رکی کے دونوں ہاتھ بلند ہوئے اور اس نے ماتھن کا گلا جکڑ لیا۔ ماتھن کی سانس رکنے لگی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے رکی کی کلائیاں پکڑ کر گلا چھڑانا چاہا تب اسے پتا چلا کہ بچے اور بڑے کی طاقت میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ وہ خونی زخم کھانے کے بعد بھی رکی نے اسے چوہے کی طرح دبوچ لیا تھا۔ اس کی آنکھیں قاتل کی آنکھیں تھیں۔ وہ خود مر رہا تھا لیکن ماتھن کو بھی ساتھ ہی مرنا تھا۔ قبل اس کے کہ ماتھن کے حواس ساتھ چھوڑ جاتے، اس نے ایک ہاتھ ہٹا کر چھری کو ڈھونڈا۔ دستہ ہاتھ میں آتے ہی اس نے بچی کچی توانائی جمع کرتے ہوئے پوری یکسوئی کے ساتھ چھری کا تیز پھل رکی کے سینے میں اتار دیا۔

ماتھن ہوش میں نہیں تھا۔ اس نے اوپر تلے بار بار وار کیے اور پانچویں وار میں چھری رکی کے سینے میں چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے چکر آیا اور وہ لڑکھڑا کر دیوار سے ٹک گیا۔ چھوٹے سے کمرے میں ہر طرف خون ہی خون تھا۔ ایک منٹ بعد وہ حرکت کرنے کے قابل ہوا۔ وہ ایک بھیانک جرم کا مرتکب ہو چکا تھا۔

اس نے رکی کی بیلٹ سے چابیوں کا گچھا الگ کیا اور کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ بقیہ رکاوٹیں بھی اس نے چابیوں کی مدد سے عبور کیں۔ اب وہ عمارت سے باہر پچاس گز چوڑے گھاس کے قطعے پر تھا جو پہاڑی کے دامن میں ختم ہو رہا تھا۔ چابیاں اس نے جھاڑیوں میں پھینکیں اور دوڑ لگا دی۔ پہاڑی کے اوپر سے اس نے مڑ کر JDC کی عمارت کو دیکھا۔ کتنی دوستانہ اور پیار بھری جگہ تھی اور خوب صورت بھی۔ پودوں اور پھولوں سے آراستہ۔ مگر اندر نفرتوں کا باغ تھا۔ رکی جیسے افراد نے نفرتوں کے بیج بو کر ان کی آبیاری کی اور پروان چڑھا رہا تھا۔

"کبھی نہیں آئے گا۔ وہ یہاں کبھی واپس نہیں آئے گا۔" ماتھن کے دماغ میں یہی ایک خیال تھا۔

☆☆☆

نیوز ڈیسک 990 کا عملہ تیزی سے شیڈول میں رد و بدل کر رہا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ دس منٹ بعد پھر فون کرے گا؟" زہرا نے سوال کیا۔ ڈیزی نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا۔

"اس نے کہا ہے تو کرے گا، کیا تم میری صلاحیت پر شک کر رہے ہو؟"

"نہیں، نہیں۔ سب جانتے ہیں کہ آواز پرکھنے میں تمہارا کوئی دوسرا مدمقابل نہیں ہے۔" زہرا جھینپ گیا۔ دراصل وہ بھی سب کی طرح ہیجان کا شکار ہو گیا تھا۔

دور و نزدیک ان گنت سامعین ڈیزی وی کیٹ کی آواز سننے کے لیے بے قرار تھے۔ ڈیزی پوری طرح تیار

تھی۔ 30 منٹ گزر گئے تھے۔ پروڈیوسر پر گھبراہٹ طاری ہونے لگی۔ تاہم زوزی پُرسکون تھی۔

32 منٹ بعد کال آئی۔ زمورا نے انگوٹھا اوپر کر کے لائن زوزی کو دی۔

''ناتھن۔''

''یس میم۔''

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' زوزی کی آواز میں سچی فکر تھی۔

''تقریباً۔ بس میری آنکھوں میں رکھن ہے، ویسے میں ٹھیک ہوں۔''

''تمہارے خیال میں ہیرو اٹز تمہیں کیوں مارنا چاہتا تھا؟'' زوزی کو اس کی ناقابلِ یقین کہانی پر پورا یقین تھا۔

''میرے خیال میں وہ پاگل ہو گیا تھا۔ اس نے خوب شراب پی رکھی تھی۔ بڑے لوگ پینے کے بعد عجیب ہو جاتے ہیں۔''

''کون بڑے؟'' زوزی نے پوچھا۔ ''کیا تمہارے والدین بھی...''

''نہیں، ہرگز نہیں۔ وہ بہت اچھے آدمی تھے۔ انہوں نے کبھی نہیں پی۔ نہ انہوں نے کسی کو مارا۔''

''تو کیا کسی نے زندگی میں تمہاری پٹائی کی؟''

''میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا۔'' ناتھن نے ناگواری سے کہا۔

''کیوں نہیں؟ اس سے تمہیں مدد ملے گی۔ لوگ سمجھ سکیں گے کہ تم کن حالات سے گزر رہے ہو؟''

''نہیں، ایسا نہیں ہے۔'' ناتھن نے رک کر کہا۔ ''میں کچھ مختلف بتاؤں گا تو لوگ کہیں گے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ چھوٹوں کو ویسے بھی جھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ بڑے لوگ بچوں کو مارتے ہیں... بچے چیختے ہیں، روتے ہیں پھر چپ ہو جاتے ہیں۔ یہ سب ٹھیک ہے لیکن جب کوئی چھوٹا، بڑے کو جواباً مارتا ہے تو اسے جیل میں ڈال دیتے ہیں۔''

''تمہارا مطلب JDC سے ہے؟''

''یس میم۔''

''لیکن وہ جیل تو نہیں ہے۔''

''جیل کی طرح ہے۔ میں نے وہاں وقت گزارا ہے۔''

''تو کیا تم نے کسی کو جواباً مارا تھا؟''

لائن پر خاموشی تھی۔ ناتھن کو انکل مارک کے ساتھ مار پیٹ یاد آ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا، کیا وہ اس خاتون کو سب کچھ بتا رہے؟ وہ ناتھن کو اچھی خاتون لگ رہی تھی۔

''ناتھن تم لائن پر ہو؟''

''جی۔'' اس نے جواب دیا۔

''ناتھن۔'' زوزی نے نرمی سے پکارا۔

''کیا یہ کال ٹریس کی جا سکتی ہے؟'' اس کی آواز آئی۔

''نہیں۔'' زوزی نے یقین دلایا۔ ''یہ ریڈیو اسٹیشن ہے۔ جب تک بجلی کا سسٹم موجود ہے کوئی ٹریس نہیں کر سکتا۔''

''کیا آپ کو یقین ہے؟''

زوزی نے زمورا کی جانب دیکھا۔

''شیور، آئی ایم شیور۔'' اس نے ایک معقول جواب دیا۔ وہ بکل طرفہ تو نہیں کر سکتی تھی۔

''زوزی، میں نے کچھ پوچھا تھا؟''

ناتھن ماضی کی جانب لوٹ گیا۔ اس نے بھی ایک نارمل زندگی گزاری تھی۔ اس کے باپ نے اسے ایک اچھے گھر میں اچھی طرح پالا تھا۔ صرف وہ دو دن سے اور اچھے بڑے تھے۔ کیا وہ لاکھوں لوگوں کو سنا دے کہ اس کے باپ کے انتقال کے صرف تین دن بعد انکل مارک نے اسے لیونگ روم میں ایک پنجرے جیسی جگہ میں قید کر دیا تھا۔ صرف اس کا مضحکہ اڑانے کے لیے۔ وہ مدد کے لیے چلا رہا تھا تو پہلی بار اسے انکل کے ہاتھوں بیلٹ کی مار کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ انکل کو خراب لوگوں کے ساتھ گھر میں آنے دن بلانا پسند تھا۔ بہت ساری خراب باتیں تھیں۔

''نہیں، میں نے جواباً کسی کو نہیں مارا۔''

''لیکن تم نے ہیرس کو مارا؟''

''وہ مجھے جان سے مارنا چاہتا تھا۔ میں نے اپنی جان بچائی۔ اور... اور...'' ناتھن سسکنے لگا۔ ''آپ بھی مجھے سب کی طرح الزام دے رہی ہیں؟''

''نہیں، بیٹی۔'' زوزی کا دل پگھل گیا۔ ''مجھے تمہاری بات پر یقین ہے اور میں جھوٹ نہیں بولتی۔'' زوزی نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ''میں تمہاری اور بہت سے لوگوں کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن میں کسی غلط بات کی حمایت نہیں کر سکتی۔''

''یس میم۔'' ناتھن نے خود پر قابو پایا۔ اس خاتون میں اس کے باپ کی طرح کوئی بات تھی۔ زوزی کے لیے اس کی پسندیدگی پہلے سے بڑھ گئی۔

''تو مجھے ٹھیک بتاؤ کہ تم نے بارہ سال کی عمر میں کار چرائی تھی؟''

''جی، میں اس وقت گیارہ سال کا تھا۔''

”ناتھن! کیا یہ خراب بات نہیں تھی؟“

”جی یہ غلط کام تھا۔“ ناتھن نے اعتراف کیا اور زیزی کو خوشی ہوئی کہ وہ اس کی توقع کے مطابق متوازن جواب بول رہا تھا۔

”پھر تم نے ایسا کیوں کیا؟“

ناتھن نے اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا اور انکل مارک کی تمام باتیں بتادیں پھر کہا۔ ”اس دن میں نے ان کی شراب کی بوتل توڑ دی تھی اور بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے میرے پیچھے کتا چھوڑ رہا تھا۔ میں ڈر گیا تھا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا اور میں نے پڑوسی کی کار کے ذریعے جان چھڑائی۔ سب کہتے ہیں، میں نے کار چرائی۔ کوئی نہیں کہتا کہ میں نے کچھ دیر بعد کار چھوڑ دی تھی اور پڑوسیوں کو بتا دیا تھا۔ سب بڑے لوگ، بچوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔۔۔ آپ انکل کے پڑوسی سے پوچھ لیں۔“

زیزی کو نئے انکشافات پر دکھ ہوا۔ ”زیبر مجھے افسوس ہے لیکن میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ مجھ سمیت بہت سے لوگ تم کو جھوٹا نہیں سمجھتے۔“ زیزی نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

”نہیں صرف آپ میری بات کا یقین کرتی ہیں۔“

”جب میں اپنے سامعین سے باتیں کروں گی تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ سب لوگ تم کو جھوٹا نہیں سمجھیں گے۔“

”اوکے میم۔“

”کیا تم بتانا پسند کرو گے کہ تم نے انکل کی بوتل کیوں توڑی تھی؟“ زیزی نہایت احتیاط سے شو کو متوازی رکھتے ہوئے نہ صرف ناتھن کا نقطۂ نظر سامنے لا رہی تھی بلکہ رائے عامہ کو بھی تبدیل کر رہی تھی۔

”وہ اور ان کے عجیب دوست شراب پی کر خراب حرکتیں کرتے تھے۔“ ناتھن نے جواب دیا۔

”کیا تمہارے ساتھ کچھ خراب حرکت کرتے تھے؟“ زیزی نے بمشکل ہونٹوں سے الفاظ چنے۔ وہ بچے سے براہِ راست اصل بات نہیں پوچھ سکتی تھی جبکہ بچہ جانتا تھا کہ لاکھوں لوگ سن رہے تھے۔ اسے ناتھن کی ذہانت کا ادراک تھا۔ کچھ وقفے کے بعد ناتھن کی آواز آئی۔

”میم۔۔۔م۔۔۔ یہ گندی بات ہے۔ میں اس پر بات نہیں کروں گا۔“ اس نے دوٹوک الفاظ میں کہا اور رونے لگا۔

زیزی سناٹے میں رہ گئی۔ اس کو اور سامعین کو جواب مل گیا تھا۔ چاہے اس کی اصل نوعیت کسی قسم کی بھی ہو۔

”دیکھو ناتھن! تم بہت پیارے بچے ہو۔ میں نے تمہارا فوٹو دیکھا ہے۔ تم سے باتیں کی ہیں۔ تم بہادر بھی ہو۔ بہادر بچے روتے نہیں ہیں۔ پلیز ایسا مت کرو۔۔۔ تم اتنا بتا دو کہ کیا تمہیں کار چوری کی وجہ سے JDC بھیجا گیا تھا؟“

”یس میم۔“ وقفے کے بعد ناتھن کا مخصوص جواب آیا۔

”اب تم کیا کرو گے؟ کتنی مسافت طے کرو گے بھاگ بھاگ کر؟“

”کیا میں غلط کر رہا ہوں؟“

”دیکھو تم پکڑے جاؤ گے۔“

”اگر میں خود کو پولیس کے حوالے کر دوں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔“ ناتھن نے کہا۔

”تم کیوں سوچتے ہو ایسا؟“

”میں نے اٹارنی کو کہتے سنا تھا کہ وہ مجھے بڑا لڑکا سمجھتے ہیں اور سزائے موت دیں گے۔ وہ شخص اچھا نہیں ہے۔“ ناتھن نے کہا۔ ”پولیس اور لوگ بھی مجھے مارنا چاہتے ہیں۔ ان میں اور انکل ہیری میں کوئی فرق نہیں۔“ اس نے آخری فقرہ بلند آواز میں کہا۔

”ناتھن تم خوف زدہ ہو؟“ زیزی نے کہا۔

”یس میم، اسی لیے مجھے بھاگتے رہنا ہے۔“

”کیا تم مجھ پر شک کرتے ہو؟“

”نو، یو آر گڈ میم۔“

”شکریہ۔ کیا تم میرا ایک کام کرو گے؟“

”یس میم۔“

”تم مجھ سے دوبارہ بات کرو گے؟“ زیزی نے محسوس کیا کہ اس کی آنکھوں میں نمی آگئی ہے۔

”یس میم۔“ ناتھن نے آہستہ سے کہا اور لائن ڈیڈ ہو گئی۔

زیزی نے زمورا کو دیکھا۔ وہ بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ زیزی نے دل سے ناتھن کے لیے دعا کی۔

☆☆☆

چیئرولی نے تیس منٹ کے وقفے سے دوسرے شو کے بعد پھر انگلس سے رابطہ کیا۔ ”لڑکا عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے اعترافِ جرم کر لیا ہے۔ بس یہ کافی ہے۔“ چیئرولی بھڑکا ہوا تھا۔ زیزی کی وی کیٹ کے پروگرام نے اس کے عزائم میں روڑے

انکانے شروع کردیے تھے۔

مائیکل کچھ دیر تک محتاط انداز میں اس کے ساتھ بحث کرتا رہا پھر اکتا کر گفتگو کا سلسلہ ختم کر دیا۔

☆☆☆

شناسا آواز نے مائیکل کو خیالات کے بھنور سے نکال لیا۔ اس نے سر اٹھا کر ہیکٹر کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔ ''اپنے دوست چیڑولی سے بات کر رہے تھے؟''

''ٹھیک سمجھے ہو۔'' مائیکل نے کہا۔ ''ناتھن بیلی کے اچانک ریڈیو پر نمودار ہونے سے وہ بدحواسی میں مبتلا ہو گیا ہے۔'' پھر اس نے دفعتاً موضوع بدل دیا اور سوال کیا۔ ''کام کا کیا ہوا؟ کوئی اچھی خبر؟''

''اچھی کہو یا بری، بہرحال دلچسپ خبر ہے۔'' ہیکٹر نے بتایا۔ ''اول یہ کہ بیلی کے چچا سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ فون پر اور براہِ راست بھی کوشش کی گئی۔ لگتا ہے وہ ملنا نہیں چاہتا۔''

''کیا وہ ناتھن کی روپوشی میں مدد کر رہا ہے؟''

''ممکن نہیں ہے۔ دونوں میں کوئی انسیت نہیں ہے۔'' ہیکٹر نے نوٹ بک نکالی۔ ''یہ مواد JDC کی فائلوں سے لیا ہے۔ وہ بری سیڈ اسٹوری، ابتدائی دس سال ناتھن بیلی کی اس کے باپ نے پرورش کی۔ جب وہ نومولود تھا تو اس کی ماں کا انتقال ہو گیا۔ باپ وکیل تھا اور خاصا خوش حال تھا۔ وہ دو سال قبل کار کے حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ ناتھن کی ذمے داری کون اٹھائے گا، اس کا تعین کرنے کا باپ کو موقع ہی نہیں ملا۔ اس طرح بچہ مارک بیلی کی تحویل میں آ گیا۔ مارک کے ذہن میں ہو گا کہ وہ ٹرسٹ فنڈ کی مدد سے ناتھن کی ضروریات پوری کرے گا لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔ ممکن ہے کہ خود اس کی نظر بھی ناتھن کے باپ کے کئی ملین ڈالرز پر ہو۔ تاہم سب رقم رئیل اسٹیٹ میں انویسٹ تھی۔ ناتھن کا باپ وکالت اور سرمایہ کاری دونوں میں اچھی ساکھ رکھتا تھا۔ خوش حال ہونے کے باوجود اور ضرورت کے برخلاف اس نے دوسری شادی نہیں کی۔ اسے ناتھن بیلی سے پیار تھا۔ جس کی پرورش اور تربیت خود اس نے کی۔ پراپرٹی میں پھنسی رقم کئی گنا بڑھ کر مناسب وقت پر ناتھن کو ہی ملنی تھی۔'' ہیکٹر نے بات جاری رکھی۔ ''یہ کہنا بے معنی ہو گا کہ مارک بیلی اس صورتِ حال سے ناخوش تھا جبکہ اسے پیسے کی ضرورت بھی تھی۔ نتیجتاً اس نے ناتھن کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ مارک فرسٹریشن کا شکار تھا۔ مارک کے خلاف ناتھن کے دل میں نفرت بڑھنے لگی۔

ریڈیو پر اس نے جو کچھ کہا وہ سچ معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کی متعدد باتوں کی تصدیق بھی کی جا سکتی ہے۔ مثلاً پوسٹ مارٹم کے بعد رکی ہیرتا کے بارے میں یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ اس نے شراب پی رکھی تھی...

''سوشل سروس والے اس دوران چھ مرتبہ مارک کے گھر آئے تھے۔ بالآخر ایک برس قبل ناتھن نے کار چرائی، جس کے بارے میں اس نے ''کیٹ'' (بلی) کے شو میں بتایا اور ہم اس کے الفاظ کی تصدیق کر لیں گے۔ وہ اپنے چچا کے چنگل سے نکلنا چاہتا تھا۔''

''کیسے کہتے ہو؟'' مائیکل نے پہلی بار مداخلت کی۔

''JDC میں ناتھن کی نوٹ بکس میں کہیں کہیں اس بات کے اشارے ہیں جن کو ریڈیو پروگرام سے بھی تقویت ملتی ہے۔ کار چوری کے بعد مارک نے کورٹ میں ناتھن پر مختلف الزام لگائے۔ تاہم کار چوری کے علاوہ کچھ بھی ثابت نہ ہو سکا۔ یہ ایک اچھی پیش رفت ہے۔''

''وہ کیا؟'' مائیکل تصور میں اصل کہانی کی کڑیاں جوڑ رہا تھا۔

''ہمیں ویڈیو ٹیپ مل گئی ہے۔'' ہیکٹر نے انکشاف کیا۔ ''میں سمجھا تھا کہ کیمرا اوٹ گیا ہے یا توڑا گیا ہے۔ جو کچھ بھی حقیقت ہے ہم مکمل نہیں تو کچھ نہ کچھ ٹیپ پر دیکھ سکتے ہیں۔''

مائیکل سنبھل گیا۔ ''بہت اچھا کام کیا ہے تم نے مختصر وقت میں۔'' اس نے ہیکٹر کی کاوش کو سراہا۔ ''چلو دیکھتے ہیں۔'' وہ دونوں کانفرنس روم میں آ گئے۔ کانفرنس روم مائیکل کے آفس سے ملحق تھا۔

''وہاں متعدد کیمرے ہیں۔'' ہیکٹر نے کہا۔ ''یہ کیمرا ''کرائسز یونٹ'' کے باہر تھا۔ تاہم کارکردگی اچھی نہیں ہے۔''

مائیکل نے اسکرین کے بالائی دائیں کونے سے ایک ہیولا نکلتے دیکھا۔ جو تھکے پاؤں تھا۔ ٹیپ بلیک اینڈ وائٹ تھی۔ بیرونی رقبے میں روشنی کا معقول انتظام نہیں تھا۔ قد، حلیہ اور چہروں سے مائیکل نے بآسانی ناتھن کو پہچان لیا۔ ہیولے کی حرکات سے خوف عیاں تھا۔ وہ عجلت اور گھبراہٹ کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اس کا لباس، ڈھیلا ڈھالا تھا جس پر دھبے بلیک اینڈ وائٹ فلم کی وجہ سے روشنائی کے نشانات معلوم ہو رہے تھے۔ تاہم دونوں دوست جانتے تھے کہ یہ رکی کے خون کے نشانات ہیں۔

''یہاں رک جاؤ۔'' مائیکل نے ہیکٹر سے کہا۔ ''بیلی

۔ نے ریڈیو پر کہا تھا کہ اس کے جوتے موز سے اتروا دیے گئے تھے، کیا یہ معمول کی کارروائی تھی؟"

ہیکٹر نے نفی میں سر ہلایا۔ "کہا نہیں جا سکتا۔ ممکن ہے ریڈیو پر کسی خراب رویے کا مظاہرہ کر رہا ہو یا اسے مزید خوف زدہ کر رہا ہو۔"

"ٹھیک ہے، آگے چلو۔"

ہاتھن ہر قدم پر اطراف میں دیکھ رہا تھا۔ کیمرے پر نظر پڑنے پر وہ ہراساں نظر آیا اور پوری طرح گھوم گیا کہ کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا... پھر اس نے کیمرے کو دیکھا اور مائیکل کا دل بُری طرح دھڑکا۔ ہاتھن کی آنکھوں کے تاثرات واضح تھے۔ یہ تاثر مائیکل نے پہلے بھی دیکھے تھے... کہاں... کس کی آنکھوں میں؟

"اسٹل۔" وہ بلند آواز میں بولا... اور ہاتھن کا چہرہ اسکرین پر جم گیا۔ ہیکٹر، مائیکل کے قریب ہو گیا۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟" اس نے مائیکل کو دیکھا۔

"اس کے چہرے کو دیکھو، ہیکٹر دیکھو۔ اس کی آنکھیں براؤن کی جیسی ہیں۔ بالکل براؤن جیسی۔"

ہیکٹر نے بھی دیکھ لیا۔ "میں معذرت خواہ ہوں دوست۔ میں اسے آف کر دیتا ہوں۔" ہیکٹر نے کہا۔

"نہیں، ایسا نہ کرو۔" مائیکل نے مضبوط لہجے میں کہا۔ "میں سمجھا تھا کہ میں نے ماضی کو بھلا رہا ہے۔ چلنے دو، باقی ٹیپ بھی دیکھ لیتے ہیں۔"

ہیکٹر نے بہ غور مائیکل کو دیکھا اور ٹیپ دوبارہ چلا دی۔ کیمرے سے نظر ہٹا کر ہاتھن نے دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ درمیانی دروازوں کو کھولتا ہوا وہ بیرونی دروازے تک پہنچا... اسے بھی کھول کر تاریکی میں گم ہو گیا۔ ہیکٹر نے ریکارڈنگ بند کر دی۔

"کیا خیال ہے، باس؟"

مائیکل نے ٹھنڈی سانس بھری۔ "کاش میں یہ سب نہ دیکھتا۔ میرا کام اب پہلے سے مشکل تر ہو گیا ہے۔ کیا یہ ٹیپ پولیس کے پاس بھی ہے؟"

"دوست، بیبر ولی کے بچے پہلے ہی اس ٹیپ پر ٹوٹ پڑے تھے اور اسے ایک بھیانک مرڈر مووی کی شکل میں نیوز اسٹینڈز پر چلوانے کی تیاری کر رہے تھے۔"

"مجھے نہیں پتا، ہیکٹر تم کیا سوچ رہے ہو؟ لیکن میں نے جو کچھ دیکھا اس میں مجھے قاتل کہیں نظر نہیں آیا۔ سوائے ایک ہراساں، وحشت زدہ ہرن کے بچے کے۔" مائیکل افسردہ تھا۔ اسے اس معصوم کو پکڑنا تھا جس نے بیبر ولی جیسے مفاد پرست کے لیے نکلوا رہے تھے۔ وہ اپنے فرض سے روگردانی نہیں کر سکتا تھا۔ "ہیکٹر! ٹیلی فون ریکارڈ چیک کرو... کتنی بار 800 پر کال آئی، کہاں سے آئی۔ کہیں نہ کہیں کمپیوٹر نے کال پکڑی ہو گی۔ ریکارڈ ملنا چاہیے۔ تمام گفتگو کمپیوٹر سے ٹیپ کر لو۔" مائیکل نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

ہیکٹر کراہا۔ "ہمیں کورٹ آرڈر کی ضرورت پڑے گی۔ کورٹ آرڈر کے بغیر ہم ایک ریڈیو اسٹیشن کی مرضی کے خلاف نہیں جا سکتے۔"

"جانتا ہوں۔" مائیکل نے کہا۔ "ایسا کرو پہلے ریڈیو والوں کو رضاکارانہ طور پر راضی کرو۔ کوئی معقول حوالہ دو۔ جیسے ان کا یہ تعاون کمیونٹی کے لیے ایک بیش بہا خدمت ہو گی۔ وغیرہ وغیرہ۔"

"او کے، باس۔"

"اور ہاں ایک آخری بات۔ مارک بیلی کے اپنے مالی معاملات کیسے ہیں؟"

"فلاپ۔" ہیکٹر نے ایک لفظ میں جواب دیا۔

مائیکل کو اسی جواب کی امید تھی۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

☆☆☆

پانچ سال، ڈیزی نے سیکڑوں پروگرام کیے۔ سیکڑوں معروف اور غیر معروف لوگوں کے انٹرویو کیے۔ لیکن ہاتھن کے ساتھ جو پروگرام ہوا، وہ اپنی نوعیت کا واحد پروگرام تھا۔ شیشے کی دوسری جانب زمورا کی کھوپڑی بھی گھومی ہوئی تھی۔ چند کالز حیرت انگیز ہوئی تھیں۔ کال آنے پر پہلے زمورا کو نمٹنا پڑتا تھا۔ وہ نام، نمبر وغیرہ کے بارے میں معلوم کر کے پوچھتا کہ کال کرنے والا کیا چاہتا ہے۔ نام وغیرہ کے ساتھ مقصد کا مختصر خلاصہ وہ کمپیوٹر ٹرمینل کے ذریعے ڈیزی تک پہنچاتا تھا۔ وہ تمام نام وغیرہ اسکرین پر دیکھ کر خود فیصلہ کرتی کہ پہلے کس سے بات کرنی ہے۔

زمورا کے شانے پر اچانک کسی نے ہاتھ رکھا، وہ چونک کر مڑا۔ ایک آفس جونیئر اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ٹیلی فون کے پیغام کی گلابی پرچی تھی۔ اس مداخلت نے زمورا کو برہم کر دیا۔ اس نے ایک کان کا ائرپیس نکالا۔ "یہ کیا ہے؟ نظر نہیں آ رہا کہ ہم شو کے درمیان ہیں۔"

"چیف... پولیس سر۔" نوجوان ہڑبڑا گیا۔ "وہ ہاٹ لائن پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے۔"

”ان سے کہو کہ میں پروگرام ختم کر کے بات کرتا ہوں۔“

”میں نے کوشش کی تھی مگر ان کا کہنا ہے کہ انصاف کے معاملے میں رکاوٹ مت بنو۔“

”وہاٹ۔“ زمورا کے جبڑے بھنچ گئے۔ ”میں دیکھتا ہوں۔“ اس نے سرخ رنگ کا فون ہک پر سے اتارا۔

”ایجنٹ زمورا۔ ان اسپیز کیا مدد کر سکتا ہوں؟“

☆☆☆

بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کا پیٹرول مین ہیر الڈ خاسس جو ابھی تک اپنا نام نمایاں کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ شفٹ روٹین، ٹریفک ڈیوٹیز اور متفرق کام... وہ کوئی خاص پولیس والا کارنامہ سرانجام دینا چاہتا تھا۔ وہ کسی بڑے کیس میں نام روشن کرنے کا خواہش مند تھا۔

جب ہیکر اس کے پاس ماٹن بیلی کو ٹریک کرنے کا ہدف لے کر آیا تو اس نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ یہ اس کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ اگرچہ فون ریکارڈز کے ذریعے ماٹن تک پہنچنا ایک محنت طلب کام تھا۔ تاہم یہ ایک ہائی پروفائل کیس تھا۔ اس موقع کو کھونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس نے فوراً حامی بھر لی۔

تاہم اس نے غلطی کر دی اور زمورا سے بول بیٹھا کہ اگر اس نے مزید کیس میں تعاون نہیں کیا تو اسے جیل بھی ہو سکتی ہے۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ بھی جانتا تھا کہ امریکی عوام حیرت انگیز طور پر اپنے بنیادی حقوق سے نابلد ہیں۔ تاہم اس کا یہ کارڈ پٹ گیا۔ زمورا ریڈیو اسٹیشن کا پروڈیوسر تھا اور مذکورہ شو کا تعلق بھی ذیزی جیسی آفت کی پرکالہ سے تھا۔

☆☆☆

شیشے کی دوسری جانب ذیزی ذائٹ کوک کی چسکیاں لے رہی تھی۔ کمرشل چلانے کے لیے اس کے ہیڈ فون میں زمورا کی آواز آئی۔ اس کو زمورا کے تاثرات عجیب لگے۔ کمرشل اسٹارٹ کر کے اس نے پھر زمورا کو دیکھا اور ایک فون اٹھایا۔ ”کیا بات ہے؟“ وہ کچھ سنتی رہی پھر بولی۔ ”شو کے دوران میں ”ہاٹ لائن“ نہیں لینی چاہیے۔“

”کوئی پولیس والا ہے اور ہمارے فون ریکارڈز کے ذریعے ماٹن تک پہنچنا چاہتا ہے۔“ زمورا نے فوراً جواب دیا۔

ذیزی نے اتنے عرصے میں جو ذاتی ذرائع قائم کیے تھے، سب تحلیل ہو جاتے، یہ ممکن نہیں تھا۔

”اس سے کہو کہ ہمارے ریکارڈز تک رسائی ممکن نہیں ہے اور غیر قانونی بھی ہے۔“ وہ رسائی دینا بھی چاہتی تو ماٹن کی وجہ سے نہ دیتی۔ لہٰذا اس نے دوٹوک فیصلہ سنا دیا۔

”وہ کہتا ہے کہ جرم کی اعانت کے الزام میں ہمیں قانون کا سامنا کرنا پڑے گا۔“

ذیزی کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔ ”اوہ، رئیلی؟ ہم اسے بھی آن ایئر جانے دیتے ہیں لگ پتا جائے گا۔ ویسے نام کیا ہے اس کا؟“

”آفیسر خاسس۔“

پندرہ سیکنڈ کا اشتہار ختم ہو گیا تھا۔ ذیزی نے اپنا مائیکروفون آن کیا۔

”ویلکم بیک، امریکا... آپ کا پسندیدہ پروگرام۔ یہ ایک غیر معمولی شو بنتا جا رہا ہے۔ آپ لوگوں نے ماٹن بیلی کے ساتھ میری جو گفتگو سنی، ایسا لگا جیسے بھونچال آ گیا ہے۔ سامعین کی تعداد اور کالز بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ لائن پر اس وقت ہمارے ساتھ بریڈک کاؤنٹی کا پولیس آفیسر موجود ہے جو مجھے اور میرے اسٹاف کو جیل کی سیر کرانے کا ارادہ ظاہر کر رہا ہے کیوں؟ ماٹن کے معاملے میں... آفیسر سے بات کرتے ہیں کہ اس کے ذہن میں کیا ہے؟“ اس نے ایک جلتے بجھتے بٹن کو دبایا۔ ”آفیسر خاسس! تم اس وقت آن ایئر ہو؟“

معقول دورانیے تک کوئی آواز نہیں آئی۔ غالباً خاسس کو توقع نہیں تھی کہ تیز طرار ذیزی اسے شو میں گھسیٹ لے گی اور بات چیت آن ایئر سنی جائے گی۔ بالآخر ایک آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔“

”آفیسر خاسس! میں سمجھ رہی ہوں کہ تم مجھے جیل میں دیکھنا چاہتے ہو، کس لیے؟ ہر سے مجھے یہاں ریڈیو اسٹیشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔ کیا خیال ہے؟“ ذیزی نے جارحانہ آغاز کیا۔

دوسری جانب سے ایک مائل بہ شکست آواز آئی۔

”میں... میں، کیا میں ریڈیو پر ہوں؟“

”تم نے ایک ریڈیو اسٹیشن کال کی ہے آفیسر... تو ظاہر ہے اب تم کو ریڈیو پر سنا جا رہا ہے۔“ ذیزی ہولے سے مسکرائی۔ اس نے بآسانی محسوس کر لیا کہ آفیسر پچھلے قدم پر چلا گیا ہے۔

”میں معذرت خواہ ہوں۔ میرا خیال تھا کہ ہم

پرائیویٹ گفتگو کرلیتے۔"

جواباً زیزی کی آواز میں مخصوص کھلنڈرا پن شامل ہو گیا۔ "میرے پروڈیوسر نے مجھے بتایا تھا کہ تم اس پروگرام کے نکلی فون ریکارڈز میں دلچسپی رکھتے ہو تا کہ ناظمین بیلی تک رسائی حاصل کرسکو۔ ٹھیک کہہ رہی ہوں؟"

"ہاں، آں... ایسا ہی خیال تھا میرا۔" تھامس کی آواز میں ٹالنے کا تاثر تھا۔ کم از کم زیزی خوب لطف اندوز ہوئی۔

"کیا یہ ٹھیک ہے کہ تم نے پروڈیوسر کو انکار کی صورت میں فرد جرم عائد کرنے کی دھمکی دی تھی؟" زیزی کی بے باک چیش قدمی جاری تھی۔

"میں سمجھتا ہوں کہ میرا مطلب کچھ اور..." تھامس کا لہجہ واضح طور پر ٹوٹتا ہوا لگ رہا تھا۔

زیزی نے اس کی بات کاٹی۔ "میں سمجھ رہی ہوں... کیا تم یہ بتانا پسند کرو گے کہ آئین اور قانون ہمیں جو تحفظ اس معاملے میں دیتا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟" زیزی ڈھیل دینے پر آمادہ نہیں تھی۔ دوسری جانب خاموشی تھی۔

"آفیسر تھامس کیا میں سیدھی صاف بات پسند کرتی ہوں کہ تم نے مجھے جو دھمکی دی ہے وہ تمہارے لیے مسئلہ بن سکتی ہے یا تم لطف کھیل رہے ہو یا تمہیں ذرا در ہے ہو؟"

عوام میں وہ ایسے ہی "جنگلی بلی" کی شہرت نہیں رکھتی تھی۔ تھامس کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ "بلی" نے نہ صرف اس کو بلکہ پورے ڈپارٹمنٹ کی ساکھ کو اتنا خطرے میں ڈال دیا تھا۔ وہ بھی لاکھوں افراد کے سامنے، چند منٹ قبل وہ پُراعتماد تھا اور سہانے خواب دیکھ رہا تھا اور اب اسے اپنا کیریئر ڈوبتا ہوا دکھائی دے رہا تھا... اس نے فون پٹخ دیا۔

زیزی نے کلک کی آواز سنی اور زمورا کی جانب فاتحانہ انداز میں دیکھ کر مسکرائی۔ پھر مائیک کے قریب منہ کر کے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ "رابطہ منقطع کرنا کوئی جواب نہیں ہے، کیا خیال ہے سامعین کا؟... ہمیں ایک اشارہ مل گیا ہے آپ اسے پیغام بھی کہہ سکتے ہیں۔"

☆☆☆

"لائل پوائنٹر" کی شہرت "ہٹ مین" کی تھی۔ اسے یہ پسند بھی تھا۔ اس کا قد پانچ فٹ گیارہ انچ تھا۔ خاصا بھاری بھرکم بھی تھا... وہ کسی نئی ولن کی طرح خوفناک نہیں تھا لیکن جیسا بھی تھا اس کی شخصیت میں کوئی وحشت ناک بات تھی۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک بظاہر اسمارٹ اور حسِ مزاح رکھنے والا شخص تھا۔ اس کے کاروبار میں کم از کم حسِ مزاح کی خوبی تو مفقود ہی تھی۔ اس نے ایک جدوجہد کے بعد اپنی ساکھ بنائی تھی جس میں حیوانی درندگی کا نمایاں دخل تھا اور اس کے جاننے والے بلکہ اجنبی بھی اس کی اسمارٹ شخصیت کے باوجود اس سے ڈر کر بات کرتے تھے۔

پوائنٹر مسٹر سلیٹر کے لیے کام کرتا تھا۔ سلیٹر کے لیے پوائنٹر سے بڑھ کر کوئی وفادار نہیں تھا۔ سلیٹر کے احکامات پر جس خوبی اور صفائی سے پوائنٹر عمل کرتا تھا، اس جیسا کوئی دوسرا نہیں تھا۔ سلیٹر کا ہر حکم ایک نسبت کی طرح تھا جس میں غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔

پوائنٹر اپنے باس سے اکثر سنتا تھا کہ "ہر آدمی کو دوسرا موقع ملنا چاہیے، لیکن نمبر ا نہیں۔"

آج پہلی بار پوائنٹر دوسرا موقع حاصل کرنے جارہا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ پوائنٹر کی جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو سلیٹر خود ہی اپنے "دوسرے چانس" کے قول کو غلط ثابت کر دیتا۔

تین گھنٹے قبل پوائنٹر نے سلیٹر کو بھرپور عالمِ طیش میں دیکھا تھا۔ پوائنٹر کو دوسرا موقع اس کی وفاداری (جو کسی پالتو کتے کی طرح تھی) اور برسوں کی بے داغ کارکردگی کی وجہ سے مل گیا تھا۔

سلیٹر سے ملاقات کے بعد پوائنٹر عجلت میں وہاں سے رخصت ہوا۔ اس کے اندر غصہ پل رہا تھا۔ اس نے ماضی میں بڑے مشکل ہدف صفائی سے اڑائے تھے اور اب ایک بچے نے اسے سلیٹر کے سامنے ذلیل کر دیا تھا بلکہ پوائنٹر کی زندگی کو بھی خطرے میں ڈال دیا تھا۔

مارک بیلی اور اس کے بھتیجے کا معاملہ قابو سے باہر ہو گیا تھا اور پوائنٹر کے سر پر خون سوار تھا۔ اس نے مارک کے منصوبے کو زیادہ غور سے نہیں سنا تھا۔ نہ اس کی ضرورت تھی کیونکہ تمام عناصر اپنی جگہ فٹ تھے۔ اندرونِ خانہ ایک گارڈ، ایک بچہ اور چھوٹا سا کرایہ آخر یہ سب کیونکر ہو گیا؟

پندرہ منٹ میں اسے سب معلوم ہو جاتا تھا۔

☆☆☆

تیس منٹ قبل مارک بیلی نے اپنی کھٹارا گاڑی "بلی بیلنا ٹیورن" میں فاصلے پر پارک کی، پارکنگ ایریا تقریباً سنسان ہی تھا۔ وہ انتظار کرتا رہا اور احتیاط سے اطراف کا جائزہ لیتا رہا۔

"پُرسکون رہو، مارک۔" اس نے خود سے کہا۔ "وہ تم کو قتل نہیں کر سکتے۔ کم از کم اس وقت نہیں... تمہارے بغیر ان کے ہاتھ کچھ نہیں آ سکتا۔"

جب صبح پوائنٹر کی کال آئی تھی۔ جب سے وہ درجنوں بار خود کو اس بات کا یقین دلا چکا تھا۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اتنا معمولی اور سیدھا سادہ منصوبہ ایسا بدنما موڑ کاٹے گا۔ اسے کئی بار خیال آیا کہ ورجینیا سے نکل جائے بلکہ ملک سے نکل جائے۔ تاہم وہ جانتا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ حل ایک ہی تھا کہ رقم سیلنجر کو مل جائے اور یہ ڈیل ختم ہو جائے۔

بلی بلی ٹیورن ایک ایسا علاقہ تھا جو ورجینیا کے نواح میں واقع تھا۔ جہاں خفیہ منصوبے اور ترکیبیں تراشی جاتی تھیں۔

خاصا انتظار کر کے مارک گاڑی سے اُترا اور بار کی طرف چل پڑا۔ وہ بار کے دروازے پر رک گیا۔ اب بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ بھاگ چلو لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔ ایک جھوٹ تھا۔ دیر تو اسی وقت ہو گئی تھی جب اس نے پہلی بار پوائنٹر سے رابطہ کیا تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور بار میں داخل ہو گیا۔ بغیر کھڑکی کے اندرونی ماحول نے وقتی طور پر اسے اندھا کر دیا۔ مارک کچھ دیر تک دروازے میں کھڑا رہا۔

"کون ہو تم؟" ایک آواز آئی۔

"مارک بیلی! مجھے پوائنٹر سے ملنا ہے۔"

آگے کوئی سوال جواب نہیں ہوا۔ مارک نے کونے کی ایک میز سنبھال لی اور بیئر کا آرڈر دے دیا۔

ٹیورن میں سگریٹ، پسینے اور مختلف شرابوں کی ملی جلی بو موجود تھی۔ مارک کی آنکھیں کافی حد تک ماحول کی عادی ہو گئیں تو اس نے بار کو کھنگالا۔ اس کو اور بار ٹینڈر کو ملا کر تین آدمی اور تھے۔

مارک کو کچھ انتظار کرنا پڑا تھا۔ وہ اپنے خیالات میں ڈوبا ہوا تھا۔ پتا ہی نہیں چلا پوائنٹر کب اور کہاں سے آ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ کوئی تمہید باندھے بغیر اس نے کہا۔

"تم نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی۔" اس کی آواز میں غصے کی آمیزش بھی تھی۔ "تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم سنبھال لو گے لیکن معاملہ بگاڑ کر رکھ دیا۔"

مارک کی پیشانی پر آبی موتی ابھر آئے۔ وہ پوری تیاری سے آیا تھا۔ وضاحتیں اور وجوہات، یکدم وہ سب بھول گیا۔

"مارک! میری طرف دیکھو۔" پوائنٹر نے نرمی سے کہا۔ "صبح میری سیلنجر سے بات ہوئی تھی۔ وہ شدید برافروختہ ہے اور تم جانتے ہو کہ جب وہ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟"

مارک لرز اٹھا۔ "نہیں، نہیں... میں نہیں جانتا... مم... مم... میرا خیال ہے..."

پوائنٹر آگے کی جانب جھکا۔ اس کے منہ میں چیونگم تھی۔ "مارک! وہ تم سے نہیں مجھ سے ناراض ہے۔ سخت غصے میں ہے کہ میں اتنا احمق تھا کہ تمہارے "فول پروف" منصوبے پر یقین کر لیا کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں لڑکا گارڈز کے ہاتھوں بہ آسانی مارا جائے گا۔"

"دیکھو پوائنٹر، مجھے وضاحت کرنے دو۔"

پوائنٹر نے اسے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔ "اس نالائق گارڈز کی ناکامی کے بعد تم نے خود کو شراب میں ڈبو دیا؟"

مارک نے سر ہلایا اور گہری سانس لی۔ "تم سمجھ رہے ہو کہ تم نے کوئی غلطی نہیں کی؟"

"نہیں۔" مارک نے کہا۔ وہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا تاہم لاحاصل تھا۔ وہ اب تک زندہ تھا تو اس کی واحد وجہ پھنسے ہوئے لاکھوں ڈالر تھے۔

"دیکھو مارک! اگرچہ مجھے یہ اچھا نہیں لگے گا لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ اگر میں مسٹر سیلنجر کو بتاتا ہوں کہ بھاری رقم حاصل کیے بغیر مارک کو مارنے کا کیا فائدہ؟ ہمیں اسے ایک موقع اور دینا چاہیے تو بتاؤ مجھے کیا جواب ملے گا؟"

پوائنٹر نے مارک کی گردن پکڑ لی اور اس کا چہرہ اپنے قریب کر لیا۔ دونوں کے چہروں میں چند انچ کا فاصلہ تھا۔ "سیلنجر... جواب... دے گا۔" پوائنٹر نے الفاظ چبائے۔ "میری عزت اور ساکھ پیسے سے زیادہ اہم ہے۔ وہ مجھے تمہارے قتل کے احکامات جاری کر دے گا۔" پوائنٹر کی قاتل آنکھیں مارک کی آنکھوں کو چھید رہی تھیں۔ وہ مارک کی گردن چھوڑ کر کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔ "لیکن میں اسے قائل کروں گا کہ اگر تمہارا بھتیجا ہلاک ہو جاتا ہے اور وہ رقم ہمیں مل جاتی ہے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے بصورت دیگر تم خود کو مردہ خیال کرو۔"

مارک کو امید کی کمزور سی کرن نظر آئی۔ "مجھے ایک موقع درکار ہے۔"

درمیان میں سکوت کا وقفہ آیا اور مارک کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

"ایک اور بات۔" پوائنٹر دوبارہ گویا ہوا۔ "بلکہ دو باتیں... پہلی بات تمہارا حصہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ وہ ملین مسٹر سیلنجر کے ہیں۔ 2 ملین اور شامل کر لو جو میرے تمہارے اوپر واجب الادا ہیں... پھر تمہارے لیے کیا بچے گا؟" وہ

بولا۔ ”کل 4.5 ملین بنتے ہیں۔“

مارک نے اعتراض کرنا چاہا تاہم اس کا حلق خشک ہو گیا۔ ”میں 1/2 ملین سے کام چلا لوں گا۔“

پوائنٹر ہنس پڑا۔ ”اب دوسری بات کی طرف آتے ہیں۔ اس نے پھرتی سے ہولسٹر سے پسٹل برآمد کیا۔ پسٹل کی نال مارک کی دائیں آنکھ سے ایک انچ نیچے تکی تھی۔ پوائنٹر کرسی کھسکا کر کھڑا ہو گیا۔

”دایاں ہاتھ استعمال کرتے ہو؟ یا کھبے ہو؟“

”بایاں ہاتھ۔“ مارک نے لرزتے ہوئے جواب دیا۔ پوائنٹر نے قلم اور ایک کاغذ کا ٹکڑا اس کے حوالے کیا۔

”اپنے دستخط دکھاؤ ذرا۔“

”میں معذرت خواہ ہوں، پوائنٹر۔“ مارک نے التجا کی۔ ”میری غلطی ہے۔ مم... م... میں دایاں ہاتھ استعمال کرتا ہوں۔“

”دایاں ہاتھ میز پر رکھ دو۔“ پوائنٹر نے حکم دیا۔ اس کی آنکھوں کا رنگ بدل گیا۔ نیم تاریکی میں مارک نے قاتل آنکھوں کی شیطانی چمک دیکھ لی تھی۔

تاہم اس کے پاس حکم کی تعمیل کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہیں تھا۔ میز پر رکھا اس کا دایاں ہاتھ بری طرح لرز رہا تھا۔ اس کے اعصاب ٹوٹ گئے۔ وہ باقاعدہ سسک رہا تھا اور آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے۔

پوائنٹر نے اس کی پہلی انگلی مٹھی میں جکڑ لی۔ دائیں ہاتھ کی انگلی توڑنے میں پوائنٹر نے پانچ سیکنڈ لیے۔

مارک کا پورا جسم بل کھا رہا تھا۔ اذیت کی لہر دوڑتی ہوئی شانے تک گئی۔ پوائنٹر نے مخصوص تکنیک کے ذریعے دوسری انگلی بھی توڑ دی۔

اصولاً پوائنٹر نے مارک کو ختم کرنا تھا لیکن اس نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ جب اس نے ٹوٹی ہوئی انگلیوں کو جھنجھوڑا تو مارک کی چیخیں نکل گئیں اور وہ کرسی سے پھسل کر گندے فرش پر جا پڑا۔ اس کے ہاتھ پر ورم چڑھنے لگا تھا۔ پوائنٹر نے منجھم واپس جیکٹ کے نیچے ہولسٹر میں رکھ لیا۔

”مسٹر مارک بیلی! تمہارے ساتھ کاروبار میں مزہ آیا۔ ضرورت پڑنے پر ہی تمہیں کال کریں گے۔“ وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی ہوا ہو گیا۔

☆☆☆

ناتھن بیلی، اجنبی مکان میں مزے کر رہا تھا۔ اس وقت وہ اسٹار ز بک کو دوبارہ چلا کر دیکھ رہا تھا۔ بریک میں اسے اپنا چہرہ پھر نظر آیا۔ ناتھن کو لگا کہ وہ شہرت کے ساتھ ساتھ کسی ایڈونچر سے گزر رہا ہے۔

اس نے ٹی وی بند کر دیا۔ وہ غیر معینہ مدت تک یہاں نہیں رک سکتا تھا۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟ وہ اتنا جانتا تھا کہ اس کی پہلی ترجیح JDC سے زیادہ سے زیادہ دور چلے جانا ہے۔

اس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے؟ وہ سوچ رہا تھا کہ کچی پکی ڈرائیونگ تو وہ کر سکتا ہے۔ یہ بھی اس کی خوش قسمتی تھی کہ اسے ایک بہترین پناہ گاہ بغیر کسی تگ و دو کے مل گئی تھی۔ حتیٰ کہ گیراج میں ایک سرخ رنگ کی بی ایم ڈبلیو کنورٹیبل بھی موجود تھی۔

اس نے گیراج میں پہنچ کر کار کا جائزہ لیا۔ اس کے پیر بمشکل پیڈل تک پہنچ رہے تھے۔ تاہم کھینچ کھانچ کر کام چل سکتا تھا۔

☆☆☆

اس روز کے شو پر زبزی کاد ہنٹر کو ان گنت فون کالز اور فیکسز مل رہے تھے۔ لوگ بے قرار تھے، مزید کچھ جاننے کے لیے۔ مارننگ ٹاک شوز کے تین نیٹ ورکس زبزی کے انٹرویو کے خواہش مند تھے۔ تاہم صرف ”گڈ مارننگ امریکا“ سے دعوت لیموزین کے ہمراہ آئی تھی۔ یہ دعوت واشنگٹن کے اسٹوڈیو کی تھی۔ زبزی کو وہاں جانا تھا۔

زسورا ابھی خوابوں کی دنیا میں پہنچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نے اسے ہڑبڑا دیا۔ دوسری گھنٹی پر اسے احساس ہوا کہ یہ زبزی کی نجی لائن تھی اور لگ رہا تھا کہ وہ وصول نہیں کرے گی۔ چنانچہ تیسری گھنٹی پر اس نے ریسیور کان سے لگا لیا۔ اور دوسری جانب آواز سنتے ہی پوری طرح بیدار ہو گیا۔ وہ آواز زارف مین کی سیکریٹری کی تھی۔

”مسٹر زارف، زبزی کا رہنٹر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔“

”ایک منٹ، پلیز۔“ زسورا نے جواب دیا۔ رونالڈ زارف مین، اومیگا براڈ کاسٹنگ کا پریذیڈنٹ تھا۔ اومیگا کا صدر دفتر نیویارک میں تھا۔

تین منٹ بعد زبزی زارف کی سیکریٹری سے ہمکلام تھی۔

”برائے مہربانی، مسٹر زارف کا انتظار کیجیے۔“ سیکریٹری نے کہا۔

زسورا بھی چھوٹے سے آفس میں موجود تھا۔ بے قرار اور بے چین۔

”ہیلو ڈیزی! دس از رانلڈ ڈارف مین۔“ اس کی آواز دوستانہ تھی۔ ”کیسی ہو؟“

”ٹھیک ٹھاک، استفسار کا شکریہ۔“ اس نے جواب دیا۔ ”شو بہت اچھا جا رہا ہے۔“

”میں اتفاق کرتا ہوں۔“ ڈارف مین نے کہا۔ ”درحقیقت مجھے آج سننے کا موقع ملا۔ میری مصروفیات حارج ہوتی ہیں تم خیال مت کرنا۔“

”ہاں، میں سمجھ سکتی ہوں۔“ ڈیزی نے ہلکا سا تناؤ محسوس کیا۔

”اس لڑکے ٹامپن کے بارے میں، میں تمہاری رائے جاننا چاہتا ہوں۔“

”اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں لڑکے کی بات پر یقین رکھتی ہوں تو مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ واقعی بات ایسے ہی ہے۔“

”یعنی تم اس کی باتوں کو سچ تسلیم کرتی ہو؟“

”یقیناً۔“

”کوئی خاص وجہ، جبکہ عام لوگوں کی رائے مختلف ہے۔“

”جناب! ادب سے کہوں گی کہ ایسی رائے رکھنے والوں نے ہم کو فون نہیں کیا۔“

”مجھ پر بھروسا رکھو۔ ایسے لوگ ہیں اور ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کی ورد یوں پر تمغے لگے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تم وہ وجہ بتاؤ گی کہ جو تمہیں لڑکے کے بیانات کو سچ تسلیم کرنے پر مجبور کر رہی ہے؟“

ایک ایسے شخص کے سامنے جو 700 ملین ڈالر کی کارپوریشن کا مالک ہے، . . . یہ ”چھٹی حس“ یا ”ذاتی احساسات“ کا حوالہ دے سکتی ہے۔ مناسب الفاظ کی تلاش میں ڈیزی نے وقفہ لیا۔

”تھینک یو نام۔“ رونالڈ ڈارف مین نے کہا۔ یعنی وہ گفتگو جاری رکھنا چاہ رہا تھا۔

بہرحال کسی نہ کسی طرح ڈیزی نے اسے کسی حد تک مطمئن کر دیا۔ اس نے دو باتوں پر زور رکھا۔ اول اپنا تجربہ۔ (ڈاکس ریڈنگ)، دوم تجربے کے حق میں ماضی کی چند تسلیم شدہ مثالیں۔

☆☆☆

ڈاکٹر شینڈ بیکر نے اپنے نئے مریض کے ایکسرے کلپ میں لگائے۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ اس نے نرس کو کہا۔ یہ کیس سب سے آخر میں لگا دو۔

عام طور پر ایکسرے جیسی ورم میں ٹوٹی ہوئی انگلیوں کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی لیکن اس مریض کا معاملہ بالکل علیحدہ نوعیت کا تھا۔ ڈاکٹر نے اسکرین پر ایکسرے شیٹ کے مطالعے سے جو نتیجہ اخذ کیا، وہ عام حادثات سے مختلف تھا۔ انگلی عام انداز میں نہیں ٹوٹی تھی۔ ڈاکٹر کو یقین تھا کہ مریض شدید اذیت کا شکار ہوا ہے۔ شاید اس کا کسی سے جھگڑا ہوا تھا۔

ڈاکٹر شینڈ نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل اور نرم رکھا جب وہ پہلی بار بیڈ نمبر 4 پر پہنچا۔

”کیا حال ہیں مسٹر بیلی؟ میں ڈاکٹر بیکر ہوں، میں نے تمہارا چارٹ دیکھا ہے۔ تمہارے ساتھ حادثہ پیش آیا ہے اور ہاتھ زخمی ہے۔“ ڈاکٹر نے کہا۔ ”کیا . . .

مارک نے چند سیکنڈ تک ڈاکٹر کے چہرے کا جائزہ لیا پھر بائیں ہاتھ کے سہارے سے دایاں ہاتھ رجسٹرے سے آگے بڑھایا۔

”بہت تکلیف ہے، ڈاکٹر۔“

”یقیناً، ہو گی۔“ ڈاکٹر نے اتفاق کیا۔ ”میں نے ایکسرے دیکھا تھا، کیا حادثہ پیش آیا تھا؟“

”میں گاڑی کے بریک ٹھیک کر رہا تھا۔ اچانک جیک سلپ کر گیا۔“ مارک نے کہا۔ ”میں عجلت میں تھا۔“

ڈاکٹر مسکرایا۔ وہی پرانی کہانی، وہ سمجھ گیا کہ مریض جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کے تجربے اور ایکسرے کے مطابق یہ انگلیاں قصداً توڑی گئی تھیں، کس نے توڑی تھیں؟ کیوں توڑی تھیں؟ بہرحال جو بھی تھا، وہ اپنے کام میں ماہر تھا۔

”تو تمہارا ہاتھ وھیل کے نیچے آ گیا تھا؟“ ڈاکٹر نے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پلٹ کر دیکھا۔

”جی ہاں۔“ مارک نے کہا۔ اس کے جسم میں تناؤ آ گیا اور وہ تکلیف کے ڈر سے ہاتھ واپس لینا چاہ رہا تھا۔

ڈاکٹر شینڈ نے مریض کی بے کلی محسوس کر لی اور نرمی سے مسکرایا۔ ”گھبرائیے نہیں۔ آپ کو تکلیف نہیں ہو گی۔“

مارک نے اطمینان کی سانس لی مگر ڈاکٹر کے اگلے سوال نے اسے چونکا دیا۔

”کسی نے تمہیں زخمی کرنے کی کوشش تو نہیں کی؟“

مارک نے ہنسنے کی اداکاری کی۔ ”کوئی اور نہیں، وہ میں خود تھا۔“

”تمہارا پورا ہاتھ بچ گیا۔ صرف دو انگلیاں . . .“

ڈاکٹر نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

مارک کو احساس ہوا کہ اس کی کہانی میں جھول ہے۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں... شاید یہ خوش قسمتی تھی۔“

ڈاکٹر نے بغور مریض کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کی... ”میری پیشہ ورانہ رائے ہے کہ کسی نے تمہاری انگلیاں قصداً توڑی ہیں۔“

”کیا تم سمجھ رہے ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں؟“

ڈاکٹر شبڈ چند ثانیے تک بغور اسے دیکھتا رہا۔ ”یقیناً تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو گے۔“ شبڈ نے سوچا کہ یہ تمہارا ہاتھ ہے تمہاری زندگی ہے۔ ”میں نے اپنا کام کرلیا ہے اب آرتھوپیڈک کا کام ہے۔ تم آرام کرو۔ میں وقت پر رابطہ کروں گا۔“ ڈاکٹر شبڈ وہاں سے ہٹ گیا۔

☆☆☆

دس بج رہے تھے۔ تاریکی نے چادر کھول دی تھی۔

ناتھن نے اپنے اجنبی میزبانوں کے نام ایک خط چھوڑا اور کچن سے گیراج میں آ گیا۔ نئی مسافت اور نئی منزل کی تلاش میں اس نے پچھلے دروازے بند کر دیے تھے۔ بظاہر قسمت اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ اسے مکان میں ایک نقشہ بھی ملا تھا۔ تاہم سڑک پر آنے کے بعد اسے پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اور اسے کدھر کا رخ کرنا چاہیے۔

سوچنے کے بعد بالآخر اس نے دائیں سمت کا رخ کیا۔ بیس منٹ بعد اسے غلطی کا احساس ہوا۔ وہ کیپٹن ہال پارک روڈ پر تھا۔ جہاں سے مارک بیلی کا گھر زیادہ دور نہیں تھا۔ البتہ اگر وہ یہاں سے روٹ 66 سیدھا پکڑتا تو روٹ 81 تک پہنچ جاتا۔ وہاں سے شمال کی سمت کینیڈا کی سرحد تھی۔

گاڑی اس کے قابو میں تھی۔ ناتھن کی کوشش تھی کہ گاڑی کی چال رواں رہے۔ تقریباً 15 منٹ بعد اس نے محسوس کیا کہ ٹریفک دھیما ہوتا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ گاڑیاں رک گئیں۔ فاصلے پر شب کی سیاہی میں نیلی روشنی جگمگا رہی تھی۔ ناتھن کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ شاید کوئی ایکسیڈنٹ ہو۔

ٹریفک رینگتا رہا پھر ناتھن کی خوش فہمی دور ہو گئی۔ ایکسیڈنٹ نہیں، وہ ”روڈ بلاک“ تھا۔ ابھی تک کسی نے اس کی جانب دھیان نہیں دیا تھا۔ وہ ناکے پر آن پہنچا تھا۔ پولیس والے فلیش لائٹس کے ذریعے چھان بین کر رہے تھے۔

”خود کو قابو میں رکھو۔“ اس نے خود کو تسلی دی۔ بن یہ راست وہ جو منصوبہ بندی کرتا رہا تھا، سامنے کا منظر اس کے قطعی برعکس تھا۔ خاصا ڈراؤنا۔

ناتھن جس جانب تھا وہاں 23 گاڑیاں اور دو موٹر سائیکلیں اس کے اور ناکے کے درمیان حائل تھیں۔

ناتھن کی ہتھیلیوں سے پسینا پھوٹ پڑا اور ٹانگیں لرزنے لگیں۔ وہ خاموشی سے دل ہی دل میں خدا کے سامنے گڑگڑانے لگا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

کار چیکنگ کا کوئی اصول نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ اندازے سے کسی بھی گاڑی کو روک لیتے تھے۔

اب آٹھ گاڑیاں درمیان میں حائل تھیں۔ پولیس نے تین گاڑیوں کو جانے دیا اور چوتھی کو روک لیا... پھر دو گاڑیاں رہ جاتیں جبکہ تیسری میں وہ خود تھا۔ بدحواسی نے ناتھن کو تقریباً جکڑ لیا تھا۔ عالم وحشت میں ناتھن نے اگلی گاڑی کو بغور دیکھا پھر اس کا نمبر تھا۔ اس نے سوچنے کی کوشش کی۔ پولیس والے ظاہر ہے پیدل تھے۔ ناتھن نے فیصلہ کیا کہ نظر ملتے ہی وہ کار بھگا لے جائے گا۔ اس کے علاوہ اس کی سمجھ میں کوئی اور ترکیب نہیں آئی۔

آفیسر اگلی کار میں خصوصی دلچسپی لے رہا تھا۔ اس کی فلیش لائٹ گاڑی کے اندرونی حصے میں چکرا رہی تھی۔ پھر پورے تیس سیکنڈ تک وہ ڈرائیور سے بات کرتا رہا۔ الفاظ ناتھن کی سماعت تک نہیں پہنچ رہے تھے تاہم اس نے دیکھ لیا کہ معاً گفتگو کی گرمی میں تبدیلی ہو رہی ہے۔

آفیسر نے ڈرائیونگ سائڈ کا دروازہ کھول دیا اور ڈرائیور کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔ ڈرائیور نے شرافت سے باہر آ کر دونوں ہاتھ کار کی چھت پر رکھ دیے۔

آفیسر نے ایک ہاتھ میں ہتھکڑیاں سنبھالیں اور دوسرے ہاتھ سے ناتھن کی کار کو گھوم کر آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اس موڑ پر سیکنڈ کے دسویں حصے میں دونوں کی نگاہ ٹکرائی۔ یہ نگاہ کے تصادم کا انتہائی قلیل وقفہ تھا۔

اگر آفیسر کی آنکھوں میں کوئی تاثر ابھرا بھی تھا تو وہ فوراً ہی غائب ہو گیا۔ کیونکہ اس کے قیدی نے احتجاج کرنا شروع کر دیا تھا اور اس کے ساتھ الجھ پڑا۔

ناتھن نکلتا چلا گیا۔ حلق میں دھڑکتا ہوا دل اور پیٹ اپنی جگہ پر جا رہا تھا۔ کئی میل آگے جانے کے بعد اسے یقین آیا کہ وہ ناکے سے بچ نکلا ہے۔ تشکر مندی کے احساسات اس کے تصور میں جگہ بنا رہے تھے۔ اس نے ایک بار پھر نامساعد صورت حال کو شکست دی تھی۔

ہر گزرتا ہوا پل اسے آزادی سے قریب تر کر رہا تھا۔ اس کا مستقبل اس کے سامنے پھیلا ہوا تھا۔ وہ نئے سرے سے آغاز کرے گا جہاں ماضی کی کوئی جھلک نہیں ہو گی۔ انکل مارک، ورکی، پولیس، جج، کوئی اس کی زندگی میں دخل دینے والا نہیں ہوگا۔

کھڑکیاں بند تھیں۔ اے سی فل پر تھا۔ ریڈیو سے موسیقی خارج ہو رہی تھی۔ آزادی کا یقین اور احساس فتح اس کے حواس پر چھا رہا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر نعرہ لگایا۔ ”یس۔“

☆☆☆

مونیکا مائیکل نے کروٹ لی، معاً اسے احساس ہوا کہ اس کا شوہر بستر پر نہیں ہے۔ وہ فوراً ہی بیدار ہو گئی۔ ڈیجیٹل گھڑی میں ساڑھے تین کے ہندسے جھلملا رہے تھے۔ وہ کہنی کے بل اٹھ گئی۔ اس کی سماعت کچھ سننے کی کوشش کر رہی تھی لیکن گھر میں مکمل سناٹا تھا۔ وہ مائیکل کے بارے میں فکر مند تھی۔

آج وہ دوسری مرتبہ اچانک غائب ہوا تھا۔ کوئی چیز اسے اندر سے کھا رہی تھی اور اس نے اپنی پریشانی کو ابھی تک بیوی سے شیئر نہیں کیا تھا۔ مونیکا نے غصہ اور غم دونوں محسوس کیا۔ ان کا بیٹا براؤن نو ماہ قبل ایک حادثے میں اس جہان فانی سے چلا گیا تھا۔ مونیکا اور اس کی بیٹی غم و اندوہ کی اذیت جھیلنے کے لیے تیار رہ گئے۔

مائیکل نے اب تک ایک آنسو نہیں بہایا تھا۔ وہ ہر قسم کی مشکل سے تنہا نمٹ رہا تھا۔ مونیکا کی خواہش تھی کہ وہ آپس میں شیئر کریں، ایک دوسرے کا غم بانٹیں، تاہم اب دیر ہو گئی تھی۔ مائیکل بظاہر معمول کی دنیا میں لوٹ آیا تھا۔

وہ گاؤن لپیٹ کر بستر سے اتر آئی۔ عام طور پر شب بیداری کی صورت میں مائیکل ٹی وی کے ہمراہ ہوتا تھا۔ تاہم وہ نہیں تھا۔ ٹی وی بند پڑا تھا۔ مونیکا فکر مند ہو گئی۔ اس نے خاموش گھر میں دھیرے سے پکارا۔ ”مائیکل؟“ کوئی جواب نہیں ملا۔

پھر اس نے سامنے پورچ میں حرکت محسوس کی اور دروازہ کھلتے دیکھا۔ ”کیا بات ہے، ہنی؟“ مونیکا اس کے قریب ہو گئی۔ مائیکل ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔ ہاتھ میں اسکاچ کا گلاس تھا۔ وہ ایک طرف بیٹھ گیا۔

”کچھ نہیں۔“ وہ بولا۔ ”تم پریشان مت ہو۔ مجھے کچھ مسئلے نمٹانے ہیں، تمہیں آرام کرنا چاہیے۔“

”مجھے بتاؤ، آخر تمہارے اندر کیا چیز پک رہی ہے؟“ مونیکا نے انگلیوں سے اس کی کنپٹی سہلائی۔ ”تم نے وعدہ کیا تھا کہ پھر کبھی تم مجھے بے خبر نہیں رکھو گے۔“

مائیکل نے ایک گہری سانس لی۔ پھر رک رک کر بولا۔ ”مجھے... کچھ پریشانی ہے... وہ... ناتھن بیلی کے سلسلے میں۔“ اس نے بیوی کو JDC کی ویڈیو کے بارے میں بتایا کہ ناتھن کی آنکھیں، براؤن کی ہیں... بلکہ وہ براؤن ہی ہے۔

مونیکا کے دل میں غم کی لہر اٹھی۔ ”تمہارا مطلب ہے وہ براؤن جیسا ہے؟“

”ہاں۔“ مائیکل نے گہری سانس لی۔ ”اور مجھے اسے پکڑنا ہے۔ جبکہ اصل معاملہ واضح طور پر کچھ اور ہی ہے۔“

”یہ بات ہے۔ او ہنی، میں معذرت خواہ ہوں۔ میں کیا کیا سوچتی رہی۔“ مونیکا نے اطمینان محسوس کیا۔ اس کی الجھن دور ہو گئی تھی۔ ”کبھی کبھی تمام بچے ایک طرح دکھائی دیتے ہیں۔“ مونیکا نے مسکرانے کی کوشش کی۔

”شاید۔“ مائیکل نے کہا۔ ”لیکن یہ زیادتی ہے کہ ناتھن کو بچوں کی جیل نما جگہ پر پھینک دیا جائے۔ تمہیں پورے حالات کا علم نہیں ہے۔ دو سال میں ناتھن نے ہر شے کھو دی ہے۔ اتنی کم عمری میں۔ غالباً ایک سال میں، میں نے بھی بہت کچھ کھو دیا ہے۔“ مائیکل نے پہلی بار براؤن کی جدائی کا اشارہ دیا اور مونیکا کی آنکھیں بھر آئیں۔

اسے وہ لمحہ یاد آیا جب ہیکر نے آکر بذات خود براؤن کے بارے میں اندوہناک اطلاع دی تھی۔ مونیکا نے اپنے شوہر کا چہرہ دیکھا۔ وہ اندر سے رفتہ رفتہ مر گیا تھا۔

مائیکل میں بے پناہ ٹیلنٹ تھا۔ اس کی متنوع دلچسپیاں تھیں۔ تاہم براؤن اس کی زندگی تھا۔ براؤن کی وجہ سے مائیکل جوان تھا۔

اکتوبر کا وہ منحوس دن، جب وہ ایک ناگہانی ٹریفک حادثے میں جانبر نہ ہو سکا۔ بظاہر سب کچھ پہلے جیسا تھا لیکن مائیکل کے اندر کوئی چیز تبدیل ہو گئی تھی... وہ اور اس کی بیوی دونوں جانتے تھے کہ اب وہ پہلے جیسا کبھی نہیں بن سکتا۔

مائیکل کی آنکھوں کا تاثر، مونیکا کے ذہن میں ان بدترین دنوں کی یاد جگا گیا۔ وہ دن جو براؤن کی موت کے بعد آئے تھے... اذیت ناک، درد و غم میں ڈوبے ہوئے۔

”یہ انصاف نہیں ہے۔“ کافی دیر بعد مائیکل بڑبڑایا۔ دونوں اپنی سوچوں میں غلطاں تقریباً ایک گھنٹے تک خاموش بیٹھے رہے۔

مونیکا نے مائیکل کا ہاتھ تھام لیا۔ میتوں سے رکا غم کا پانی مائیکل کی آنکھوں سے تڑپ کر آزاد ہوا اور رخساروں پر رینگنے لگا۔ مونیکا نے کن انکھیوں سے دیکھا تاہم شفاف پانی کو صاف کرنے کی کوشش نہیں کی۔ خود اس کے حلق میں گرہ لگ چکی تھی۔

اس نے شوہر کے لیے محبت کی شدت اس دن سے زیادہ محسوس کی جس دن مائیکل نے اسے پروپوز کیا تھا۔

☆☆☆

سوا چار کا وقت تھا۔ ہاتھن، ہیرس برگ اور وکس بری، پنسلوانیا کے درمیان کہیں تھا۔ وہ اگلے اسٹاپ کی تلاش میں تھا۔ چھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ حسب توقع بہت دور تک نہیں آسکا تھا۔ اسے کہیں رکنا تھا۔ فیول گیج بتارہا تھا کہ ٹنکی تقریباً خالی ہوچکی ہے۔ وہ ہائی وے سے اتر گیا۔

اس کا رخ رہائشی علاقے کی جانب تھا۔ اسے بھوک اور پیاس محسوس ہورہی تھی اور دائیں پنڈلی کی اینٹھن بھی پریشان کررہی تھی۔ اس کا دایاں پاؤں بمشکل کھنچ کر ایکسلریٹر تک پہنچتا تھا۔ بہت دیر سے اسی حالت میں رہنے کی وجہ سے اس کی پنڈلی کا پٹھا اکڑ گیا تھا۔

سائن بورڈز کی مدد سے اسے اندازہ ہوا کہ "لعل روکی ڈیلپا" تعمیراتی کمپنی رہائشی رقبے سے ہٹ کر زیر تعمیر سڑک کے قریب سستے مکان بنا کر فروخت کررہی تھی۔ وہ ان قسط کے مکان والے پروجیکٹ کے قریب وہ پکی سڑکوں پر چکرا رہا تھا۔

ہاتھن کو ایک مکان کے گیٹ میں نیون چمکتے ہوئے چند بلب جھپتے دکھائی دیے۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ کسی اور مکان کے گیٹ پر اسے چند بلب نظر نہیں آئے تھے۔

"تم جینئس ہو۔" اس نے خود کو مبارک باد دی۔ یہی مکان اس کی عارضی پناہ گاہ ہے۔ اس نے سوچا۔ آس پاس سناٹا تھا۔ پروجیکٹ واضح طور پر نیا تھا۔ ہاتھن کے اندازے کے مطابق کم مکانات آباد تھے۔

اس نے اپنے منتخب کردہ مکان کا جائزہ لینا شروع کیا۔ مکان کا نمبر 4120 تھا۔ محض 420 بھی ہوتا تو ہاتھن کو کیا فرق پڑتا۔ اس نے اچک کر گیراج کا جائزہ لیا تو اندر ایک ہنڈا اکارڈ کھڑی تھی پھر اس نے گھوم پھر کر نیم تاریک کھڑکیوں میں جھانکا۔

ہاتھن بیلی واپس اپنی کار کی جانب آگیا۔ سب سے پہلا کام کار کو ٹھکانے لگانے کا تھا۔ سڑک کے بالائی سرے پر ایک چرچ کی موجودگی اس کے خانۂ یادداشت میں محفوظ تھی۔

نصف میل سے زیادہ ڈرائیو کر کے وہ چرچ تک پہنچ گیا۔

چرچ کی پارکنگ کے انتہائی کونے پر اس نے گاڑی لگا دی۔ مشرق کی سمت آسمان سرخ ہونے لگا تھا۔ ایک اور دن شروع ہونے والا تھا اور وہ اپنی مطلوبہ مسافت طے نہیں کرسکا تھا۔ آزادی میں شاید ابھی کچھ اور وقت باقی تھا۔

کار چھوڑنے سے قبل اس نے چابیاں ڈرائیونگ سائڈ پر سیٹ کے نیچے ڈال دیں اور دروازہ آہستگی سے بند کر کے حرکت میں آگیا...

چینتالیس منٹ بعد وہ پھر "لعل روکی ڈیلپا" پر تھا۔ چھ بج رہے تھے۔ صبح دھند آلود تھی۔ درجہ حرارت 90 ڈگری کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہاتھن کے کپڑے پسینے سے بھیگ کر جسم سے چپک گئے تھے۔ گیلے بال پیشانی سے لپٹے ہوئے تھے۔

تعمیراتی کام مکمل نہیں ہوا تھا۔ جگہ جگہ کھدائی کے گڑھے اور مشینیں نظر آرہی تھیں۔ تاہم بیشتر مکانات مکمل تھے۔

ہاتھن جھاڑیوں سے نکل آیا۔ وہ مکان نمبر 4120 سے زیادہ دور نہیں تھا۔ یہ دلیری اور خود اعتمادی دکھانے کا وقت تھا۔ اس نے انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کی۔ ممکن حد تک کپڑے صاف کیے۔ گہری سانس لے کر ڈر اور خوف کو ایک طرف جھٹکا اور اطمینان سے پیش قدمی شروع کردی۔ ہاتھن کا رخ مکان نمبر 4120 کی جانب تھا اور اس کی چال معتدل تھی لیکن سینے میں دل کی دھڑکن میں اضطراب اور تیزی سموئی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"نوڈی برسکو" نے کوئی سوویں بار گھڑی دیکھی اور اپنی بیوی پیٹی کو کوئی غلط بات سنائی۔ وہ نہیں چاہتا تھا لیکن اسے بولنا پڑا۔ دیر ہورہی تھی، گھڑی کا صبح کے چھ بجا چکی تھی۔

"میں جارہا ہوں، دیر ہوجائے گی۔" اس نے غصے کو دبانے کی کوشش کی۔

"ہاں، تم جاسکتے ہو... دیکھ نہیں رہے کہ میرے پاس ابھی کتنا کام ہے۔" پیٹی نے سرد مہری سے جواب دیا۔ اس کا اشارہ گھر کے بکھرے ہوئے سامان کی جانب تھا۔ وہ الگ حال ہی میں اس نئی آبادی میں منتقل ہوئے تھے۔

نوڈی برسکو جھنجھلا گیا اور بریف کیس اٹھا کر گیراج کی جانب چل دیا۔ گھر سے نکلنے کے بعد تھوڑی دیر میں ہی اس کی نگاہ بڑے پر پڑی۔ "وہ کون ہے؟"

بارہ تیرہ سال کا ایک لڑکا سڑک پار کررہا تھا۔ اگرچہ درمیان میں کچھ فاصلہ تھا لیکن وہ اچانک ہی آمنے سامنے آگئے تھے۔

نوزی نے لڑکے کے چہرے میں خفیف شناسائی محسوس کی۔ وہ چھریرے بدن کا ایک خوش شکل لڑکا تھا۔ بال سنہری تھے۔ اس کی چال بظاہر عام سی تھی لیکن نوزی نے ہلکی سی بے چینی محسوس کی۔ وہ اڑوس پڑوس کے بچوں میں سے نہیں تھا۔

جب ناتھن کی نظر کار پر پڑی تو اضطراری طور پر پہلا خیال جو ذہن میں چمکا، وہ بھاگ جانے کا تھا۔ اس نے بمشکل اعصاب پر قابو پایا اور سابقہ چال سے قدم بڑھاتا رہا۔ تاہم اس نے مکان نمبر 4120 کی جانب سے رخ پھیر لیا تھا۔

نوزی کی شیوی (شیورلیٹ) ناتھن کے قریب پہنچ کر قدرے آہستہ ہوئی۔ ناتھن نے شائستگی سے مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔ جواباً نوزی کو بھی ہاتھ لہرانا پڑا۔ لڑکا نارمل تھا۔ نوزی کوئی غیر معمولی بات نوٹ نہیں کر سکا۔ سوائے اس کے کہ ایک تھکا ماندہ لڑکا صبح ہی صبح گھر کی جانب رواں دواں تھا۔

نوزی نے شیوی کی رفتار بڑھائی۔ اس کے خیالات کا دھارا اپنے کام کی جانب مڑ گیا۔ نوزی نے ایک بار بھی عقبی شیشے میں نہیں جھانکا۔

شیوی کے غائب ہوتے ہی ناتھن نے رخ بدلا اور جنگل نما خطے میں گھس گیا۔ اس نے دوڑنے کی حماقت نہیں کی تھی۔ جھاڑ جھنکار کی آڑ میں وہ ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"تم نے حماقت کی۔" اس نے خود سے کہا۔ "تمہیں کھلی جگہ پر نہیں جانا چاہیے تھا۔ اگر وہ آدمی پہچان لیتا پھر؟"

اسے خود پر غصہ تھا۔ گزشتہ چوبیس گھنٹے میں وہ کئی غلطیاں کر چکا تھا اور صرف قسمت کے سہارے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے لگا کہ وہ دلدل میں پھنس گیا ہے۔ نکلنے کی جتنی کوشش کرتا ہے، مزید گہرائی میں چلا جاتا ہے۔ آگے کیا ہونے والا ہے۔ اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔

ناتوانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے نیند کی ضرورت تھی۔ اس نے ہمت مجتمع کی۔ وہ ایک اور جرم کرنے جا رہا تھا۔

بالآخر اس نے 200 گز کا فاصلہ طے کیا اور دیوانے کی کھڑکی کے راستے مکان نمبر 4120 میں داخل ہو گیا۔ چند منٹ بعد وہ رہائشی حصے کے ماسٹر بیڈروم میں گہری نیند سو رہا تھا۔

☆☆☆

تھامس پر قنوطیت طاری تھی۔ ژیژنی عرف "بلی" سے ریڈیو پر بات کر کے اس نے فاش غلطی کی تھی۔ اسے سر سے سے وہاں جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔ مائیکل سے ملاقات میں چار گھنٹے باقی رہ گئے تھے اور تھامس کو یقین تھا کہ اس کے کیریئر کا ذلت آمیز اختتام سر پر ہے۔

فی الحال اس کی ڈیوٹی مارک بیلی کے مکان پر لگی ہوئی تھی۔ جہاں وہ کچھ فاصلے پر ایک عام سی کار میں موجود تھا۔ مارک کا فوٹو دیگر معلومات کے ساتھ ہیکر نے فراہم کیا تھا۔ مائیکل اور ہیکر اس وقت ہیڈ کوارٹر سے ڈی سینٹر گئے ہوئے تھے۔

پرانے ماڈل کی سرخ رنگ کی گاڑی سڑک پر نمودار ہوئی تو تھامس سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود پرچے اور فوٹو پر نظر دوڑائی۔ پھر سرخ گاڑی کی جانب نگاہ کی جو مارک بیلی کی رہائش گاہ کی طرف جا رہی تھی۔

جونہی سرخ گاڑی گیراج میں داخل ہوئی، تھامس گاڑی سے اتر گیا۔ اس نے جوگنگ کے انداز میں سڑک پار کی۔ مارک، گاڑی سے اتر کر گھر کے داخلی دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ تھامس نے اسے آلیا۔

"مسٹر مارک بیلی؟"

مارک چونکا لیکن رکنے کے بجائے دروازے کی جانب سیڑھیاں طے کرنے لگا۔ تاہم تھامس اس کی متوازی طرف آن پہنچا۔

"تم ہی مارک بیلی ہو؟" تھامس نے نرمی انداز میں پوچھا۔

"ہاں، کیا مسئلہ ہے؟" مارک رک گیا پھر تھامس کے لباس کو پہچان کر سٹپٹا گیا۔

"کہاں بھاگے جا رہے ہو؟"

"یہ گھر ہے میرا۔"

"جانتا ہوں۔" مارک کے ردعمل نے تھامس کو شک میں مبتلا کر دیا۔ "تم رات بھر کہاں تھے؟"

"میں اسپتال میں تھا۔" مارک نے ہاتھ کی بینڈیج کو نمایاں کیا۔ "گاڑی کے بریک ٹھیک کرتے ہوئے معمولی گڑبڑ ہو گئی تھی۔ جیک سلپ ہو گیا۔"

"تمہیں علم ہے کہ تمہارا بھتیجا ناتھن بیلی" بچہ جیل" سے فرار ہو گیا ہے؟"

"ہاں، میرے علم میں ہے۔ تم کیا سمجھ رہے ہو کہ میں نے اس کو یہاں چھپا رکھا ہے؟" مارک نے سوالیہ جواب دیا۔

"تمہارا خیال ہے کہ مجھے اس رخ پر سوچنا چاہیے؟" تھامس نے بھی الٹا سوال کیا۔

"دیکھو آفیسر، وہ مجھ سے نفرت کرتا تھا۔"

"اور تم؟" تھامس نے مارک کی بات کاٹ دی۔

"میں بھی۔ اس کی ہیچ جگہ رہی تھی۔ میری بھی جان

پھوٹ گئی تھی۔'' مارک نے بے دھڑک کہا۔

''کیا میں اندر آسکتا ہوں؟''

''میرا خیال ہے، نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وارنٹ کے بغیر نہیں۔'' مارک نے صاف انکار کر دیا۔

تھامس کو اس غیر متوقع جواب پر حیرت ہوئی۔

''ٹھیک ہے۔'' تھامس نے ہاتھ اٹھا کر پسپائی اختیار کی۔ مارک دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔

''مسٹر مارک!'' اچانک تھامس پلٹا۔

''اب کیا بات ہے؟'' وہ کھلے دروازے میں کھڑا تھا۔

''گاڑی والا حادثہ کہاں پیش آیا تھا؟''

مارک کا رنگ بدلا۔ ''گاڑی کے نیچے۔'' مارک بڑبڑایا اور دروازہ بند کر دیا۔

''مارک تم واقعی قابلِ نفرت ہو۔'' تھامس اسٹیئرنگ پر انگلیاں بجاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ یہ بندہ اسے کسی رخ سے ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ ناتھن کی بات پر بھڑک گیا تھا۔ نیز حادثے کے سوال پر بھی نروس دکھائی دے رہا تھا۔ تھامس کو یقین تھا کہ مارک کچھ نہ کچھ چھپا رہا ہے لیکن کیا؟ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ مائیکل کے ساتھ میٹنگ میں ابھی وقت تھا۔ تھامس نے کچھ سوچتے ہوئے کاؤنٹی اسپتال کا رخ کیا۔

اسپتال پہنچ کر اس نے ایمرجنسی ڈپارٹمنٹ کے بارے میں معلوم کیا۔ ٹراما ڈیسک پر اسسٹنٹ کو اس نے مارک کا فوٹو دکھایا اور ہاتھ کے زخم اور ٹریٹمنٹ کے بارے میں سوال جواب کیے۔ اسے مایوسی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جلد ہی وہ ڈاکٹر نیڈ بیکر تک پہنچ گیا۔

ڈاکٹر کسی زخمی کھلاڑی کے ساتھ مصروف تھا۔ تاہم جلد ہی وہ تھامس کے ساتھ ایک خالی کمرے میں آگیا۔

''ہاں بھئی بولو کیا معاملہ ہے؟''

''ڈاکٹر نیڈ! کل رات آپ نے مارک بیلی نام کے مریض کے ہاتھ کا ٹریٹمنٹ کیا تھا؟'' تھامس نے سوال کیا۔

''کیا مسئلہ ہوگیا؟'' ڈاکٹر نے استفسار کیا۔

''اس نے بتایا ہوگا کہ اس کا ہاتھ گاڑی کے نیچے آگیا تھا۔''

''اس نے یہی بتایا تھا۔'' ڈاکٹر نے تصدیق کی۔ پھر کچھ توقف کے ساتھ بولا۔ ''لیکن افسر! میں تفصیل میں نہیں جاسکتا کیونکہ کچھ قانونی رکاوٹیں ہیں۔ تم سمجھ سکتے ہو۔''

''ڈاکٹر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔'' تھامس کی آواز میں مایوسی اور پریشانی تھی۔ ''لیکن میرا کیریئر داؤ پر لگ گیا ہے۔ بس میری اتنی سی مدد کر دیں۔ آپ کچھ نہ بتائیں، میں اپنا خیال ظاہر کرتا ہوں۔ آپ صرف ہاں یا نہ میں سر ہلا دیں؟''

ڈاکٹر کی پیشانی پر پُرسوچ شکنیں نمودار ہوگئیں۔

''اوکے۔''

تھامس نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔ ''میں یہ سمجھا ہوں کہ مارک ہاتھ کے بارے میں جھوٹ بول رہا ہے۔ جھوٹ کچھ چھپانے کے لیے بولا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ اس نے غلط کیا ہے۔ جسے پوشیدہ رکھنے کے لیے اس نے گاڑی والا عذر پیش کر دیا۔ ڈاکٹر! کیا میرا خیال ٹھیک ہے؟'' تھامس نے پُرامید نظروں سے ڈاکٹر نیڈ کو دیکھا۔

ڈاکٹر نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور کھڑا ہوگیا۔

''تھینک یو، ڈاکٹر، آپ نے مجھے مریض کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ بہت بہت شکریہ۔'' تھامس نے ہاتھ ملایا۔ وہ پُرجوش نظر آرہا تھا۔ بالآخر اس نے کچھ نہ کچھ کارروائی ڈال ہی دی تھی۔ جو بظاہر معمولی لگ رہی تھی لیکن حوصلہ افزا تھی۔ اب وہ مائیکل کو فیس کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں تھا۔

☆☆☆

ڈنا ہین ٹیبلی کے شاندار گھر تک پہنچنے والا پہلا تفتیش کنندہ، مائیکل خود تھا۔ اس کی ٹیم بھی کا وتاثب تھی۔ اسے وہاں مقامی ٹی وی چینل کی سیٹلائٹ وین بھی دکھائی دی۔

فرنٹ ڈور پر مائیکل نے ایک شناسا چہرہ دیکھا۔ یہ وہی افسر تھا جو اسے بے ڈی سینٹر میں بھی ملا تھا۔

''گڈ آفٹرنون، آفیسر بوڈشو۔'' مائیکل نے کہا۔

بوڈشو نے جواب دے کر مائیکل کے لیے راستہ بنایا۔

نکلسن ٹیبلی کی برگری کال بے ڈول میں وہاں ہجوم بڑھتا جارہا تھا۔ جس کی واحد وجہ یہ بھی کہ وہ خبر عام ہوگئی تھی کہ ناتھن نے وہاں قیام کیا تھا۔ نکلسن ٹیبلی وہاں سے بہت دور ڈزنی ورلڈ گئے ہوئے تھے۔

''تم کیسے کہتے ہو کہ ناتھن یہاں تھا؟''

جواب میں پہلے بوڈشو نے مائیکل کو واش روم دکھایا جہاں ناتھن کے خون آلود کپڑے موجود تھے۔ پھر مائیکل کو بریف کیا کہ ناتھن کہاں سے بند خالی مکان میں داخل ہوا۔ غسل کیا اور کپڑے بدلے۔ ریفریجریٹر میں موجود خوردنی اشیا استعمال کیں۔ ٹی وی دیکھا۔ فون استعمال کیا اور نکلسن کی بی ایم ڈبلیو لے کر نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ ایک رقعہ بھی چھوڑ گیا۔

مائیکل نے رقعہ بوڈشو سے لے کر دیکھا۔

''یہ دنیا کا سب سے شریف اور مہذب نقب

زن۔" بورشو نے تبصرہ کیا۔

مائیکل نے رقعہ پڑھ کر بورشو کو دے دیا۔ "فیملی کہاں ہے؟" بورشو نے کھلے ہوئے مرکزی دروازے سے بیرونی منظر کی جانب اشارہ کیا۔

مائیکل نے دیکھا کہ باہر دو اور ٹی وی کی گاڑیاں پہنچ چکی تھیں۔ صحافی بھی موجود تھے۔ اچھی خاصی پریس کانفرنس لگی ہوئی تھی۔ فیملی کے چار افراد تھے۔ میاں، بیوی اور دو بچے۔ کیمرے اور مائیک ہوا میں گردش کر رہے تھے۔

"خوب موقع ہاتھ آیا ہے شہرت حاصل کرنے کا۔" مائیکل نے گہری سانس لی۔

☆☆☆

نئی پناہ گاہ ماتھن کی گزشتہ قیام گاہ کے مقابلے میں بہت چھوٹی تھی۔ ماتھن وہاں گھسنے سے پہلے باہر سے پروجیکٹ دیکھ چکا تھا۔ تمام مکانات ایک ہی سائز کے تھے۔

ماتھن غسل کرنے کے بعد صوفے پر لیٹا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ دن چڑھ چکا تھا۔ گیارہ بجنے والے تھے۔ اس نے ٹی وی بند کیا اور ون یونٹ مکان کا جائزہ لینا شروع کیا۔ اندرونی سیڑھیوں سے ہوتا ہوا وہ بالائی منزل پر آیا۔ کچھ دیر بعد وہ خواب گاہ میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں زیادہ فرنیچر نہیں تھا۔ ڈریسر کو کھنگالتے ہوئے اس نے تیسری دراز کھولی تو چونک اٹھا۔ وہاں نیلے اور سیاہ رنگ کا ایک وزنی ریوالور پڑا تھا۔ ساتھ میں گولیوں کا ایک ڈبا بھی تھا۔

ماتھن کو ٹی وی پروگرام کوپس (COPS) یاد آیا جو وہ بڑے شوق سے دیکھتا تھا۔ اس نے ریوالور اٹھا لیا۔ اس وقت وہ خود کو ایک پولیس والا سمجھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سلنڈر میں چار گولیاں موجود ہیں۔ وہ کچھ دیر تک ٹی وی پروگرام کے مرکزی کرداروں کی طرح ایکٹنگ کرتا رہا۔ پھر اس نے ہتھیار عقبی سمت پتلون میں اڑس لیا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک بار پھر گراؤنڈ فلور پر تھا۔ اس کا دماغ خالی تھا۔ معاً اس کی نگاہ ٹیلی فون پر رک گئی۔ کچھ سوچ کر ماتھن نے فون اٹھایا اور نمبر ملانے لگا۔

☆☆☆

ڈیزی کے سامعین کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ اہم بات یہ تھی کہ لوگ ماتھن کے بارے میں فکرمند تھے اور ہمدردانہ سوچ رکھتے تھے۔ اس وقت وہ کوئین نامی خاتون کی کال اٹینڈ کر رہی تھی۔ خاتون ماتھن کے تحفظ کے بارے میں اپنے خدشات کا اظہار کر رہی تھی۔

"ہائے، کوئین ایک منٹ رکو۔ تمہارے لیے سرپرائز ہے اور سننے والوں کے لیے بھی۔" ڈیزی کو اشارہ ملا تھا کہ لائن نمبر چودہ پر... ماتھن موجود ہے۔ شو کا حقیقی ستارہ وہی تھا۔

ڈیزی نے مخصوص بٹن دبایا اور بولی۔ "ماتھن! کیا تم لائن پر ہو؟"

"یس میڈم۔" جواب آیا۔

"کیا تم نے مارننگ شو سنا تھا؟ تم سامعین کے لیے ایک اسٹار بن چکے ہو۔"

"نہیں، میں معذرت خواہ ہوں۔ میں نہیں سن سکا۔ میں سو رہا تھا۔"

"اوہ ڈیئر! مجھے حیرت نہیں ہوئی۔ اپنے کپڑے دھونے کے بعد تم یقیناً تھک گئے ہو گے۔" ڈیزی نے کہا۔

"وہاٹ؟" اس کا منہ کھل گیا۔ ڈیزی کو کیسے پتا چلا؟ وہ سوچ رہا تھا۔

"مطلب تمہیں پریس کانفرنس کا بھی علم نہیں ہوا؟"

کیسی پریس کانفرنس؟ وہ کیا بات کر رہی ہے؟ ماتھن کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ چپ تھا۔ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

"ماتھن...؟"

"یس میڈم۔"

"شاید تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے اجنبی میزبان گھر واپس آگئے ہیں۔ اور ان کی کچھ اشیا گھر میں موجود نہیں ہیں۔ جیسے ان کی بی ایم ڈبلیو کار... اور ان کو تمہارا چھوڑا ہوا رقعہ بھی مل گیا ہے۔" ڈیزی نے نرم اور محتاط انداز میں ماتھن کو بتایا۔ وہ جانتی تھی کہ ان گنت لوگ سن رہے ہیں۔ جن میں عوام کے ساتھ یقیناً کچھ خواص بھی شامل ہیں۔

ماتھن کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اسے توقع نہیں تھی کہ گھر کے مالک اتنی جلدی واپس آجائیں گے اور بات پھیل جائے گی۔ اس کا مطلب یہ کہ وہ پولیس سے محض چند گھنٹے آگے ہے وہ لوگ بہت جلد سب سے پہلے بی ایم ڈبلیو تک پہنچیں گے پھر اسے پکڑیں گے۔ اچھی بات یہ تھی کہ لوگ ٹڈ بک میں چرچ نہیں جاتے ہیں اور اس نے چرچ کے احاطے میں جہاں گاڑی چھوڑی تھی وہ جگہ سڑک سے نظر نہیں آتی۔ اس نے گاڑی استعمال ضرور کی تھی چرائی نہیں تھی۔ اس امر کو واضح کرنے کے لیے اس نے چابیاں چھوڑ دی تھیں۔ اسے چند گھنٹے اور چاہیے تھے۔ بہت سے سوال اس کے ذہن میں رینگ رہے تھے۔

"ماتھن! کہاں ہو؟" ڈیزی کی تیکھی آواز نے اسے خیالات کے حصار سے باہر نکال لیا۔

"میں، ہیم۔" اس نے بات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔

☆☆☆

پوائنٹر میکنم کو صاف کرتے ہوئے اپنی قیام گاہ پر لائیو پریس کانفرنس دیکھ رہا تھا۔

میڈیا میں ناتھن کی مقبولیت اور دلچسپی پوائنٹر کے لیے تکلیف دہ تھی۔ بہرحال ڈور کا سرا اسے مل گیا تھا۔ اسے زیادہ سے زیادہ دو دن میں ناتھن کی کہانی کا اختتام کرنا تھا۔ بصورت دیگر سلطنز کے ہاتھوں خود پوائنٹر کا "دی اینڈ" یقینی تھا۔

میڈیا کا جنونی پہیا جس برق رفتاری سے گھوم رہا تھا، لائیو شو میں مذکورہ فیملی جو کچھ بتا رہی تھی۔ وہ سب کچھ ناتھن کے امیج کو مثبت رنگ دے رہا تھا۔ فیملی کے بیان کے مطابق کپڑوں اور کار کے علاوہ کوئی چیز غائب نہیں ہوئی تھی۔ ناتھن نے فریج سے تین عدد پیزا کھائے تھے۔ ان کا واش روم، واش روم اور ماسٹر بیڈ استعمال کیا تھا۔ کوئی یقین کرے یا نہ کرے۔ سب لائیو شو تھا۔ وہ لوگ بتا رہے تھے کہ ناتھن نے اپنے لباس کے علاوہ ان لوگوں کی جو چیز بھی تولیا اور کپڑوں سمیت استعمال کی تھی، وہ سب اس نے دھو کر رکھ دیے تھے۔ حتیٰ کہ استعمال شدہ بستر کو بھی اصل حالت میں کر کے گیا تھا۔

ٹی وی پر مسز نکلسن یعنی کینڈرا، ناتھن کا چھوڑا ہوا رقعہ پڑھ رہی تھی۔

"ڈیئر مسٹر اینڈ مسز نکلسن اینڈ کڈز!

مجھے امید ہے کہ میں ٹھیک نام لکھ رہا ہوں، میں معذرت خواہ ہوں کہ مجھے غیر قانونی طریقے سے آپ کے گھر میں داخل ہونا پڑا۔ میں نے کوشش کی ہے کہ آپ لوگوں کو کوئی پریشانی نہ ہو اور نہ ہی کوئی نقصان ہو۔ میں نے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے بھی ہٹا دیے ہیں۔ میں بڑا ہو کر آپ کا نقصان ضرور پورا کر دوں گا۔ آپ کا گھر بہت خوب صورت ہے اور میں نے اتنا بہترین ٹی وی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پلیز، اپنے بیٹے کو بتا دیجے کہ مجھے مجبوراً اس کے کچھ کپڑے لینے پڑے۔ میں شرمندہ ہوں اور شکر گزار بھی۔ میں نے آپ کے تولیے اور دیگر کپڑے دھو کر رکھ دیے ہیں۔

"کار کے بارے میں آپ قطعی پریشانی محسوس نہ کریں۔ میں بہت احتیاط کروں گا اور جلد آپ کو بتا دوں گا کہ کار کہاں کھڑی ہے۔ مجھ سے کچھ غلط کام ہو گئے ہیں، لیکن یہ سب ویسا نہیں جیسا کہ پولیس سمجھ رہی ہے۔ آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ مجھے انتہائی پریشان کن صورت حال کا سامنا ہے۔

"مجھے امید ہے کہ آپ میری دیانت اور سچائی پر شک نہیں کریں گے۔ پلیز چند روز پولیس کو اطلاع نہیں کیجیے گا۔ میں تنہا ہوں اور چھوٹا ہوں، مجھے اپنا مسئلہ حل کرنے میں چند روز لگیں گے۔

آپ کا دوست
ناتھن بیلی"

کینڈرا نے رقعہ پڑھ کر سر اٹھایا تو کیمرا کلوز اپ میں چلا گیا۔ اسکرین پر صرف کینڈرا کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ کیمرا دوبارہ دور ہونے لگا۔ ادھر سوالات کی بوچھاڑ نے کینڈرا کو اپنے حلقے میں لے لیا۔

وہ سب کو جواب دینے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ بالآخر مقامی اخبار کے ایک صحافی نے مشکل سوال کا تیر پھینکا اور یہ آخری تیر تھا۔

"ناتھن جو رقعہ لکھ کر گیا ہے۔ اس میں، اس نے درخواست کی تھی کہ آپ لوگ چند روز پولیس کو بے خبر رکھیں۔ لیکن آپ نے اس کے برخلاف عمل کیا۔ کیسا محسوس ہوا؟"

کینڈرا کے چہرے پر سرخی کی لہر دوڑ گئی اور اس نے امدادی نظر ساتھ کھڑے شوہر پر ڈالی۔ لیکن نکلسن کہیں اور کھویا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ کے ناخن میں کچھ تلاش کر رہا تھا۔

پوائنٹر نے چھ عدد راؤنڈ میکنم میں منتقل کرتے ہوئے قہقہہ لگایا۔ "اچھا سوال کیا ہے۔" وہ شکار کرنے کے لیے تیار تھا۔

☆☆☆

اینگل عجلت میں نکلسن فیملی کے گھر سے روانہ ہوا تھا۔ کار ریڈیو اس نے نیوز ٹاک 990 پر سیٹ کر دیا تھا۔

اینگل کے دل کی گہرائی میں کہیں ایک آواز تھی جو کہہ رہی تھی کہ ..... ناتھن کو نکل جانا چاہیے۔ اس کے شکوک و شبہات اس وقت مکمل طور پر دور ہو گئے تھے جب وہ اور ہیکر سے جے ڈی سینٹر میں "سولی" کا انٹرویو کر رہے تھے۔ سولی وہ لڑکا تھا جس کا کمرا سینٹر میں ناتھن کے کمرے سے ملحق تھا۔

"سولی" کو اینگل اور ہیکر نے بمشکل گفتگو پر آمادہ کیا تھا۔ لڑکا تو جیسے گونگا بن گیا تھا۔ وہ پندرہ سال کا سیاہ رنگت کا حامل اور اپنی عمر سے دیکھنے میں بڑا معلوم ہوتا تھا۔

"دیکھو سولی!" اینگل نے لڑکے کو سمجھایا۔ "تم شاید یقین نہ کرو لیکن ناتھن کے بہترین مفاد میں ہے کہ ہم اس تک

پہنچ جائیں۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو وہ مارا جائے گا۔"

"کیوں؟ آخر تم کیوں اس کو مارنا چاہتے ہو؟" لڑکا اچانک بول پڑا تھا۔

"نہیں، تم غلط سمجھ رہے ہو۔" مائیکل کی دھڑکن میں اضافہ ہو گیا۔ "پولیس کا مسلح غول ناتھن کی بو سونگھتا پھر رہا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔" مائیکل نے ذرا توقف کیا پھر بولا۔ "مثلاً زرکی یا پیریز (مقتول) کے دوست احباب میں سے کوئی مشتعل ہو اور بدلے کے چکر میں ناتھن کو مار ڈالے... یا ناتھن بھاگتے بھاگتے پولیس کے ہاتھوں مارا جائے۔ اگر ہم پہلے اس تک پہنچ گئے تو اس کے بچنے کے بہتر امکانات ہیں۔"

"لیکن اگر میں خاموش رہوں تو ناتھن کے لیے زیادہ بہتر نہیں ہوگا؟" لڑکے نے گویا جرح کی۔

مائیکل بغور سوبی کی آنکھوں میں جھانکتا رہا۔ اتنا تو واضح ہو گیا تھا کہ لڑکا نہیں چاہتا کہ ناتھن کسی کے ہاتھ آئے۔ یعنی لڑکا بھی وہی چاہتا ہے، جو خود مائیکل کے دل میں تھا لیکن سوبی کیوں یہ سوچ رکھتا ہے؟

"زرکی کے بارے میں کیا خیال ہے؟" ہیکٹر نے سوال کیا۔ "ہم نے سنا ہے کہ وہ بُرا آدمی تھا؟"

لڑکے کی آنکھیں معاً چمکنے لگیں۔ لاتعلقی کی جگہ اس بار نفرت کے تاثرات عیاں تھے۔

"اس کو بہت پہلے مر جانا چاہیے تھا۔" لڑکا بے دھڑک بولا۔

"وہ کیوں؟" ہیکٹر نے پوچھا۔

"اگر تم نے سنا ہے کہ زرکی برا آدمی تھا تو پھر یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" سوبی نے جواب دیا۔

کمرے میں سناٹا تھا۔ مائیکل اور ہیکٹر اندر ہی اندر دنگ رہ گئے۔ سناٹے کا وقفہ طویل تر ہو گیا۔

"شکریہ سوبی۔" ہیکٹر سست روی سے کرسی سے اٹھا۔ اس نے مائیکل کی آنکھ کا اشارہ دیکھ لیا تھا۔ "مجھے امید ہے کہ تمہارا آگے اچھا وقت گزرے گا۔" ہیکٹر یہ کہہ کر چل پڑا۔

دونوں دوست واپسی کے لیے تیار تھے۔ مائیکل کا ہاتھ دروازے کی ناب پر تھا کہ لڑکے کی آواز پر دونوں رک گئے۔

"یو کاپس (COPS)۔" وہ بولا۔ "زرکی، ناتھن کے پیچھے تھا۔ وجہ مجھے نہیں معلوم۔ اچھا ہوا ناتھن یہاں سے نکل گیا۔ ورنہ... وہ مارا جاتا۔"

"شکریہ سوبی۔" مائیکل نے مڑ کر دیکھا۔ "مگر تم ایسا کس بنا پر کہہ رہے ہو؟"

"میں نے کچھ بھی نہیں کہا۔" لڑکا منہ پھیر کر لیٹ گیا۔ وہ مزید کچھ کہے گا، یہ توقع فضول تھی۔ جتنا وہ بول گیا تھا وہ بہت تھا اور غیر معمولی بھی... مائیکل اور ہیکٹر وہاں سے نکل آئے۔

مائیکل تصور کی دنیا سے باہر آ گیا۔ وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ اسے پہلے تھامس سے ملاقات کرنی تھی۔ تھامس نے ڈیزی سے آن ایئر بات کر کے مائیکل کو بدمزہ کر دیا تھا۔ اس نے گھڑی دیکھی۔

مائیکل جان گیا تھا کہ وہ اکیلا نہیں ہے بلکہ سوبی سمیت ان گنت لوگ ناتھن کے طرف دار تھے۔ جن میں خود اس کے بعد دو ہستیاں سرِفہرست آ چکی تھیں۔ ایک ڈیزی اور دوسرا JDC کا لڑکا سوبی۔

ڈیزی اپنے دل کی آواز کو زبان نہیں دے سکتی تھی۔ یہی حال مائیکل کا تھا۔ وہ اپنے فرض سے مجبور تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی بیوی اور ہیکٹر سے ہی ذاتی خیالات شیئر کر سکتا تھا۔

جذبات سے ہٹ کر، کڑی سے کڑی جوڑ کر حقائق کی بنیاد پر اس نے جو تصویر بنائی تھی، اس تصویر کے متعدد گوشوں پر اس کا ذہن محو تھا۔ ناتھن کسی رخ سے "مرڈرر" کے خانے میں فٹ نہیں ہو رہا تھا۔ اسے "منکر" کہا جا سکتا تھا۔ کلنگ بھی ذاتی دفاع میں حادثاتی طور پر ہوئی۔ ناتھن کو عوام کے لیے خطرہ قرار دینے کے لیے بیزرولی سرتوڑ کوشش کر رہا تھا۔

وہ سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے اپنی سستی کوششوں میں مصروف تھا۔ مائیکل اور ڈیزی بالواسطہ طور پر بیزرولی کے عزائم میں رکاوٹ ڈال رہے تھے۔ ڈیزی کا اسپیشل انٹرویو ABC نیٹ ورک کے پروگرام "گڈ مارننگ امریکا"... واشنگٹن ڈی سی میں ٹی وی پر لائیو آن ایئر کیا تھا۔ لطف اور دلچسپی کی بات یہ تھی کہ اے بی سی نیٹ ورک والوں نے بیزرولی (پبلک اتھارٹی) کو بھی مدعو کر رکھا تھا۔

مائیکل تک انٹرویو کی جزئیات پہنچ چکی تھیں۔ انٹرویو میں ڈیزی اور بیزرولی کا متضاد موقف کھل کر سامنے آیا تھا۔ انٹرویو جیک لندن نے کیا تھا جس کی شہرت ٹھیک ٹھاک تھی۔ جیک لندن کے برجستہ اور چبھتے ہوئے سوالات نے بیزرولی کو بوکھلا دیا تھا۔ رہی سہی کسر ڈیزی نے پوری کر دی۔

مائیکل کا ذہن بن چکا تھا۔ تاہم وہ ابھی تک مضبوط کلیو حاصل نہیں کر پایا تھا۔ جس کی بنیاد پر وہ کھل کر اظہار کر سکے کہ "ناتھن کیس" کے پس پردہ درحقیقت کیا گیم کھیلا جا رہا ہے اور اصل کھلاڑی کون ہے؟

اس کے ذہن میں دو افراد متواتر چبھ رہے تھے۔ دو میں سے ایک زندہ تھا۔ یعنی ناتھن کا چچا مارک بیلی۔ دوسرا

شخص اس دنیا میں نہیں تھا۔ یعنی رکی ہیری۔۔۔

تمام ڈرامے، قیاس آرائیوں، سنسنی خیز انکشافات اور چوہے بلی کے کھیل کی پہلی اور آخری حقیقت یہ بھی کہ پولیس نے بہرحال ناتھن کو گرفت میں لینا ہی ہے۔

☆☆☆

ریوالور ملنے پر ناتھن خود کو نسبتاً محفوظ خیال کر رہا تھا۔ دوسری طرف وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس کے جرائم کی فہرست طویل ہوتی جارہی تھی۔ ”لیکن میں سرحد پار کر کے کینیڈا پہنچ جاؤں گا تو نکلسن فیملی کے کپڑوں کی طرح یہ ہتھیار بھی اصل مالک کو واپس کردوں گا۔“ اس نے سوچا۔

لیکن وہ ریوالور کا کرے گا کیا؟ وہ خود سے سوال جواب کر رہا تھا۔ کسی نے مجھے مارنے کی کوشش کی تو میں یہ ہتھیار استعمال کروں گا۔ تو کیا میں مستند قاتل بن جاؤں گا؟ لیکن اگر واقعی ایسا ہو گیا تو وہ یقینا اپنے ہمدردوں کو کھو بیٹھے گا۔ ریڈیو والی سیم کتنی شرمندہ ہوگی۔

ناتھن کا دماغ مفلوج ہونے لگا۔ اس نے پریشان ہو کر ریڈیو آن کر دیا۔ مختلف نیوز اسٹیشن چیک کیے۔ خبروں میں سب سے اوپر ”ناتھن اسٹوری“ ہی چل رہی تھی۔

اس نے ریڈیو بند کر کے ٹی وی آن کر دیا۔ وہ بظاہر خبریں سن رہا تھا۔ نگاہ اسکرین پر تھی لیکن ذہن بھٹک رہا تھا۔ اچانک ٹی وی نے اس کی توجہ کھینچ لی۔

تصویری خبریں جو کہہ رہی تھیں، ناتھن کو سماعت کا دھوکا محسوس ہوا۔ اس نے ٹی وی بند کر کے پھر ریڈیو آن کیا۔ وہاں بھی ٹی وی جیسی خبر چل رہی تھی۔ JDC کے مفرور لڑکے ناتھن نے جس بی ایم ڈبلیو کار پر سفر کیا، اسے تلاش کر لیا گیا ہے۔

آگے سننے کی تاب نہ تھی۔ ناتھن نے ریڈیو بند کر دیا۔ یہ کیونکر ہو گیا؟ اتنی جلدی؟ ابھی تو اسے سو میل مزید مسافت طے کرنی تھی۔ اس خبر سے پہلے وہ ابھی موجود پناہ گاہ کے گیراج میں کھڑی ہنڈا کار کو استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔

لیکن پولیس پہلے ہی اس کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔ اتنی جلدی وہ کیسے پہنچ گئے؟ معاً اسے وہ کار سوار یاد آیا جو کل صبح ہی صبح سڑک پر ملا تھا۔ کیا وہ ناتھن کو پہچان گیا تھا؟ کیا اس نے پولیس کو اطلاع دی؟ ناتھن کو خود سے نفرت محسوس ہوئی۔ وہ ایڈیٹ تھا۔ اس نے بار بار احمقانہ خطرات مول لیے۔

اب پولیس جلد یا بدیر مرڈر کیس میں اسے پکڑ لے گی۔ ساتھ میں دیگر جرائم بھی نتھی کرے گی۔ یہ لوگ اسے مار دیں گے یا پھر وہ ساری زندگی جیل میں سڑے گا۔

یک لخت ناتھن پر ڈپریشن کا حملہ ہوا۔ تمام سعی لاحاصل رہی۔ اب تک قسمت اس کا ساتھ دیتی رہی تھی لیکن کب تک۔ مایوسی کا اندھیرا ناتھن کو نگل رہا تھا۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے ریوالور کو دیکھا پھر اسے اٹھا لیا۔

آزادی کا ایک اور راستہ بھی تو ہے۔ آسان اور سہل۔ کوئی ٹینشن نہیں، کوئی بھاگ دوڑ نہیں۔ تصور میں اس نے باپ کو دیکھا۔ فرشتے بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہاں وہ اپنی ماں سے بھی مل سکے گا۔ ناتھن کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ نے جنم لیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ماں باپ بھی مسکرا رہے ہیں۔ وہ بادلوں سے نکل کر والدین کے پاس پہنچ گیا۔ اس کی آنکھ سے ایک آنسو پھسلا۔ ناتھن کو پتا ہی نہیں چلا۔ اس نے ریوالور اوپر کیا اور بیرل میں جھانکا۔ چند سیکنڈ بعد ہتھیار کی نال اس نے کنپٹی پر رکھ دی۔ وہ آزاد ہونے والا تھا۔ یہ خیال اسے پہلے کیوں نہ آیا؟ ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھنے لگا۔ آزادی اور مسرت اس کی منتظر تھیں۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔

☆☆☆

”گریگ پیرینگر“ کا سینہ فخر و انبساط سے پھولا ہوا تھا۔ بی ایم ڈبلیو کی دریافت کے باعث، ریڈیو اور چینلز پر شام کی خبروں میں اس کا نام اور تصویر شامل تھے۔ اگر گریگ لڑکے تک بھی پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کی ترقی پکی تھی۔

علاقے کا جائزہ لینے کے بعد گریگ نے فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے علاقے کے مکینوں کو کھنگالا جائے۔ اسے معلوم تھا کہ جلد ہی پولیس فورس اور میڈیا کی یلغار ہونے والی ہے۔ اس کی پُرجوش خواہش تھی کہ سب سے پہلے ناتھن تک پہنچ جائے۔ وہاں تعمیراتی پروجیکٹ نصف سے زیادہ مکمل ہو چکا تھا۔

وہ مکان نمبر **4120** پر پہنچا تو اسے احساس ہوا کہ مکان غیر آباد نہیں ہے تاہم اس وقت خالی پڑا ہے۔ اس نے آگے بڑھنے سے بیشتر دروازے کی نچلی درز سے اپنا کارڈ اور انفارمیشن شیٹ اندر کھسکا دی اور چلتے چلتے دستی اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔

☆☆☆

ہیکر، مائیکل کی ہدایت کے بموجب JDC کے اسٹاف کے ساتھ مشغول تھا۔ سینٹر کے ریکارڈ کے مطابق کی

تنہا تھا، غیر شادی شدہ تھا۔ ہیگر نے منیجر کی مدد سے رکی کا کمرا دیکھا۔ تاہم اسے کوئی اہم سراغ نہیں ملا۔

منیجر سے بات چیت کے دوران بالآخر اسے ایک نام ہاتھ آ ہی گیا۔ یہ نام مشی کا تھا جو رکی کی دوست تھی۔ وہ بروک فیلڈ گارڈن اپارٹمنٹ میں مقیم تھی۔

ہیگر بلا تاخیر عمارت کی نچلی منزل تک پہنچا۔ مشی کے اپارٹمنٹ کے دروازے پر اسے کسی ڈور بیل کا بٹن دکھائی نہیں دیا۔ کئی بار دستک دینے پر ایک لڑکی نے دروازہ کھولا۔ ہیگر نے اپنا شناختی کارڈ گلے میں لٹکایا ہوا تھا۔

وہ ایک خوش شکل سرخی مائل بالوں والی خوش لباس لڑکی تھی۔ ہیگر نے عمر کا اندازہ پچیس سال لگایا۔ لڑکی کے چہرے پر ایک گہری خراش تھی جو ناک کے بانسے سے ہوتی ہوئی بائیں آنکھ کے نیچے اختتام پذیر ہوگئی تھی۔ خراش تشدد کی واضح علامت تھی۔ لڑکی کی سوجی ہوئی لال آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ روتی رہی ہے۔

ہیگر کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ وہ کسی اہم ذہنی انکشاف کے نہایت قریب تھا۔ لڑکی کے بال پونی ٹیل کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔ ہیگر فوراً اپنے تاثرات چھپا گیا۔ تاہم لڑکی کی حیرت زدہ تھی۔

"تم یقیناً مشی ہو؟" ہیگر نے استفسار کیا۔

لڑکی کی نگاہ، ہیگر کے چہرے سے پھسل کر اس کے بیج پر جم گئیں۔ غیر متوقع طور پر اس نے جواب دینے کے بجائے دروازہ وا کر کے ہیگر کے لیے اندرونی راہ ہموار کی۔ ہیگر پوری طرح چوکس تھا۔ اس نے شکریہ کا لفظ ادا کیا اور اندر قدم رکھ دیا۔

مشی نشست گاہ میں صوفے پر ڈھیر ہوگئی۔ سائڈ ٹیبل پر بیئر کی بوتل کھلی پڑی تھی جو نصف کے قریب خالی ہو چکی تھی۔ ہیگر نے اندازہ لگایا کہ وہ اکیلی تھی۔ اس نے سوچا کہ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مشی کے چہرے سے آغاز کرے پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔

"مجھے رکی کی موت پر افسوس ہے۔ ایسی تکلیف دہ صورت حال میں، مجھے کچھ دریافت کرنا ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ شاید مجھے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا؟" ہیگر نے نوٹ بک نکالنے سے احتراز کیا۔

"آفیسر، تکلفات کی ضرورت نہیں ہے۔" مشی نے بوتل اٹھالی۔

ہیگر نے سہولت محسوس کی۔ اسے لگا کہ مشی آزردگی کے ساتھ دباؤ کا شکار ہے اور بوتل اس کا غم غلط کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہورہی تھی۔

"میں یہ سمجھنے کی کوشش کررہا ہوں کہ رکی، بے ڈی سینٹر کے بچوں کے لیے کیوں ناپسندیدہ شخص بن گیا تھا؟" ہیگر نے احتیاط سے الفاظ کا چناؤ کیا۔ "تاہم میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اس کا حق دار نہیں تھا۔"

ہیگر نے دیکھا کہ مشی کی آنکھیں ڈبڈبانے لگی تھیں۔ اس نے گہری سانس لے کر آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی۔

"کیا تم کہتے ہو کہ وہ ناحق مارا گیا؟" مشی نے براہِ راست سوال کیا۔

"میرا خیال ہے کہ حقائق اتنے سادہ نہیں ہیں، جتنے بظاہر نظر آتے ہیں۔" ہیگر مزید محتاط ہوگیا۔ مشی کے سوال نے اسے احساس دلایا تھا کہ اس کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔

"ہاں آفیسر، تم ٹھیک سوچ رہے ہو، لیکن میں خود کو بہت اکیلا اور... اور...." وہ اچانک چپ ہوگئی۔

ہیگر خاموش رہا۔ اس کا اندھا تیر نشانے پر لگا تھا۔ لیکن مشی اچانک بولتے بولتے رک گئی۔ ہیگر نے غم کے ساتھ اس کی آنکھوں میں خوف کا سایہ دیکھا۔ اس کا ذہن دوبارہ لڑکی کے چہرے کی خراش کی جانب چلا گیا۔ ہیگر کے دماغ میں پھر گھنٹیاں بجنے لگیں۔

"کیا رکی نے کبھی ناتھن کا ذکر کیا تھا؟" ہیگر نے بالآخر نیا سوال گھمایا۔ اس کی کوشش تھی کہ لڑکی کچھ نہ کچھ بولتی رہے۔ اندر ہی اندر اس کی رفتارِ نبض تیز ہوگئی تھی۔

"ناتھن...." مشی نے بوتل منہ سے لگائی۔ "میں خود سے سیکڑوں بار ناتھن سے متعلق سوال کرتی رہی ہوں... مجھے خوشی ہوتی اگر میں یہ کہہ سکتی کہ کسی بچے کی جان لینا رکی کے لیے ممکن ہی نہیں تھا۔ کاش میں یہ کہہ سکتی۔" مشی ہچکی لے کر خاموش ہوگئی۔

ہیگر نے سخت اضطراب محسوس کیا۔

"لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتی۔" وہ پھر گویا ہوئی۔ "بچے اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ رکی کو اس بات سے نفرت تھی کہ "سینٹر" میں بچوں نے اسے وہ عزت نہیں دی جس کا وہ حق دار تھا۔ رکی نے بے رخی کی اور کھلونا بن گیا۔ اس نے دوسری غلطی کی کہ مجھے بھی کچھ نہیں بتایا۔" وہ ایک بار پھر گم صم ہوگئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے بوتل دبوچ لی۔ اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔

"رکی کیا کرنا چاہتا تھا؟" ہیگر نے بدن کے عضلات میں تناؤ کی کیفیت محسوس کی۔

"تو مجھے کیوں چھوڑ کے جا رہا تھا؟" الما منسی نے سوال کیا۔ اس کے سوال میں غم و رنج کا عنصر موجود تھا۔

"میں سمجھا نہیں؟" ہیکٹر نے خود کو پُرسکون رکھنے کی کوشش کی۔ سنسنی کی لہر اس کے رگ و پے میں دوڑ رہی تھی۔

"وہ کسی طویل المدت منصوبے میں الجھا ہوا تھا۔ وہ کیا کر رہا تھا؟ میں نے سمجھنے میں دیر کر دی۔ بہت زیادہ تاخیر کر دی۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ کچھ بھی نہیں۔ وہ میرے گھر سے یہاں سے اپنی چیزیں ہٹا رہا تھا۔ ایک بٹنے نقل اتفاقاً وہ ٹکٹ میرے ہاتھ لگ گیا جو اس نے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔"

"کیسا ٹکٹ؟" ہیکٹر کو لگا جیسے صوفے میں کیلیں نکل آئی ہیں۔

"ارجنٹائن کا یک طرفہ ٹکٹ۔" وہ بولی۔

"کہاں ہے ٹکٹ؟" ہیکٹر کا حلق خشک ہونے لگا۔ وہ شدید ہیجان محسوس کر رہا تھا۔

"دوسری چیزوں کے ساتھ ٹکٹ بھی غائب ہو گیا۔"

"اسے کب روانہ ہونا تھا؟"

منسی نے شانے اچکائے۔ "وہ ایک اوپن ٹکٹ تھا۔ جس کی قیمت ادائیگی نو سو ڈالرز کی گئی تھی۔ میرے تصور میں نہیں تھا کہ رکی کے پاس وہ رقم کہاں سے آئی؟ میں اتنی بے خبر تھی کہ اس کے پاسپورٹ تک سے لاعلم تھی۔"

ہیکٹر کے پیٹ میں اینٹھن شروع ہو گئی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اڑ کر مانٹیل تک پہنچے۔ یہ کیا گھن چکر ہے؟ اور ٹکٹ کا اس معاملے سے کیا تعلق؟ وہ دل ہی دل میں مانٹیل کے تجزیے اور چھٹی حس پر اش اش کر رہا تھا۔

"کیا تمہیں ہماری مدد کی ضرورت ہے؟"

"نہیں۔" وہ رونے لگی پھر اچانک کھڑی ہو گئی۔

ہیکٹر بھی کھڑا ہو گیا۔

"مس، آخری سوال۔ تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ رکی پیرس کو کوئی اور رقم فراہم کر رہا تھا؟ میرا مطلب ہے کسی خاص کام کے لیے؟ جسے کرنے کے بعد وہ جنوبی امریکا (ارجنٹائن) چلا جاتا؟"

منسی نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا اور کھڑکی کے پاس چلی گئی۔ وہ شیشے میں سے باہر دیکھ رہی تھی۔ "مجھے کچھ نہیں پتا۔ لیکن جو کچھ بھی ہو رہا تھا، وہ اشارہ تھا کہ رکی ملک چھوڑ کر جا رہا تھا... اور... اور... مجھے... مجھے بھی چھوڑ..."

منسی کے آخری الفاظ سرگوشی میں ڈھل گئے۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے مزید بات کرنے سے انکار کر دیا۔

☆☆☆

"بیٹھ جاؤ۔" مانٹیل نے کہا۔

تھامس بیٹھ گیا۔ تاہم اس کی کمر بالکل سیدھی تھی۔ وہ تناؤ کا شکار تھا۔

مانٹیل نے اپنی کرسی پر ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلا دیں۔ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے تھے۔ اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

"تو تم ریڈیو اسٹار بن گئے ہو، آفیسر تھامس؟"

تھامس کی نگاہ، مانٹیل کی آنکھوں سے بندھی ہوئی تھی۔ اس نے خود کو بدترین صورت حال کے لیے تیار کر لیا۔

"تمہارا کیریئر تمہارے لیے اہم ترین ہے؟ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟" مانٹیل نے تھامس کی پرسنل فائل کھولی۔

"یس سر۔" تھامس کی آواز مضطرب تھی۔

"کس نے مشورہ دیا تھا، آن ایئر جانے کا؟" مانٹیل تھامس کے بجائے فائل دیکھ رہا تھا۔

"سارجنٹ ہیکٹر کے مطابق، اس واردات سے قبل تم گولڈ میڈل کے حصول کے لیے کوشاں تھے؟"

تھامس خاموش رہا۔

"تم نے اکیڈمی کے داخلی امتحان میں چیٹنگ کی تھی؟" مانٹیل نے تھامس پر ایک نظر ڈالی اور دوبارہ فائل میں کھو گیا۔

"نو سر۔"

"تمہارا خیال ہے کہ چیٹنگ ایک غلط حرکت ہے؟"

"یس سر۔"

"تو تم نے ریڈیو سے معلومات حاصل کرنے کے لیے غلط راستہ کیوں چنا؟ کیا تم آگے جانے کے لیے شارٹ کٹ کی تلاش میں تھے؟"

"نو سر۔" تھامس نے اپنے ہونٹ چبائے۔

"وہاٹ... یس سر، نو سر...؟" مانٹیل برہم ہو گیا۔

"جناب آپ جو بھی ایکشن لینا چاہتے ہیں، میں سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن میری گزارش ہے کہ پہلے آپ میری چند باتیں سن لیں۔" تھامس نے پُرامید نظروں سے مانٹیل کو دیکھا۔

"میں سن رہا ہوں۔" مانٹیل نے فائل بند کر دی۔

"میں مارک بیلی سے ملا تھا۔" تھامس کا اعصابی تناؤ کم ہو گیا۔ "وہ زخمی تھا اور..."

"تفصیل سے بتاؤ۔ "الف" سے "ے" تک۔"

مانٹیل نے اس کی بات سنی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یس سر۔" تھامس کی ٹینشن یک لخت معدوم ہو گئی۔

"میں اس کے گھر کی نگرانی کر رہا تھا۔" خاص نے تمام تر جذبات دبرا کر رکھ دیں تھیں۔ مانگل کا چہرہ بے تاثر تھا لیکن آنکھیں بول رہی تھیں۔

"تمہیں کیوں یقین ہے کہ وہ ہاتھ کے بارے میں جھوٹ بول رہا تھا؟" مانگل کی آواز میں نرمی تھی۔

خاص سوچ میں پڑ گیا کہ ڈاکٹر شفیع سے ملاقات کے بارے میں بتائے یا نہ بتائے۔ تاہم مانگل کی دلچسپی اور بدلے ہوئے تیور نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

"میں اس کے معالج سے ملا تھا۔" بالآخر وہ بولا۔ مانگل کی پیشانی پر شکن نمودار ہو کر غائب ہو گئی۔ وہ خاموش رہا۔ خاص نے ڈاکٹر سے ملاقات کا احوال جوں کا توں اگل دیا۔

اس کی کہانی اختتام پذیر ہوئی تو مانگل کھڑا ہو گیا۔ وہ چند قدم چل کر خاص کے قریب آیا اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔ "تم جانتے ہو کہ تم کیا کر آئے ہو؟"

"نو سر۔" خاص بھی کھڑا ہو گیا۔

"آفیسر خاص! تم نے حیرت انگیز کام کیا ہے۔ ریڈیو والی غلطی کو بھول جاؤ۔" مانگل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "تمہارا اپنا ٹاسک اب..." فون کی گھنٹی کے باعث اس کا فقرہ نامکمل رہ گیا۔ خاص اپنے اندرونی جوش پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"وارن مانگل اسپیکنگ۔" مانگل نے دوسری جانب ہیکر کی آواز سنی۔ وہ سنتا رہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے چلے گئے۔

"کہاں سے بات کر رہے ہو؟" مانگل نے معاً ہیکر کو ٹوکا۔ پھر وہ ہیکر کا جواب سن کر بولا۔ "باقی بات بعد میں... فوراً یہاں پہنچو۔" اس نے فون رکھ دیا اور خاص کو دیکھا۔

"میں کیا کہہ رہا تھا؟" مانگل کی ذہنی رو کسی اور طرف بہہ چلی تھی۔

"سر! آپ نیا ٹاسک دے رہے تھے۔" خاص نے پُرجوش انداز کے ساتھ جواب دیا۔

"ہاں، نیا ٹاسک یہ ہے کہ تم مارک بیلی کے ہاتھ کے زخم کے پس پردہ حقیقت کا سراغ لگاؤ۔ تاہم محتاط رہنا۔ چاہو تو کسی ساتھی آفیسر کو بھی لے جاؤ، لیکن دونوں ساتھ رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے الگ رہنا۔ اگر تمہیں سراغ مل جائے تو آگے بڑھنے کی کوشش مت کرنا بلکہ فوراً مجھے مطلع کرنا۔"

"یس سر۔" خاص کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا۔

صورت حال یکسر تبدیل ہو گئی تھی۔

"تمہارے پاس اس کام کے لیے کلیو یہ ہے کہ ماتھن کے انکل نے ایک ہاتھ ناکارہ ہونے کے بعد پہلا کام جو کیا ہے وہ ڈاکٹر تک رسائی ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر سے ملاقات سے پہلے کے چند گھنٹوں پر فوکس رکھنا۔ ڈاکٹر سے دروغ بیانی ہی مارک بیلی کے گھر میں گھسنے کی کوشش کرنا۔ باقی لائن آف ایکشن بھی تمہاری صلاحیت پر منحصر ہے۔ آخری بات یہ کہ تم ایک کارنامہ انجام دینے کے نہایت قریب ہو۔" مانگل نے بات ختم کی۔

"ٹھیک ہے سر۔" خاص کا چہرہ فرطِ جوش سے سرخ ہونے لگا۔ اسے لگا کہ کیریئر کا ٹرننگ پوائنٹ اس کے ہاتھ میں ہے۔

☆☆☆

اطلاعی گھنٹی کی آواز کسی خوف ناک دھماکے کی طرح تھی۔ ماتھن اپنی جگہ سے تقریباً گر ہی پڑا... پہلا خیال یہی آیا کہ ریوالور چل گیا ہے۔ اگلے ہی لمحے اسے احساس ہو گیا کہ دراصل باہر کوئی ہے اور آواز گھنٹی کی تھی۔

وہ فرش کے ساتھ چپک گیا۔ نظر بیرونی دروازے سے ملحق کھڑکی پر پڑی۔ پردے کی جھری پر اس کی نگاہ گئی۔ وہ کوئی پولیس والا ہی تھا جس کی بغل میں کاغذات کا پلندہ تھا۔

"وہ آگئے ہیں۔" ماتھن نے خود سے سرگوشی کی۔ اچانک اس نے محسوس کیا کہ پولیس مین کا رویہ عجیب سا ہے۔ وہ تنہا لگ رہا تھا اور دائیں بائیں دیکھ رہا تھا۔

ماتھن فرش سے چپکا ہوا پردے کی جھری کو گھور رہا تھا۔ وہ جیسے منجمد ہو گیا تھا۔ چند ساعت بعد پولیس مین کی شبیہ کھڑکی کے سامنے سے غائب ہو گئی۔ ایک کاغذ دروازے کے زیریں رخنے سے اندر آیا۔ پھر اس نے قدموں کی آہٹ سنی۔ جو کہہ رہی تھی کہ پولیس مین واپس جا رہا ہے۔

کئی منٹ تک ماتھن زمیں بوس رہا۔ آہستہ آہستہ وہ حقیقی دنیا میں واپس آ گیا۔ گھٹنوں کے بل اٹھا اور واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آئی۔ پولیس، اس سے دس پندرہ فٹ دور ہو گئی تھی پھر بھی وہ اس تک نہیں پہنچ سکی۔ قسمت اب بھی ماتھن کے ہمرکاب تھی۔ امید کی کرن پھر روشن ہو گئی۔ اسے اپنے باپ کی بات یاد آئی۔ "امید کسی انسان کے لیے ایک گرانقدر شے کی حیثیت رکھتی ہے۔"

ناتھن نے ریوالور کو دیکھا۔ اسے شرمندگی کا احساس ہوا۔ وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔ زندگی کی دشواریوں سے نمٹنے کا یہ کوئی قابلِ تعریف حل نہیں تھا کہ خود کو ختم کر لیا جائے۔ اس نے ہتھیار ڈیش بورڈ پر گرا دیا۔ دونوں ہتھیلیاں آنکھوں پر رکھ لیں۔ وہ رو رہا تھا۔

دراصل وہ اصل دشمن سے بے خبر تھا۔ مسلح "پوائنٹر" ساٹھ میل دور حرکت پذیر تھا۔ "پورشے" کار میں وہ اڑا جا رہا تھا۔ اس نے جو روپ دھارا تھا وہ پولیس افسر کا تھا۔

☆☆☆

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ ناتھن تھا؟" گریگ نے زور دے کر پوچھا۔

"کیا مطلب؟ کتنا یقین چاہتے ہو؟ تم نے میرے گھر پر جو کاغذ مع تصویر کے ساتھ چھوڑا تھا۔ وہ تصویر ناتھن کی تھی۔" نوزی ورسکو نے خفگی کا اظہار کیا۔ "اس روز صبح ہی صبح جو لڑکا سڑک پر مجھے نظر آیا تھا وہ ناتھن ہی تھا۔"

"اس کا لباس کیسا تھا؟" گریگ نے نوزی کی خفگی کو نظر انداز کیا۔

"لڑکے نے جیکٹ اور اسپورٹس شرٹ پہنی ہوئی تھی۔"

"شرٹ پر کس ٹیم کا نشان تھا؟" گریگ نے تجسس محسوس کی۔

"وہ ایک سرسری مڈبھیڑ تھی۔ مجھے نہیں پتا کہ کون سی ٹیم کی شرٹ تھی۔"

تاہم گریگ جانتا تھا۔ رپورٹس کے مطابق، ٹکنسن فیملی کے گھر سے ناتھن نے جو لباس لیا تھا اس میں "شکاگو بل" ٹی شرٹ بھی شامل تھی۔

"کیا تم یاد کر سکتے ہو کہ وہ چرچ کی جانب سے آ رہا تھا؟"

نوزی نے توقف کیا پھر بولا۔ "اگر چھدرے جنگل سے شارٹ کٹ مارا جائے تو وہ غالباً اسی جانب سے آ رہا تھا۔"

گریگ نے نوزی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے گھر سے نکل آیا۔ مکانات پر ناتھن کے بارے میں پرچے چھوڑنا مفید ثابت ہوا تھا۔ نوزی کی کال ملنے پر وہ اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا۔

"دوستو... ہم ناتھن کے سر پر ہیں۔ یہاں موجود ہر مکان کو چیک کرو قبل اس کے کہ وہ یہاں سے نکل جائے۔" گریگ نے ہدایات جاری کیں۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ ایک اہم سوال کرنا تو بھول ہی گیا۔ اس نے پلٹ کر نوزی کے مکان کی گھنٹی بجانا چاہی۔ تاہم نوزی ابھی دروازے پر ہی موجود تھا۔ نوزی کی بیوی بھی عقب سے جھانک رہی تھی۔

"معاف کیجیے، مسٹر نوزی۔" گریگ نے معذرت کی۔ "کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا کوئی پڑوسی چھٹیوں پر گیا ہوا ہے؟"

"میں ہر ایک کو تو نہیں جانتا۔" نوزی نے سوچتے ہوئے کہا۔ "ہمیں یہاں سکونت اختیار کیے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔"

"کوئی بات نہیں۔" گریگ جانے کے لیے مڑا۔

"ایک منٹ۔" نوزی کی آواز پر وہ رک گیا۔ "میرا خیال ہے کہ "گریکی" گھر سے دور ہے۔" نوزی نے مکانات کی ایک جانب اشارہ کیا۔ گریگ کے نزدیک تمام مکانات ایک جیسے تھے۔

"کیا آپ کو گریکی کے مکان کا نمبر یاد ہے؟"

"4120۔"

"بہت شکریہ۔" گریگ وہاں سے ہٹ گیا۔

وہ جلد ہی مکان نمبر 4120 پر پہنچ گیا۔ اسے یاد آیا کہ وہ اس مکان پر بھی آیا تھا اور مکینوں کو غیر موجود سمجھ کر آگے بڑھ گیا تھا۔ تاہم اس نے چلتے چلتے گھنٹی بجائی تھی۔

اس مرتبہ اس نے بغور جائزہ لیا۔ کھڑکیوں پر پردے پڑے تھے۔ اس نے مکان کا چکر کاٹا۔ عقبی دالان خالی تھا۔ تمام کھڑکیاں صحیح سلامت تھیں۔ گریگ نے لان میں قدموں کے نشان تلاش کرنے کی کوشش کی۔ تاہم ناکام رہا۔ پھر اسے تہ خانے کی ادھ کھلی کھڑکی کا خیال آیا۔ اگر وہ یہاں ہے تو پھر تہ خانے کی راہ سے اندر گیا ہوگا۔ کھڑکی میں اتنی گنجائش تھی کہ کوئی کم عمر لڑکا کوشش کر کے اندر جا سکتا تھا۔

دفعتاً گریگ کا دل زور سے دھڑکا۔ اسے اپنی حماقت پر غصہ آیا۔ وہ خالی خالی نظروں سے گیراج کو دیکھ رہا تھا۔ گیراج خالی تھا جبکہ پہلے وہ یہاں آیا تھا تو وہاں ایک ہنڈا کار موجود تھی۔ معاً اسے ہوش آ گیا۔ وہ تیزی سے تہ خانے کی ادھ کھلی کھڑکی تک پہنچا۔ ہلاتے جلاتے پر کھڑکی مزید کھل گئی۔ وہ بمشکل پھنس پھنسا کر اندر گھس گیا۔ اس نے ٹارچ کی روشنی میں تہ خانے کا جائزہ لیا اور گراؤنڈ فلور پر پہنچ گیا۔ گریگ نے پھرتی سے فلور کو کھنگالا اور پہلی منزل پر آ گیا۔

اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ اور دوسرے ہاتھ میں گن تھی۔ ٹارچ وہ گراؤنڈ فلور پر آف کر چکا تھا۔ بہرحال پہلی منزل پر اسے کچھ نہیں ملا۔ تاہم ایک تبدیلی پر اسے تاؤ رقعہ دل گیا۔ رقبے کے حدود جات تقریباً ویسے ہی تھے جو

نکسن فیملی کے گھر سے ملنے والے رقعے پر درج کیے گئے تھے۔ سب سے نمایاں اور تشویش ناک بات یہ تھی کہ ناتھن کے پاس اب ایک آتشیں ہتھیار بھی تھا۔

کریگ دانت پیس کر رہ گیا۔ ناتھن پھر ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ کریگ نے اپنا ریڈیو سنبھالا اور واپس گراؤنڈ فلور کی طرف بھاگا۔ اس کا رخ تہ خانے کے بجائے سیدھا بیرونی دروازے کی جانب تھا۔

☆☆☆

پچھلے پانچ میل سے وہ کار متواتر ناتھن کی ہنڈا کی عقب میں تھی۔ ناتھن نے کئی بار رفتار بڑھا کر اسے پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ ناتھن نے ایک آدھ بار رفتار انتہائی کم کر کے عقبی کار کو آگے نکلنے کا موقع دیا۔ تاہم نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات... وہ کار مستقل ناتھن کی ہنڈا کے عقبی بمپر کے ساتھ لگی رہی۔ متعاقب کی تیز ہیڈ لائٹس، ریک ویو اور سائڈ مرر میں ناتھن کی آنکھوں کو خیرہ کرتی رہیں۔

وہ جو کوئی تھا، ناتھن کے پیچھے تھا۔ ناتھن کو کوئی شبہ نہیں رہا تھا۔ رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ ناتھن مرکزی سڑک کے بجائے ذیلی سڑکیں استعمال کر رہا تھا۔

وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے عقب میں موجود کار کے ساتھ کوئی دوسری گاڑی نہیں تھی۔ ناتھن یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر وہ کون شخص ہے اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟ ایک اقدام پر اسے اطمینان تھا کہ وہ ریوالور ساتھ لے آیا تھا۔ علاوہ ازیں اس نے نکلنے سے پیشتر ٹیپ کی مدد سے لائسنس پلیٹ کے دو ہندسے تبدیل کر دیے تھے۔ ایک ..... کو چار بنا دیا تھا۔

☆☆☆

ڈپٹی شیرف "اسنیڈ مین" کے اقدامات واضح تھے۔ بیک اپ کے بغیر وہ ملزم کو روکنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ آخری رپورٹ کے مطابق ناتھن مسلح تھا اور ہنڈا کار استعمال کر رہا تھا۔ ہنڈا کے پیچھے لگے ہوئے اسنیڈ مین نے بارہ میل گزار دیے تھے۔

ہیڈ لائٹس کی روشنی میں اسنیڈ مین دیکھ رہا تھا کہ ہنڈا کے ڈرائیور کا سر نشست کی پشت سے چند انچ اوپر تھا۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کوئی لڑکا ہے۔ لائسنس پلیٹ پر لڑکے نے جو نمبر بدلی کی تھی، وہ پولیس کو جھانسا دینے کے لیے قطعی ناکافی تھی۔

اچانک اسنیڈ مین کا ریڈیو بیدار ہوا۔

اسنیڈ مین نے ڈیش بورڈ سے مائیک اٹھا کر بٹن دبایا۔ "ہیکر فقشین 15 چارلی سیون۔" اس نے عقبی شیشے میں جھانکا۔ چیری شٹ کی گاڑی ڈپٹی شیرف کے ساتھ آن لگی تھی۔ "امکانات بلند تر ہیں۔ سامنے ہنڈا کار ہی ہماری مطلوبہ گاڑی ہے۔" اسنیڈ مین نے مائیک منہ سے لگایا۔

"روکنا ہے اسے؟" چیری نے سوال کیا۔

"ابھی نہیں۔ کمانڈ سکس... 6 پہنچنے والی ہے۔" اسنیڈ مین نے جواب دیا۔ "ان کو اس وقت چیلسی روڈ اور روٹ نمبر 168 پر ہونا چاہیے۔ جنکشن کے ساتھ۔"

"اوکے۔"

"کمانڈ 6، ہیکر 15۔" اسپیکر سے آواز آئی۔ "ہم پہنچ گئے ہیں۔" یہ سارجنٹ رانس تھا۔

"روڈ بلاک؟"

"یس، روڈ بلاک۔"

☆☆☆

ناتھن کا دل ڈوب سا گیا۔ اس نے عقب میں ہیڈ لائٹس کا دوسرا جوڑا دیکھا۔ فوراً ہی گاڑی کی چھت پر سرخ اور نیلی روشنی گردش کرنے لگی۔ اور یہ پولیس والے ہیں۔

"گھبراؤ مت۔" ناتھن نے خود کو سمجھایا۔ اس کا ذہن تیزی سے کوئی حل تلاش کر رہا تھا۔ انہوں نے ابھی تک اسے نہیں روکا تھا۔ لیکن بلاشبہ وہ جلد ہی کچھ کرنے والے تھے۔ ناتھن نے عالم سراسیمگی میں دائیں بائیں جھانکا۔ ایکسلریٹر پر پاؤں کا دباؤ از خود بڑھتا گیا۔ اس نے سائڈ مرر میں عقبی منظر دیکھا۔ اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔ عقب میں ہیڈ لائٹس کے مزید دو جوڑے شامل ہو گئے تھے گویا پولیس کی چار گاڑیاں اس کے پیچھے تھیں۔ ان کی چھت پر مخصوص روشنی گردش کر رہی تھی۔ پھر اچانک فضا میں سائرن کی کریہہ چیخ بلند ہونے لگی۔ ناتھن کا دل اس کے سینے میں پھڑ پھڑانے لگا۔

اس نے سامنے دیکھا تو سو گز کے فاصلے پر سڑک بلاک تھی۔ پولیس کارز کی چھتوں پر سرخ اور نیلی روشنیاں دائرے کی شکل میں آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔

ناتھن گویا چوہے دان میں پھنس گیا تھا۔ کچھ سجھائی نہیں دیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ بھاگتے رہو۔ ایکسلریٹر پر مزید دباؤ نے اسے فلور کے ساتھ لگا دیا تھا۔ گاڑی فراٹے بھر رہی تھی۔

اسنیڈ مین کو اپنی بصارت پر شک ہوا۔ اس نے ناقابل یقین نظروں سے دیکھا۔ ہنڈا اس سے دور ہوتی

جا رہی تھی لیکن کہاں؟ سامنے راستہ بند تھا۔ دو پولیس کارز وہاں ترچھی بمپر ٹو بمپر کھڑی تھیں۔ دونوں بمپرز کے درمیان محض بارہ انچ کا فاصلہ تھا۔

”لڑکا پاگل ہو گیا ہے؟“ اسٹینڈ مین بڑبڑایا اور بائیک سنبھال کر چیخا۔ ”سارجنٹ وہ تمہارے اوپر چڑھائی کر رہا ہے۔“

ناتھن کو کچھ پتا نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔ ایک ہی خیال ذہن میں تھا کہ ناکا توڑ کر کسی بھی طرح نکل جانا ہے۔ آگے کیا ہوگا؟ اسے پتا نہیں تھا۔

درمیانی فاصلہ برق رفتاری سے کم ہو رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اسٹیئرنگ کے ساتھ پیوست تھے۔ دائیں ٹانگ جیسے اکڑ گئی تھی۔ ٹانگ کے نیچے پیڈل فلور کے ساتھ چپک گیا تھا۔

ناتھن ناکے کے سر پر تھا۔ محض بارہ گز دور۔ تباہ کن تصادم میں صرف لمحاتی فاصلہ باقی تھا۔ دفعتاً اس نے گاڑی سائنڈ واک پر چڑھا دی۔ زوردار دھچکے نے اسے سیٹ پر سے اچھال دیا۔ یوں لگا جیسے گاڑی الٹنے والی ہے۔ ٹرانسمیشن لائن کی کنکریٹ پر رگڑ نے خوفناک آواز پیدا کی۔ ایک اور جھٹکا لگا اور ہنڈا کا رشتہ زمین سے منقطع ہو گیا۔ گاڑی سائنڈ واک سے ٹکرانے کے بعد ہوا میں تیر گئی تھی۔

ناتھن دیوانہ وار اسٹیئرنگ سے لڑ رہا تھا۔ دایاں پیڈل، گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے سے پہلے ہی اس نے چھوڑ دیا تھا۔ پہلے گاڑی کا دایاں پہیا اور بعد میں بجلی کھمبے سے ٹکرایا۔ گاڑی مزید دائیں جانب جھٹکے جھٹکے رکی اور اگلے بائیں پہیے پر گری۔ بعد ازاں یکے بعد دیگرے پچھلے دونوں پہیے زمین سے ٹکرائے۔ ناتھن نے بریک لگائے۔ گیلی گھاس پر گاڑی لٹو کی طرح گھومی۔ ناتھن کے بدن کا ہر مسام پسینا اگل رہا تھا۔ شدید افراتفری میں وہ بارہ گز کے فاصلے سے شاٹ گن نہیں دیکھ پایا تھا۔ اسے ہوش اس وقت آیا جب ناکے سے چلنے والی شاٹ گن کے دھماکے نے اسے تقریباً بہرا کر دیا۔

گھومتی، پھسلتی گاڑی میں گولی پسنجر سیٹ کی کھڑکی کا شیشہ توڑتی ہوئی، ونڈ اسکرین سے گزر گئی۔ گاڑی کے اندر اور بونٹ پر شیشوں کے ان گنت چھوٹے بڑے ٹکڑوں کی برسات ہوئی۔

ناتھن کے ذہن میں یہی خیال آیا کہ اسے مارنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بھاگتے رہو۔

اس نے دھندلی آنکھوں سے جائزہ لیا۔ وہ ناکے سے آگے تھا لیکن سڑک فاصلے پر تھی۔ اس کی گاڑی الٹنے سے بچ گئی تھی اور حیرت انگیز طور پر انجن بھی کام کر رہا تھا۔ تاہم اس کی اپنی حالت غیر تھی۔

ناتھن نے گاڑی گیئر میں ڈالی اور دوبارہ سڑک کا رخ کیا۔ سڑک پر پہنچتے ہی اس نے رفتار بڑھانی شروع کی۔ ناکا پیچھے رہ گیا تھا۔ ایک اور دھماکا ہوا اور ونڈ شیلڈ کا بچا کچھا حصہ بھی غائب ہو گیا۔

ناتھن نے سر جھکا کر رفتار بڑھائی تو یہ خوفناک انکشاف ہوا کہ ہنڈا کی رفتار بڑھنے کے بجائے کم ہو رہی ہے۔ اس نے پیڈل دبا دیا لیکن انجن بند ہو چکا تھا۔

خوف و دہشت نے ناتھن کو جکڑ لیا۔

”او، نو... ناٹ ناؤ، اوہ گاڈ ابھی نہیں۔“ تاہم بالآخر گاڑی سڑک کے عین درمیان رک گئی۔ ناتھن سکتے کی کیفیت سے دوچار تھا۔ اس کے دماغ نے پیدل بھاگنے کی ترغیب دی۔ یہ ایک بے تکی ترغیب تھی۔ وہ بے دست و پا ہو چکا تھا۔ اسٹینڈ مین سر پر پہنچ گیا تھا۔

”ہاتھ سامنے رکھو، ورنہ کھوپڑی اڑا دوں گا۔“ وہ غرایا۔

ناتھن ساکت بیٹھا تھا۔ مسافت تمام ہو گئی تھی۔ یہ اس کی بھاگ دوڑ کا اختتام تھا۔ اس نے دھیرے دھیرے ہاتھ بلند کر دیے۔ دور سے قدموں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

”باہر نکلو۔“ کسی نے حکم دیا۔

”گن۔“ کوئی چلایا۔ ”نشست پر گن موجود ہے۔“

دو ہاتھوں نے اسے گاڑی سے باہر گھسیٹ لیا۔ شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اس کے ہاتھ، پیروں اور پیٹ کو مجروح کر گئے۔ اس کی ناک سے بھی خون بہہ رہا تھا۔ اسے ہتھکڑیاں پہنا کر پولیس کار میں منتقل کر دیا گیا۔

☆☆☆

پوائنٹر نے ٹاؤن شپ کی پولیس میں مکمل مل جانے کا منصوبہ بنا لیا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ خود کو بریڈک کاؤنٹی کا افسر ظاہر کرے گا جس کی ذمے داری تھی کہ پنسلوانیا میں ”گیس“ کی کارکردگی پر نظر رکھے۔

اس کی وردی اور شناخت اصل کے مطابق تھی۔ بیج پر اس کا نام ”ٹیری رابرٹسن“ لکھا تھا۔

اس وقت وہ جیکر ٹاؤن شپ کے ہوٹل میں موجود تھا۔ اس کی توجہ ٹی وی پر چلنے والی ایمرجنسی رپورٹ کی جانب تھی۔ ناتھن کی تصویر نے پوری اسکرین کو گھیرا ہوا تھا۔ عنوان تھا۔ ”پولیس کی تحویل میں۔“

اناؤنسر بتا رہی تھی۔ ملک کا مقبول ترین ''مفرور'' پولیس کی گرفت میں۔ نیوز کاسٹر کے مطابق، ماتھن کو ''پٹ کرن'' کاؤنٹی، نیو یارک میں رکھا گیا تھا۔ پوائنٹر کا منہ بن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ مذکورہ کاؤنٹی، نیو یارک کے انتہائی جنوبی حصے میں واقع تھی۔ اس کا مطلب ''ٹارگٹ'' تک پہنچنے کے لیے، پوائنٹر کو مزید چند گھنٹے درکار تھے۔

☆☆☆

سارجنٹ وانس نے ماتھن کی گرفتاری کی رپورٹ مکمل کی تو گھڑی ساڑھے چار بجنے کا اعلان کر رہی تھی لیکن صبح ابھی فاصلے پر تھی۔ اس نے رپورٹ لفافے میں منتقل کر کے شیرف مرفی کا چارج درج کیا۔

لابی کا دروازہ کھلنے کی آواز نے اسے چونکنے پر مجبور کر دیا۔ اس وقت کسی کی آمد وہاں قطعی غیر متوقع تھی۔ وانس نے اجنبی پولیس اہلکار کو دیکھا اور اسے پہچاننے میں ناکام رہا۔

''گڈ مارننگ۔'' پوائنٹر نے مسکرانے کی کوشش کی۔

''رات کافی ہنگامہ خیز رہا۔'' وہ بولا۔

وانس بخر بیا انداز میں مسکرایا۔ ''ہاں، کچھ ایسا ہی رہا مگر میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟''

''میرا نام رابرٹسن ہے۔'' پوائنٹر نے سکون سے جھوٹ بولا۔ میرا تعلق برڈ کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ سے ہے۔ میں یہاں ضروری کارروائی نمٹانے آیا ہوں تاکہ ماتھن کی واپسی کا بندوبست کیا جا سکے۔ میرا مطلب ہے، واپس ورجینیا اسٹیٹ۔'' اس نے لابی کا جائزہ لیا۔ ''کافی سناٹا ہے۔ لگتا ہے تم اکیلے ہو؟''

وانس نے شانے اچکائے۔ ''فی الحال تو میں اور لڑکا ہی یہاں موجود ہیں۔'' وہ میز پر کاغذات کی جانب متوجہ ہو گیا۔ تاہم جواب دیتے ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ اسے تنہائی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے تھا۔

وانس نے دوبارہ سر اٹھایا تو پوائنٹر گن نکال چکا تھا بلکہ گولی میز کے عقب میں موجود سارجنٹ وانس کی جانب اپنا سفر شروع کر چکی تھی۔

☆☆☆

ماتھن غنودگی کے عالم میں تھا۔ جب اس نے مشکوک آواز سنی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ وہ ایک عجیب سی آواز تھی۔ جیسے کسی نے بوتل میں پھنسا ہوا کارک جھٹکے سے کھولا ہو۔ اس کے فوراً بعد فرنیچر کے گرنے کی آواز سنائی دی اور پھر مہیب سناٹا۔

ماتھن کے کان کھڑے ہو گئے۔ معاً کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ فوراً ہی وہی آواز دوبارہ آئی جس نے ماتھن کو چوکنا کر دیا تھا۔

ماتھن کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ اس کی چھٹی حس شدید خطرے کا اعلان کر رہی تھی۔ اسے ٹی وی سیریز ''کاپس'' یاد آئی۔ اس نے آواز پہچان لی تھی۔ کسی نے سائلنسر لگے ہتھیار سے دو فائر کیے تھے۔ ماتھن کا لہو رگوں میں منجمد ہو گیا۔ اس کا بھیانک خواب ابھی جاری تھا۔

کسی کے قدموں کی آواز کوٹھری کی جانب آ رہی تھی جو کوئی بھی تھا، مسلح تھا اور ماتھن کو ٹھکانے لگانے آ رہا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس نے کسی پولیس والے کو بھی مارنے سے دریغ نہیں کیا تھا۔

''ما... ما... ماتھن۔'' قدموں کی آہٹ کے ساتھ اجنبی آواز نے اس کا نام گنگنایا۔

کوئی نامعلوم عنصر تھا، اس گنگناہٹ میں جس نے ماتھن کا خون خشک کر دیا۔

''ماتھن... بے... بی... بی... بی...'' وہی گنگناہٹ پھر کسی کا قہقہہ سنائی دیا۔ ''اب کہاں بھاگو گے؟'' قدموں کی آہٹ قریب آ گئی تھی۔

کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ماتھن کی جان لینے آ رہا تھا۔ کوئی بے رحم قاتل۔ جو شکار کی بے بسی پر لطف اندوز بھی ہو رہا تھا۔ یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا کہ وہ کون ہے؟

ماتھن بند کمرے میں پھنسی ہوئی بلی کی طرح ہراساں تھا۔ وہ بوکھلایا ہوا کمرے میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ ٹوٹا پھوٹا پلنگ اسے قاتل سے کہیں بچا سکتا تھا۔ کچھ نہیں سوجھا تو وہ دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ دفعتاً اس کی نگاہ پلنگ کے ڈگمگاتے ہوئے پائے کی جانب گئی۔ اس نے لپک کر پائے کو دبوچ لیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد بوسیدہ پلنگ کی ایک ٹانگ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اسی وقت سیل کے دروازے میں موجود قفل میں چابی گھومنے کی آواز آئی۔ کمرے میں نیم تاریکی تھی۔

ماتھن پھرتی سے دوبارہ دروازے کے ساتھ دیوار سے چپک گیا۔ دروازہ کھلتے ہی اسے خودبخود دروازے کی آڑ مل جاتی۔ اس کا دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔

وہ جونہی دیوار کے ساتھ لگا، دروازہ کھل گیا۔ ماتھن نے دونوں ہاتھوں سے پلنگ کا پایہ تھاما ہوا تھا۔ پہلے ہتھیار بدست بازو اندر آیا۔ ماتھن نے کم سے جسم و جان کی تمام تر قوت مجتمع کر کے وار کیا۔ گن قاتل کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر گری۔

پوائنٹر کے حلق سے دبی دبی سی کراہ خارج ہوئی۔ وہ

مختصر قید خانے میں در آیا۔ ناظمن کی آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی۔ وہ ناقابلِ یقین نظروں سے اپنے سامنے ایک پولیس مین کو دیکھ رہا تھا۔

"کون ہو تم؟" ناظمن نے پوائنٹر کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پوائنٹر جواب دینے کے بجائے گن اٹھانے کے لیے جھکا۔ ناظمن کے پاس سوال جواب کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اس کے بدن کا ریشہ ریشہ تن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس انتہائی قلیل وقفہ ہے۔ پوائنٹر کی حرکات میں بلا کی تیزی تھی۔ وہ گن اٹھا کر سیدھا ہو رہا تھا۔ ناظمن نے دونوں ٹانگیں پھیلا کر، ہاتھوں میں موجود لکڑی کا بھرپور وار پوائنٹر کے سر پہ کیا۔ اس مرتبہ وہ زمین بوس ہو گیا۔

ناظمن کو حیرت ہوئی کہ سر پر چوٹ کھانے کے باوجود نامعلوم پولیس مین یا قاتل کے حلق سے کوئی آواز نہیں نکلی تھی۔ نہ اس نے گن ہاتھ سے جانے دی تھی۔ وہ لوٹ لگا کر ناظمن سے دور ہو گیا۔

ناظمن کو لگا کہ جے زی سینٹر کا خوفناک منظر دہرایا جا رہا ہے۔ آخر یہ لوگ میری جان کے دشمن کیوں ہو گئے ہیں؟ اور یہ ایک دوسرے کو کیوں مار رہے ہیں؟

بھاگو... ایک بار پھر بھاگو... اس کے ذہن نے نعرہ لگایا۔

پوائنٹر کے سنبھلنے سے پہلے وہ قید خانے سے باہر ہو گیا۔ دہشت اس کی رفتار کم کرنے میں ناکام رہی تھی۔ اس کا ریوالور، ظاہر ہے کہ پولیس نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ تاہم ربوک کے جوتے اب بھی اس کے پیروں میں تھے۔ آناً فاناً وہ نیم تاریکی میں پولیس اسٹیشن سے نکل گیا۔

بھاگو... بھاگو... وہ پوری قوت سے اندھا دھند دوڑ رہا تھا۔

☆☆☆

سارج... اوہ نو... مائی گاڈ!" شٹ کا فقرہ ادھورا رہ گیا۔ اس نے فی الفور پسٹل نکالا اور سارجنٹ رائس کی لہولہان لاش سے صرف نظر کرتے ہوئے، ہال وے سے گزر کر کوریڈور کا رخ کیا۔

اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ وہ پوری طرح چوکس تھا۔

دوسری جانب پوائنٹر کو شٹ کی موجودگی کا احساس ہو گیا۔ وہ ناظمن کے سیل سے نکل کر کوریڈور کی دیوار کے ساتھ منہ لٹکا کر بیٹھ گیا۔ وہ کراہ رہا تھا۔

شٹ نے گن دونوں ہاتھوں میں لے کر فائرنگ

پوزیشن اختیار کی ہوئی تھی۔ وہ قدم بہ قدم آگے جا رہا تھا۔ کوٹھری میں جھانک کر اس نے ناظمن کی غیر موجودگی کا تعین کیا۔ پھر زمین پر بیٹھے ساتھی اہلکار کی جانب متوجہ ہوا جس کا سر سینے پر جھکا ہوا تھا۔

شٹ کے وہم و گمان میں نہ تھا کہ اگلے لمحے کیا ہونے والا ہے۔ جیسے ہی اس نے گن واپس ہولسٹر میں منتقل کی۔ پوائنٹر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ شٹ کا منہ کھلا رہ گیا۔ پوائنٹر کی چلائی ہوئی گولی نے اس کا کام تمام کر دیا تھا۔

پوائنٹر کو سلنسر کا خیال آیا۔ دو عدد قانون کے رکھوالے مارے جا چکے تھے۔ یہ امر سلنسر کو بر آمد کرنے کے لیے کافی تھا۔ کیونکہ ایسی صورت حال میں تفتیش کا دائرہ نہ صرف وسیع ہو جاتا بلکہ اس میں شدت اور سرگرمی کا شامل ہونا لازمی امر تھا۔ تاہم پوائنٹر کے پاس اس کے سوا چارہ بھی کوئی نہیں تھا۔

اس کے شیطانی دماغ میں نئے منصوبے کے خدوخال نمایاں ہونے لگے۔ ناظمن کو پہلے ہی "کاپ کلر" تصور کیا جا رہا تھا۔ پولیس اسٹیشن کی صورت حال بھی عکاسی کر رہی تھی کہ ناظمن ایک بار پھر قتل کر کے بھاگ نکلا۔

"ناظمن، تم بہت گندے بچے ہو۔" پوائنٹر نے راؤ ڈبیک کی جانب چلتے ہوئے سرگوشی کی۔ "اب تمہاری بکواس کوئی نہیں تسلیم کرے گا۔ شاید تمہیں اس کا موقع ہی نہ ملے۔"

سارجنٹ وائس کی لاش سے بچتے ہوئے وہ ڈیسک پر پہنچا۔ جہاں سیکیورٹی کیمرے نصب تھے۔ اس کی نظر گھڑی پر پڑی۔ پانچ بج رہے تھے۔ تیزی سے کام ختم کر کے اس نے باہر کا رخ کیا۔

تین عدد ویڈیو ٹیپس اس کی جیب میں تھیں۔

☆☆☆

بیدار ہونے ہونے اور فون اٹھانے سے قبل، چھ بار گھنٹی شور مچا چکی تھی۔

"ڈس از مائیکل۔" اس نے خوابیدہ آواز میں کہا۔

"ہائے مائیکل، میں بیکر بات کر رہا ہوں۔"

"ہاں، بکو... کیا افتاد آن پڑی ہے؟" مائیکل نے بیٹھتے ہوئے سائیڈ ٹیبل کا لیمپ روشن کر دیا۔

بیکر نے مختصر الفاظ میں ناظمن نیگل کی گرفتاری کی کہانی بیان کی۔ اور انکشاف کیا کہ اس مرتبہ دو شیرف کے دو ماتحتین کو گولی مار کے فرار ہو گیا۔

"دو دونوں زندہ ہیں یا...؟" مائیکل کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ وہ پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔

"زندہ...؟ ان دونوں کو سانس لینے کا موقع بھی نہیں

ملا۔ ہیکٹر نے بتایا۔

''کیا بکواس ہے؟''

''مائیکل، حقیقت بتا رہا ہوں۔ دونوں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔''

''اس کے پاس ہتھیار کہاں سے آیا؟''

''اس نے ایک گن چھین کر دونوں کو گولی ماردی۔''

''وہ بچہ ہے، کوئی کمانڈو نہیں ہے۔''

''یقین تو مجھے بھی نہیں آیا دوست لیکن واردات کچھ ایسی ہی ہے۔'' ہیکٹر نے جواب دیا۔ مائیکل خاموشی کے سمندر میں ڈوب گیا۔

''کیا ہم دونوں دشمن کے ہاتھوں بے وقوف بنے رہے؟''

''معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔''

نہیں یہ ممکن نہیں ہے۔ مائیکل نے بددلی کے ساتھ سوچا۔ ''ٹھیک ہے۔ میں نیویارک کے لیے نکل رہا ہوں۔ ہم دیکھیں گے کہ ماتھن کی گرفتاری کے سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں۔ تم یہاں سب کو اطلاع کر دو۔ جو وہاں پہنچنا چاہے پہنچ سکتا ہے اور تم تھامس سے ملتے ہوئے آنا۔''

''اوکے، باس۔''

☆☆☆

''نہیں۔'' ڈیزی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ خبریں سن رہی تھی۔ اسے لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہے۔ خبروں کے الفاظ کسی پگھلی ہوئی دھات کی طرح اس کے کانوں میں اتر رہے تھے۔

نہ سمجھ میں آنے والی بات تھی۔ قید کی حالت میں، کوئی بچہ تربیت یافتہ پولیس سے گن چھین کر انہیں کیسے مار ڈالے۔۔۔

عورتوں کی مخصوص حس، اس کا تجربہ۔۔۔ احساسات اب بھی مختلف تھے۔ لیکن ٹی وی پر جو کچھ دکھایا جارہا تھا، اسے تبدیل کرنا کسی کے بس میں نہیں تھا۔

ڈیزی کو پتا ہی نہیں چلا۔ کب اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ کچھ دیر بعد اس نے خود کو سنبھالا اور دوسرا کو فون ملایا جس نے پہلی گھنٹی پر ہی فون اٹھالیا۔ غالباً وہ ڈیزی کے فون کی توقع کر رہا تھا اور جانتا تھا کہ وہ کیوں فون کرے گی۔ لہٰذا اس نے ڈیزی کی آواز سنتے ہی دھیرے سے مختصر جواب دیا۔

''ہاں، مجھے بھی ابھی معلوم ہوا ہے۔''

☆☆☆

پولیس اسٹیشن سے فرار ہونے کے ایک گھنٹے بعد ماتھن کی سماعت سے سائرن کی آوازیں ٹکرانا شروع ہوگئیں۔ وہ ایک اپارٹمنٹ بلڈنگ کی سیڑھیوں کے نیچے چھپا ہوا تھا۔

معاً اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اسے چھپنے کے لیے رکنا نہیں چاہیے تھا۔ پولیس اسٹیشن سے بھاگتے وقت اس کی نگاہ میز پر پڑی تھی اور وہ پولیس والا یقیناً مرچکا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔ ماتھن کو سائلنسر لگے ہتھیار کی فائرنگ بھی یاد آئی۔ اس وقت افراتفری میں اضطراری طور پر اس نے ردعمل ظاہر کیا تھا اور جان بچا کر نکلنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔

اب اس کے حواس واپس آرہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کی کوٹھری میں گھسنے والا اسے ختم کرنا چاہتا تھا لیکن کیوں؟ وہ پولیس والا تھا تو اس نے اپنے ساتھی کو کیوں مارا؟ ماتھن کو اس کی گنگناہٹ یاد آئی۔

''ما۔۔۔ ما۔۔۔ ماتھن۔۔۔ اب کہاں بھاگو گے؟''

نہیں وہ پولیس والا نہیں تھا۔ سوچ سوچ کے ماتھن کا دماغ دکھنے لگا۔ بس اتنا ہی سمجھ آیا کہ وہ جو کوئی بھی تھا اسے مارنے آیا تھا۔ دوم، ڈیسک والے پولیس مین کو بھی اسی نے مارا تھا۔ سوم اس کی وردی پولیس کی تھی۔ تاہم وہ پولیس والا نہیں تھا۔

ماتھن کے لیے صورت حال پہلے سے زیادہ خطرناک تھی۔ ایک پولیس والا مرچکا تھا۔ اگر جعلی پولیس والا نکل گیا تو سب یہی سمجھیں گے کہ ماتھن نے ایک اور قتل کر دیا ہے اور پولیس اس کے خون کی پیاسی ہوچکی ہوگی جبکہ جعلی پولیس والا بھی اس کی جان کا دشمن تھا۔

اسے یہاں چھپنے کے بجائے، ایک گھنٹے کی مہلت میں زیادہ سے زیادہ دور نکل جانا چاہیے تھا۔ اب تک پولیس نے علاقہ گھیر لیا ہوگا۔ یعنی وہ پولیس کے گھیرے میں پھنسا ہوا تھا۔ اس کا خیال پھر جعلی پولیس مین کی جانب چلا گیا۔ کیا وہ جے ڈی سینٹر میں مرنے والے دکی ہیرس کا کوئی رشتے دار تھا؟ ماتھن کی عقل اس گتھی کو سلجھانے میں ناکام تھی۔ ماتھن نے دھیان ہٹا کر اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا سوائے اس کے کہ کسی نہ کسی طرح آگے بڑھتا رہے۔

ماتھن کے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ تھانے سے زیادہ سے زیادہ دور چلا جائے۔ یہ شہری علاقہ نہیں تھا۔ تنگ گلیاں، چھوٹے مکانات اور دکانیں، اپارٹمنٹ والی عمارتیں زیادہ تھیں۔ کئی منزلہ عمارتیں۔۔۔

وہ ایک عمارت کے ایسے احاطے میں تھا۔ جب افق پر

نارنجی سرخی نے جھلک دکھانا شروع کی۔ وہ پھر سوچ میں پڑ گیا۔

اس کے بائیں جانب ایک دروازہ تھا جس کے پیچھے سیڑھیاں نیچے جارہی تھیں۔ سیڑھیوں کے ایک طرف دیوار اور دوسری طرف گرل بنی ہوئی تھی۔ تہہ خانہ، اس نے سوچا۔ یہ مکان کا نہیں بلکہ کئی منزلہ اپارٹمنٹ بلڈنگ کا تہہ خانہ تھا۔ گرل اور دروازے کی حالت سے عیاں تھا کہ تہہ خانہ عام طور پر زیرِ استعمال نہیں ہے۔ وہاں چوہے، اندھیرا، کاکروچ وغیرہ ہوں گے۔ ناتھن نے دروازے پر ہاتھ رکھا وہ کھلا ہوا تھا۔

☆☆☆

پیٹروٹی کو واشنگٹن پوسٹ کے رپورٹر کے ذریعے سب سے پہلے خبر ملی تھی۔ وہ اس وقت اسٹیٹ پولیس کے ہیلی کاپٹر میں سفر کر رہا تھا۔ اچانک تبدیل شدہ صورتِ حال پیٹروٹی کے حق میں استوار ہوگئی تھی۔ پیٹروٹی نے اپنی مسرت کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ کئی روز سے وہ خود کو ایک ایڈیٹ تصور کر رہا تھا۔ وہ بھی محض ایک بچے کی وجہ سے۔ لیکن اب میڈیا کو پیٹروٹی کی دانش اور تجربے پر انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا بلکہ کوئی بھی اس کے آڑے نہیں آسکے گا۔ نئی صورتِ حال نے اس کی پوزیشن مستحکم کردی تھی۔ وہ خود کو ایک دانشور اور فلسفی کے روپ میں دیکھ رہا تھا۔ اب اس کی تھیوری کو چیلنج کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

☆☆☆

سامی بازل نے ناب پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔ وہ مسٹر سلیٹر کے آفس میں تھا۔ وہ سلیٹر کی ڈیسک کے قریب خاموشی سے ایستادہ ہوگیا۔ دونوں کو معلوم تھا کہ کیا بات ہونے جارہی ہے۔ سلیٹر کے لیے یہ ایک مشکل گھڑی تھی لیکن سامی کے لیے نہیں... وہ تو عرصے سے اس کام کا منتظر تھا۔

سلیٹر اپنا ذاتی قانون نافذ کرنے کے لیے بیتیس سال سے سامی پر انحصار کرتا آیا تھا۔ دونوں کی عمروں میں دس سال کا فرق تھا۔ تمام برسوں کے دوران غیر قانونی کاروبار پھیلتا رہا۔ سلیٹر کے لیے کام کرنے والے آئے بھی اور گئے بھی۔ جانے کا ہمیشہ ایک ہی راستہ ہوتا تھا۔ تاہم سامی کی وفاداری اور پوزیشن ہمیشہ مستحکم رہی تھی۔

دونوں اس کو یقین تھا کہ پوائنٹر ہمیشہ کی طرح اپنا کام خوش اسلوبی سے نمٹالے گا لیکن ایسا نہیں ہوسکا تھا۔ خود سلیٹر کے لیے یہ ایک حیرت انگیز حقیقت تھی۔ پوائنٹر ایک بچے کو قابو کرنے میں ناکام رہا تھا۔ یہ چیز پوائنٹر کے سابقہ ریکارڈ کے برخلاف تھی۔ اس کے ریکارڈز کی وجہ سے ہی سلیٹر نے پوائنٹر کو دوسرا موقع دیا تھا جبکہ دوسرا موقع فراہم کرنے کا وہ قائل نہیں تھا۔ پوائنٹر اس کا ایک قیمتی مہرہ تھا۔

سلیٹر کو جو چیز سب سے بدنما نظر آرہی تھی وہ پوائنٹر کے ہاتھوں دو پولیس والوں کی ہلاکت تھی۔ یہ ہلاکتیں سلیٹر کے غیر قانونی کاروبار کے لیے نئے خطرات کھڑی کرسکتی تھیں۔

”کیا تم سمجھ رہے ہو کہ آج کی ملاقات کا کیا مقصد ہے؟“ سلیٹر نے سامی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

”بالکل جناب۔“ سامی نے نشست سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔ ”ہمیں اب پوائنٹر کو روکنا ہوگا۔“

سلیٹر نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”مطلب اسے معطل کردیا جائے؟“

”نہیں جناب... پولیس ہلاکتوں کے پیچھے ناتھن نہیں بلکہ کسی اور کا ہاتھ ہے۔ جیسے ہی یہ بات کھلے گی، ہمارے لیے نئی مشکلات کھڑی ہوجائیں گی۔“ سامی نے کہا۔

”پھر؟“

”ہمیں، پوائنٹر کی قربانی دینی پڑے گی۔“ سامی نے جواب دیا۔

”بھاری رقم ہے، کیا ہم رقم کو بھول جائیں؟“

سامی نے رک کر جواب دیا۔ ”رقم کو بھولنا ہی بہتر ہے۔ اتنا معمولی کام تھا۔ جو کہ شروع سے خراب ہی ہوتا جارہا ہے اور مزید خراب ہوتا نظر آرہا ہے۔ بہتر ہے کہ ہم پہلی فرصت میں فل اسٹاپ لگا کر عارضی طور پر سرگرمیاں معطل کردیں۔ بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔“

سلیٹر خاموش تھا۔ پیشانی پر شکنیں تھیں۔

”ناتھن کو کیش کرنے کا منصوبہ بھی پوائنٹر ہی لایا تھا۔“ سامی نے مزید کہا۔

”ہونہہ۔“ سلیٹر نے ہنکارا بھرا۔ ”یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑے گا۔ میں نے پوائنٹر کو بات کرنے کے لیے بلایا ہے۔“

”یس سر۔“ سامی کھڑا ہوگیا۔

☆☆☆

الیگزینڈر، ایلکس کے نام سے مشہور تھا۔ اس کی عمر دس سال تھی۔ وہ اپنی فیملی میں سب سے چھوٹا تھا بلکہ اس بلڈنگ میں بھی سب سے کم عمر تھا۔ برنی اس کا وفادار ساتھی جو چھ مہینے قبل اسے ایک گلی میں ملا تھا۔ جب سے دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہوگئے تھے۔

ان کے اڑوس پڑوس میں دنگا فساد اور فائرنگ عام

تھی۔ کم از کم دو مرتبہ ایلکس فساد کی زد میں آکر زخمی ہوا تھا۔ برنی کا ساتھ ملنے پر ایلکس خود کو زیادہ محفوظ خیال کرتا تھا۔

وہ ان لڑکوں میں سے تھا، جو اسکول کا ناغہ نہیں کرتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایلکس کو پڑھائی سے دلچسپی تھی۔ اسکول میں اے سی کی ٹھنڈک تھی۔ اچھا کھانا ملتا تھا۔ دوستوں کے ساتھ کھیل کود کے مواقع تھے۔

اسکول سے ہٹ کر اس کا زیادہ وقت تہ خانے میں گزرتا تھا۔ برنی بھی ساتھ ہوتا تھا۔

اس روز بھی دونوں ساتھ تھے۔ برنی سیڑھیاں اترتے اترتے رک گیا۔ پلٹ کر ایلکس کو دیکھا۔ ایلکس اس کے پیچھے تھا۔ برنی ایک بار پھر رک گیا۔ اس مرتبہ اس کے حلق سے خوفناک غراہٹ بلند ہوئی۔ ایلکس چونکا۔ معاً اس نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔

''کون ہے، وہاں کون ہے۔ باہر آؤ، ورنہ میرا کتا تمہیں پھاڑ ڈالے گا۔'' ایلکس نے دھمکی دی۔

خاموشی، سکوت، صرف برنی کی دھیمی غراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ ایلکس اور برنی آہستہ آہستہ تہ خانے کے گندے فرش تک پہنچ گئے۔

چند ڈبے گرے اور ان کے عقب سے ایک سفید فام لڑکے کا چہرہ نمودار ہوا۔ ناتھن پہچانے میں ایلکس نے پانچ سیکنڈ لیے۔

''تم ناتھن ہو؟''

ناتھن اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔

''یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''پولیس مجھے ڈھونڈ رہی ہے۔'' ناتھن نے کہا۔

ایلکس کچھ دیر تک بغور ناتھن کے خوف زدہ چہرے کو دیکھتا رہا پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر برنی کا غصہ ٹھنڈا کرنے لگا۔

''تم نے مجھے کیسے پہچانا؟'' ناتھن نے سوال کیا۔

''تمہیں کون نہیں جانتا، اتنی عمر میں تم نے ٹھیک ٹھاک شہرت کمائی ہے۔'' ایلکس بولا۔ ''پولیس والوں کو مار کر تم نے بڑی غلطی کی ہے۔ وہ تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔''

''میں نے کسی کو نہیں مارا۔'' ناتھن نے کہا۔ ''ایک پولیس والے نے دوسرے پولیس والے کو مارا۔ اس کے بعد مجھے مارنے کی کوشش کی۔''

''اچھا۔ تو پھر دوسرے پولیس والے کو کس نے مارا؟''

ناتھن کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''دوسرا پولیس والا؟ کیا مطلب؟ وہاں تو اور کوئی نہیں تھا؟''

ایلکس نے ناتھن کو تفصیل بتائی۔ ناتھن کا منہ کھلا رہ گیا۔

"تو وہ لوگ، ان دونوں کے قتل کا ذمے دار مجھے ٹھہرا رہے ہیں؟"

ایلکس نے اثبات میں سر ہلایا۔ کتا خاموش ہو گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کافی دیر تک خاموش رہے۔

"اب تم کیا کرو گے؟" بالآخر ایلکس نے سوال کیا۔

"مجھے نہیں پتا۔" ناتھن نے یاسیت سے کہا۔ "اور تم کیا کرو گے؟" اس نے ایلکس سے پوچھا۔

"اگر تمہارا اشارہ پولیس کی طرف ہے تو پولیس کو اطلاع دینے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔" ایلکس نے جواب دیا۔

ناتھن نے سوچا کہ اب کیا بات کرے پھر وہ بولا۔

"کیا میں یہاں ایک دن کے لیے چھپ سکتا ہوں؟"

ایلکس نے بلاتوقف اتنی آسانی سے جواب دیا جیسے وہ پہلے سے اس سوال کی توقع کر رہا ہو۔ "کیوں نہیں، ضرور۔"

"تم پولیس کو کیوں نہیں بتاؤ گے؟" ناتھن نے مشکور نظروں سے سوال کیا۔

"میں اتنا چھوٹا بھی نہیں رہا۔ زندگی کی تلخیوں نے مجھے بہت کچھ سکھا دیا ہے۔" ایلکس نے فلسفہ بگھارا۔ "میں نہیں سمجھتا کہ تم جیسا نازک لڑکا نہتا اور قید میں ہوتے ہوئے دو پولیس آفیسرز کو مار سکتا ہے۔" ایلکس نے برنی کے بالوں بھری گردن سہلائی۔

ناتھن نے ٹھنڈی سانس بھری اور خاموش رہا۔

"تم بھوکے ہو؟" ناتھن نے سر ہلایا۔

"میں کچھ کرتا ہوں۔" ایلکس نے کہا۔ "یہاں میں نے چند کھیل اور ایک چھوٹا ٹی وی رکھا ہوا ہے۔ پہلے میں تمہارے لیے کچھ کھانے کے لیے لاتا ہوں۔ میں اوپر چھٹی منزل پر رہتا ہوں۔"

"کیا وقت ہوا ہے؟" ناتھن نے پوچھا۔

"میں یہاں آیا تو اس وقت ساڑھے آٹھ ہو رہے تھے، کیوں؟"

"مجھے دس بجے ایک فون کرنا ہے۔" ناتھن نے درخواست کی۔

"میں کوشش کروں گا۔" ایلکس نے وعدہ کیا۔ "میں برنی کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس سے باتیں کرو۔ یہ تمہارا خیال رکھے گا۔ کوئی آئے تو چھپ جانا، برنی کسی کو نیچے نہیں آنے دے گا۔"

ایلکس چند منٹ برنی سے باتیں کرنے کے بعد رخصت ہونے لگا۔ ناتھن کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔

"بہادر بنو یار، سب ٹھیک ہو جائے گا۔" ایلکس نے ناتھن کا شانہ تھپتھپایا۔ "میں فون لا کر یہاں پلگ اِن کر دوں گا۔ ماں باپ گھر پر نہیں ہیں۔"

☆☆☆

جب مائیکل کاؤنٹی کے شیرف آفس پہنچا تو وہاں میڈیا سرکس کا سماں تھا۔ ہال میں پچھلی ملاقات تھی پیٹر ولی سے ہو گئی۔ مائیکل اس سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے کترا کر نکلنا چاہا لیکن پیٹر ولی کی نظر پڑ گئی۔

"لیفٹیننٹ مائیکل۔" پیٹر ولی نے بھرپور اعتماد سے پکارا۔ اس کی آواز میں تحکم کا تاثر موجود تھا۔

مائیکل نے گہری سانس لے کر پیٹر ولی کی جانب .... پیش قدمی کی۔

"یہ سراغ رساں، لیفٹیننٹ وارن مائیکل ہیں۔" پیٹر ولی نے دوسرے افسران سے مائیکل کا تعارف کرایا۔ "ناتھن کو پکڑنے کے سلسلے میں یہ آپ لوگوں کی مدد کرنے آئے ہیں۔"

"کیا ہم اسے گرین سگنل سمجھیں کہ ضرورت پڑنے پر لڑکے کو ختم کر دینا ہے؟" ایک ڈپٹی نے سوال کیا۔ "میرا مطلب ہے کہ وہ بچہ اور میں اپنا بقیہ کیریئر کورٹ روم میں قانونی کارروائی لڑتے نہیں گزار سکتا۔"

وہاں موجود مختصر ہجوم کی بھنبھناہٹ تیز ہو گئی۔

پیٹر ولی تیار تھا۔ "میں شروع سے کہتا آ رہا ہوں کہ وہ بچہ نہیں ہے۔ اسے بالغ سمجھو۔ وہ ایک وحشی قاتل ہے جس نے دو خاندانوں کو برباد کر دیا ہے۔ تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ اسے گرین لائٹ سمجھو۔ ضرورت پڑنے پر تم لوگ اسے بلا دریغ گولی مار سکتے ہو۔"

مائیکل، پیٹر ولی کی خودغرضی اور شقاوت پر بدمزہ ہو گیا۔

"اب جاؤ اور اسے آرڈر سمجھو۔" پیٹر ولی نے اطمینان سے کہا۔

"مسٹر پیٹر ولی تم بچے کے لیے ڈیتھ وارنٹ ایشو کر رہے ہو۔ تم کورٹ آفیسر ہو۔ تم یہ اختیار نہیں رکھتے کہ ناتھن کو ختم کرنے کا حکم نامہ جاری کر دو۔" مائیکل نے شیرف مرفی کی جانب دیکھا۔

پیٹر ولی برہم دکھائی دیا۔ "ہمیں یہ کام ختم کرنا ہے، وہ خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ اگر وہ مارا جاتا ہے تو اس کا ذمے دار بھی وہ خود ہے۔ مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔"

مائیکل جانتا تھا کہ پیٹر ولی سے بحث کرنا بے معنی ہے۔ حالات نے جو رخ اختیار کیا تھا، وہ پیٹر ولی کے

موقف کے لیے کارآمد تھا۔ چنانچہ اس نے شیرف مرفی کی جانب توجہ مبذول کی۔

"شیرف۔" وہ بولا۔ "یوں لگتا ہے کہ تمہارے آدمی ایک بارہ سالہ بچے کو ختم کرنے جا رہے ہیں۔"

"ریکھو، مائیکل۔" شیرف نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ "میرے آدمیوں کو پتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ وہ زندہ ہاتھ آ گیا تو ٹھیک ہے اگر خطرہ بنا تو مجبوراً ہمیں اسے مارنا پڑے گا۔"

"یہ اتنا سادہ نہیں ہے۔ اگر تمہارے آدمیوں کو پتا ہے کہ کیا کرنا ہے تو اس وقت انہوں نے کیا کیا؟ جب ناتھن نہتا قید میں تھا۔ نہ وہ اسے قید میں رکھ سکے بلکہ خود ہی مارے گئے۔ ابھی یہ بھی نہیں پتا کہ درحقیقت ہوا کیا تھا۔"

"ہاں، یہ اتنا ہی سادہ ہے۔" شیرف کو غصہ آ گیا۔ "مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا ہوا اور مجھے ڈپارٹمنٹ کیسے چلانا ہے۔ میرے دو ڈپٹی مارے گئے تھے۔ یہ اب میرا کیس بن گیا ہے۔ یہ لو راشیڈ ز دیکھو اور مجھے اپنا کام کرنے دو۔" شیرف نے قلم مائیکل کے سپرد کیا۔

چیڈرلی شیرف کے پیچھے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

نہ چاہتے ہوئے بھی پوائنٹر نے سلیٹر کو فون کرنا تھا۔ وہ پر جنسٹس ہسٹ مین تھا۔ پیشہ ورانہ کل اس کے پیشے کا تقاضا تھا کہ وہ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرے۔

سائی نے فون اٹھایا اور سلیٹر کو دے دیا۔ "کیا خبروں میں سب سچ چل رہا ہے؟ کیا ناتھن پھر تمہارے ہاتھ سے نکل گیا؟ پولیس اہلکار کو کس نے مارا؟" سلیٹر نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔

"میں معذرت خواہ ہوں، مسٹر سلیٹر۔" پوائنٹر نے وضاحت کرنا چاہی۔ وہ سے حیرت ہوئی کہ اس کی آواز میں کمزوری تھی۔

"لیکن ایسا نہیں ہوا جیسا..."

"وضاحت بند رکھو۔" سلیٹر نے حکم دیا۔ "میں مزید کوئی وضاحت سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ کیا تم نہیں سمجھ رہے کہ تم نے سارے منصوبے پر پانی پھیر دیا۔ میری پوزیشن خراب کر دی۔"

"ایسا نہیں ہے، جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔"

"بکواس بند کرو۔" سلیٹر مشتعل ہو گیا۔ "تم کیا سوچتے ہو، مجھے پروا نہیں ہے۔ مجھے رزلٹ سے مطلب ہے اور تم نے میرا سر جھکا دیا ہے۔ اب غور سے سنو۔ لڑکے کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ واپس آ جاؤ۔ کچھ بات کرنی ہے تم سے۔"

پوائنٹر کا تنفس غیر متوازن ہو گیا۔ "مارک بیلی کا کیا ہو گا؟ کیا میں اسے..."

"مارک کو ہم سنبھال لیں گے۔ پانچ بجے میں تمہیں اپنے آفس میں دیکھنا چاہتا ہوں، سمجھ گئے؟"

"یس سر۔" پوائنٹر نے ریسیور سے فون رکھ دیا۔ وہ اپنے لرزتے ہاتھوں کو گھور رہا تھا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس نے ہتھیلیاں بند کر کے کھولیں۔

پوائنٹر جانتا تھا کہ اب وہ ایک "مردہ آدمی" ہے۔ اگر وہ واپس نہیں جاتا ہے تو وہ اس کے پیچھے آ جائیں گے۔

☆☆☆

مائیکل نے شیرف آفس میں ہی ایک کمرا اپنے لیے منتخب کر لیا۔ اس نے کوئی چھٹی مرتبہ شیرف کی دی ہوئی فضاوریہ کا جائزہ لیا۔ ناتھن نے اسکی ریوالور شوٹنگ کیونکر اور کہاں سیکھی؟ یہ ممکن نہیں ہے۔ نہ ہی تصاویر میں اسے فائرنگ کرتے دکھایا گیا تھا۔

وہ صرف فرار ہوتا ہوا نظر آ رہا تھا اور سخت ہراساں تھا۔ آثار و شواہد بظاہر ناقابل تردید تھے۔ تاہم مائیکل کا دماغ قائل نہیں ہو پا رہا تھا۔ مائیکل نے پیڈ پر لکھنا شروع کی۔ ناتھن کے پاس گن کہاں سے آئی؟ ناتھن نے اپنی دوسری پناہ گاہ مقتول وڈی کی فرنٹ سے ریوالور حاصل کیا تھا۔ وہ ریوالور پولیس کے قبضے میں تھا۔ پھر دوسری گن اس نے کہاں چھپائی ہوئی تھی؟ جبکہ حوالات میں ڈالنے سے قبل اس کی اچھی طرح تلاشی لی گئی تھی۔ نہیں، دوسری گن اس کے پاس نہیں تھی۔ مائیکل نے آخری سطر کے نیچے لکیر کھینچ دی۔

ہنٹ، ناتھن کے سیل کے قریب ہلاک ہوا۔ ظاہر ہے کہ پہلے وہ مارا گیا۔ لیکن ناتھن نے پولیس آفیسر سے گن کیسے چھین لی؟ ناممکن! حوالات کے سامنے والے حصے میں ڈیسک پر ڈانس موجود تھا۔ اگر ناتھن ہنٹ کو مار کر بھاگا تو وہ ڈانس کے سامنے سے گزرا ہو گا۔ دوسرے ڈانس نے دھماکے کی آواز پہلے ہی سن لی ہو گی۔ نہایت اہم سوال تھا۔ کہ ڈانس نے کوئی ردعمل ظاہر کیوں نہیں کیا۔ وہ اپنی کرسی میں ہی موجود تھا اور اسے وہیں گولی ماری گئی۔ دو گولیاں کیوں ماری گئیں؟ ایک بالکل قریب سے اور دوسری قدرے فاصلے سے؟ جبکہ تصاویر میں ناتھن غیر مسلح تھا اور سیدھا باہر کی جانب بھاگا جا رہا تھا۔

اگر سیل کی جانب سے فائرنگ کی آواز سنائی دیتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ڈانس اپنی نشست پر آرام کرتا رہا... اور ایک بچے کے ہاتھوں اطمینان سے گولیاں کھا کر راہی

ملک عدم ہو جائے۔ نوئل نٹ...

مانگل نے شیرف کے ایک آدمی کو ساتھ لیا اور واچ ڈبیک پر آ گیا۔ ’’او کے۔‘‘ وہ ڈبیک کے پیچھے چلا گیا۔ ’’تم وانس کی جگہ یہاں بیٹھے ہو۔‘‘ مانگل نے پولیس اہلکار سے کہا۔ وہ سر ہلا کر رہ گیا۔ ’’تمہیں ماتھن کے سیل کی جانب سے فائر کی آواز آئی ہے۔ تم کیا کرو گے؟‘‘

’’ظاہر ہے میں جائزے کے لیے اٹھ کر جاؤں گا۔‘‘

’’تمہارا گن ہولسٹر میں ہوگی؟‘‘

’’ظاہر ہے نہیں۔ میرے ہاتھ میں ہونی چاہیے۔‘‘

مانگل نے سر ہلایا۔ ’’تو پھر وانس اپنی جگہ سے کیوں نہیں ہلا اور اس کا ریوالور اس کے ہولسٹر میں کیوں تھا؟‘‘

پولیس اہلکار نے بے بسی سے شانے اچکائے۔

مانگل کی پیشانی پر شکنوں کا جال نمایاں ہو گیا۔

’’وانس کو پہلی گولی بہت قریب سے ماری گئی جو کوئی تھا، وہ وانس کا جاننے والا تھا یا پھر پولیس والا تھا۔ وانس کو ہلنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ پہلے وانس کو مارا گیا تھا۔‘‘ مانگل کی آواز سے اعتماد جھلک رہا تھا۔

’’سادہ سی منطق ہے۔‘‘

پولیس اہلکار ہونق دکھائی دے رہا تھا۔

’’شنٹ، صبح ہی صبح کسی کام سے بالاتفاق یہاں آیا اور وانس کی حالت دیکھ کر، ریوالور ہاتھ میں لے کر اندرونی جانب بڑھا۔‘‘ مانگل اس طرح تجزیہ پیش کر رہا تھا، جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے فلم چل رہی ہو۔ ’’شنٹ بعد میں مارا گیا ہے... سمجھ رہے ہو؟‘‘

’’کچھ کچھ...‘‘ پولیس والے نے کہا۔

کچھ وقت کے لیے کمرے میں سکوت طاری رہا۔ فضا ویر ابھی تک مانگل کے ہاتھ میں تھیں۔

’’شنٹ کا ریوالور کہاں تھا؟‘‘ اچانک مانگل نے سوال کیا۔

’’ہولسٹر میں۔‘‘

’’وہ مارا۔‘‘ مانگل کی آواز بلند ہو گئی۔ اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ وہ لوگ اب تک ماتھن کے فرار کو، شواہد کی روشنی میں، غلط زاویے سے دیکھ رہے تھے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی کہ انہوں نے ماتھن کو قاتل فرض کیا ہوا تھا۔ اس لیے دو پولیس والوں کے قتل کی تفتیش ہی نہیں ہوئی۔ مانگل کو یقین تھا کہ شنٹ کے بدن سے جو گولی برآمد ہوگی، وہ شنٹ کے ریوالور کی نہیں ہو سکتی۔

جو کوئی بھی تھا؟ اس کا ٹارگٹ پولیس والے نہیں تھے۔ وہ اصل قاتل کے ’’ٹارگٹ‘‘ کے راستے میں آ گئے اور ٹارگٹ تھا... ماتھن...

یعنی ماتھن اس وقت پہلے سے زیادہ خوفناک صورت حال سے دوچار تھا۔ مانگل اچھل پڑا۔ ’’دوست فوراً میری شیرف سے بات کراؤ۔‘‘

☆☆☆

ہیکٹر کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا۔ مانگل کی پیش کردہ ’’ہٹ مین‘‘ کی تھیوری ایسی ہی چونکا دینے والی تھی۔

’’ہیکٹر، ذرا سوچو... بچہ یتیم ہے، اس کا باپ خاصی دولت چھوڑ گیا ہے۔ واحد چچا ہے، وہ بھی قلاش۔ خاص نے مارک بیلی (چچا) کی رپورٹ بھی مشکوک دی ہے۔ اگر کسی نے ماتھن کو راستے سے ہٹانے کا معاہدہ کیا ہے تو، پورا معاملہ حل ہو جاتا ہے۔ ماتھن قاتل نہیں ہے بلکہ وہ صرف اپنا دفاع کر رہا ہے۔‘‘

’’میرے دوست! عزت مآب۔‘‘ ہیکٹر نے کہا۔ ’’کیا تم شک کا فائدہ دیتے دیتے بہت دور نہیں نکل گئے؟‘‘ ہیکٹر نے احتیاط سے اعتراض کیا۔

’’شاید، میں سمجھتا ہوں۔‘‘ مانگل نے جواب دیا۔ ’’یاد کرو، جے ڈی سینٹر کا وڈیو سیکیورٹی سسٹم مکمل خراب نہیں تھا۔ ہمیں صرف وہی ٹیپ ملی تھی جو قاتل یا قاتل کے سرپرست ہمیں دکھانا چاہتے تھے۔ یہاں بھی ابہام ہے۔ نگرانی کے کیمروں سے کئی فلمیں غائب ہیں۔ جے ڈی سینٹر کے لڑکے کا اور مقتول رکی ہیرس کی گرل فرینڈ کا انٹرویو یاد کرو... ارجنٹائن کا یک طرفہ ہوائی جہاز کا ٹکٹ کس نے رکی ہیرس کو دلوایا؟‘‘ مانگل کی آواز پُرجوش ہوتی جا رہی تھی۔

’’اگر یہ سب ابہام ہے تو کس نے کس سے معاہدہ کیا ہے اور کون تنفیذ کر رہا ہے؟‘‘

’’کنٹریکٹ تو مارک بیلی نے دیا ہے۔ پھر بھی تم خاص سے رابطہ کرو۔ میں اس کی ڈیوٹی لگا آیا تھا۔ ہاں یہ نہیں پتا کہ مارک نے کنٹریکٹ کس کے ساتھ کیا ہے؟ سردست بینک میں رکی ہیرس کا اکاؤنٹ کھنگالو۔‘‘

’’او کے باس۔‘‘

☆☆☆

ماتھن ایک گھنٹے سے کوشش کر رہا تھا۔ بالآخر اس کی کوشش بارآور ثابت ہوئی۔ اسے ایک شناسا آواز سنائی دی۔

’’ہائے، یہ میں ہوں۔‘‘ ماتھن نے کہا۔ ’’مجھے سیم سے بات کرنی ہے۔‘‘

دوسری طرف والے نے آواز فوراً ہی پہچان لی تھی۔ ’’ماتھن ذرا رکو،

کالرز کا رویہ کافی خراب ہو چکا ہے۔"

"میں سمجھتا ہوں۔" ناتھن نے آہستہ سے کہا۔

زیزی نے تیزی سے پروگرام میں تبدیلی کرتے ہوئے ناتھن کی موجودگی کا اعلان کیا۔

"ناتھن بیٹے! تم لائن پر ہو؟" زیزی کی رفتارِ نبض بڑھ چکی تھی۔

"میں نے کسی پولیس والے کو نہیں مارا۔" ناتھن کی آواز بھرا گئی۔

"مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر۔" ناتھن کو احساس ہوا، زیزی کی آواز میں پہلے جیسا یقین جھلک رہا تھا۔

"میم، آپ دوسروں کی طرح کیوں نہیں سوچتی ہیں؟" ناتھن رونے لگا۔

"زیز، کیونکہ مجھے تم پر یقین ہے۔" زیزی نے بمشکل اپنی آواز کو نارمل رکھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔ "تم دُرست، مجھے بتاؤ کہ ہاں کیا ہوا تھا؟"

"یس... یں... یں... میم..." ناتھن نے خود کو سنبھالا اور ساری کہانی سنا دی۔

"وہ پولیس والا کون تھا؟" زیزی نے سوال کیا۔

"میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ پولیس والا نہیں تھا۔ مجھے نہیں پتا کہ کتنے لوگ مجھے مارنا چاہتے ہیں؟ اور کیوں؟ میں کیسے اتنے لوگوں سے بچ پاؤں گا۔ وہ سب بڑے ہیں اور خطرناک ہیں۔ ناتھن ہے... میم! آپ کا شکریہ... شاید میں آپ سے دوبارہ بات کرنے کے لیے زندہ نہ بچوں۔ میں تھک گیا ہوں۔ میں ڈر گیا ہوں۔" وہ پھر رونے لگا۔

زیزی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

"کیا تم مایوس ہو؟" زیزی نے بہ وقت تمام اپنی آواز پر قابو کیا۔

"پ... پتا... نہیں۔" ناتھن نے روتے ہوئے کہا۔

"میم! میم... میں سب لوگوں سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔"

"ہاں، بولو... سب سن رہے ہیں۔"

"یہ لوگ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہیں؟ کیوں؟ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟ مجھے بچانے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ کوئی میری بات پر یقین نہیں کرتا۔"

"میں یقین کرتی ہوں... تمہیں بچانے والا آسمانوں میں ہے۔ تمہیں اس پر یقین کرنا چاہیے۔"

"میں آپ سے ملنا چاہتا تھا لیکن شاید نہ مل پاؤں۔ آپ بہت اچھی ہیں۔ دنیا میں شاید بہت کم لوگ اچھے ہیں۔"

"مجھے یقین ہے کہ ایک دن میں تم سے ضرور ملوں گی۔"

لائن پر دوسری جانب سسکیوں کی آواز آتی رہی پھر لائن مردہ ہو گئی۔

زیزی کو پتا ہی نہیں چلا کہ اس کے رخساروں پر شفاف موتی رینگ رہے تھے۔

☆☆☆

تھامس کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ جناب مائیکل نے براہِ راست میرا ذکر کیا تھا؟" تھامس نے مائیکل کے لیے احترام کے گہرے جذبات محسوس کیے۔ "جناب مائیکل نے مجھے مقرر کر دیا ہے۔ میں نے کیریئر میں کبھی اتنی اہمیت محسوس نہیں کی۔ میری ڈیوٹی زیادہ تر ٹریفک کے لیے لگا دی جاتی تھی... زیزی سے بات کر کے تو میں بالکل ہی مایوس ہو گیا تھا۔ کوئی اور آفیسر ہوتا تو میری چھٹی ہو چکی ہوتی۔"

"تم نے اچھا کام کیا ہے۔" ہیکر نے حوصلہ افزا انداز میں تھامس کا شانہ تھپتھپایا۔ "فوری طور پر اس وقت مائیکل کے مطابق، ہمارا فوری مشن یہ ہے کہ پتا چلایا جائے کہ ناتھن کو ختم کرنے کا کنٹریکٹ کس کے پاس ہے؟ اسی نے رکی ہیرس کو ناتھن کے خاتمے پر مامور کیا تھا۔"

"ہم جان گئے ہیں کہ بینک ریکارڈز کے مطابق رکی ہیرس کے کھاتے میں بیس ہزار ڈالرز جمع کیے گئے تھے۔ یہ واقعے سے تین ہفتے قبل کی بات ہے جس رات رکی ہیرس مارا گیا اسی روز وہ رقم اکاؤنٹ سے نکالی گئی تھی۔"

"رکی ہیرس کی ناکامی کے بعد یہ کام "ہٹ مین" کو سونپا گیا جس کے نام سے ہم ناواقف ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ ایک پیشہ ور قاتل ہے۔ ناتھن کو مارنے کے چکر میں دو پولیس والے اس کے ہاتھوں مارے گئے۔ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ناتھن "ٹارگٹ" ہے۔"

"ایک منٹ، ایک منٹ۔" تھامس اچانک بول پڑا۔

"کیا ہوا؟"

جواب دینے کے بجائے تھامس نے بریڈ اسپتال کا نمبر ملایا۔ کچھ دیر میں اس کا رابطہ ڈاکٹر تیند سے ہو گیا۔ تھامس نے ڈاکٹر کو اپنی گزشتہ ملاقات کے بارے میں یاد دلایا۔ ذرا توقف کے بعد ڈاکٹر کو یاد آ گیا۔

"ڈاکٹر! آخری بار تکلیف دے رہا ہوں... ہماری بات کوئی نہیں سن رہا۔ محض ایک سوال کروں گا آپ ہاں یا نا میں جواب دے دیجیے۔" تھامس نے درخواست کی۔

”یہ ایک معصوم بچے کی زندگی کا سوال ہے۔“

ڈاکٹر نے اطراف کا جائزہ لیا پھر فون کی جانب متوجہ ہوا۔ ”او کے۔“ وہ بولا۔

تھامس نے گہری سانس لی۔ ”ڈاکٹر مجھے یقین ہے کہ مارک بیلی کی انگلیاں کسی نے زبردستی توڑی تھیں؟“

”ایسا ہی تھا۔ غالباً کوئی پیشہ ور آدمی تھا۔“ ڈاکٹر نے ایک لمبے وقفے کے بعد کہا۔

”ملین تھینکس، ڈاکٹر۔“ تھامس نے شکر گزاری سے کہا۔

ڈاکٹر نے رابطہ منقطع کر دیا۔

بیکر بوریت محسوس کرنے لگا۔ ”یہ کیا معاملہ ہے؟“

”آؤ میرے ساتھ۔“ تھامس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

”تمہارا خیال ہے کہ تمام فساد مارک بیلی نے برپا کیا ہے؟“

”نہیں، لیکن میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ اصل مجرم کو جانتا ہے۔“ تھامس نے جواب دیا۔

☆☆☆

پوائنٹر کو معلوم تھا کہ اگر وہ سلیٹر کے پاس جاتا ہے یا نہیں جاتا، دونوں صورتوں میں اس کا مارا جانا یقینی ہے۔ گینگ میں پہلے ہی کئی کردار اسے راستے سے ہٹانے کے مواقع کی تاک میں رہتے تھے۔

موت کا کاروبار اس کا پیشہ تھا۔ پچھلے کئی برسوں میں متعدد بار اس نے اپنی موت کے بارے میں تصور کیا تھا۔ کیونکہ اس کام میں یہ ایک ناگزیر امر ہے... بس وقت کا فرق ہوتا ہے۔ پوائنٹر کے خیال میں اس کا فیصلہ کن وقت آ گیا تھا۔

اس نے بڑے مشکل ”ٹارگٹ“ نہایت کامیابی سے ”ہٹ“ کیے تھے اور اسے دکھ اس بات کا تھا کہ ایک بچے نے اس کی شہرت اور پوزیشن کو خاک میں ملا دیا تھا۔ اسے اب کسی چیز سے غرض نہیں تھی۔ ناتھن اور اس کا معاملہ اب ذاتی صورت اختیار کر چکا تھا۔ خواہ اس کا جو بھی حشر ہو، وہ اس لڑکے کو بہت بری موت سے ہمکنار کرے گا۔ سلیٹر کے پاس واپس جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔

پوائنٹر، جانتا تھا کہ پولیس ناتھن کو تلاش کر رہی ہے اور پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ ناتھن، پولیس اور پوائنٹر دونوں سے زیادہ دور نہیں تھا۔

پوائنٹر نے سوچ لیا تھا کہ اسے پولیس سے پہلے ناتھن تک پہنچنا ہے۔

☆☆☆

”میں صاف گوئی سے کام لوں گا۔“ شیرف مرفی نے مائیکل کا تجزیہ سننے کے بعد زبان کھولی۔ ”تم چاہتے ہو کہ میں تمام واضح شواہد کی موجودگی کو نظر انداز کر کے تمہاری ”ہٹ مین“ کی تھیوری پر کام کروں؟“

پیٹرولی اور شیرف، مائیکل کے سامنے بیٹھے تھے۔ قبل اس کے مائیکل کچھ بولتا، پیٹرولی نے مداخلت کی۔

”مائیکل، مجھے تمہارے بارے میں فکر ہونے لگی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ برس تمہارا بیٹا بچھڑ گیا تھا اور تم نے اسے بہت مشکل سے برداشت کیا۔ تاہم اس کے اثرات اب تک تمہارے اوپر ہیں۔ اس کیس میں مذکورہ حادثہ تمہاری سوچ کو متاثر کر رہا ہے۔ میں مشورہ دیتا ہوں کہ تم رضاکارانہ طور پر پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہٹانے کے لیے مجھے چیف سے بات کرنی پڑے۔“

پیٹرولی کے الفاظ، مائیکل کے سینے میں ہتھوڑے کی طرح لگے۔ اسے شروع سے خطرہ تھا کہ پیٹرولی یہ کارڈ کب استعمال کرتا ہے۔ مائیکل نے جب پہلی بار بے ڈی سینٹر کی فلم میں ناتھن کو دیکھا تھا تو اسے اپنا بیٹا برائن یاد آ گیا تھا۔ اس کے دل نے کہا تھا کہ ناتھن قاتل نہیں ہے۔ ناتھن کے لیے نرم گوشہ رکھنے کے باوجود اس نے کبھی اپنی پیشہ ورانہ ذمے داریوں کے ساتھ سمجھوتا نہیں کیا تھا۔ درحقیقت ناتھن کی وجہ سے پیٹرولی کی انتخابی مہم متاثر ہوئی تھی۔ اب اس کے لیے بہترین موقع تھا کہ وہ اپنی مہم کو نئے سرے سے استوار کرے۔ جبکہ مائیکل کی نئی تھیوری میں اسے واضح خطرہ نظر آ رہا تھا۔

”کیا خیال ہے؟ مائیکل؟“ پیٹرولی نے دباؤ بڑھایا۔

مائیکل شائستگی سے مسکرایا۔ ”مسٹر پیٹرولی، میرا مشورہ ہے کہ آپ میرے بجائے بذات خود اس معاملے سے الگ ہونے کے بارے میں غور کریں۔“ پیٹرولی کا چہرہ خون کے دباؤ سے سرخ ہو گیا۔

”تم ایک قاتل کو بچانا چاہتے ہو؟“ وہ غصے سے بولا۔

”میں اصل قاتل کو پکڑنا چاہتا ہوں اور اپنی ذمے داریوں سے بخوبی آگاہ ہوں۔“

مائیکل اس بات سے آگاہ تھا کہ چیف شیرورڈ، پیٹرولی کو مائیکل سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اور پیٹرولی نے مائیکل کو دباؤ میں لینے کے لیے محض ایک کھوکھلی دھمکی دی تھی۔

اس موقع پر شیرف مرفی نے دخل اندازی کی۔

”مائیکل، میرا خیال ہے کہ یہ میٹنگ ختم ہو گئی ہے۔“

''نہیں ایسا نہیں ہے۔'' مائیکل نے جارحانہ انداز اختیار کیا۔ ''آپ کو چند سوالات کے جوابات جلد از جلد تلاش کرنے ہیں۔ ابھی میں استفسار کر رہا ہوں۔ بعد ازاں میڈیا خود معلوم کرے گا اور اس وقت آپ کے لیے بہت دیر ہو چکی ہوگی۔''

شیرف کا منہ لٹک گیا۔

''پہلا سوال: مقتولین کو جس ہتھیار سے ختم کیا گیا، وہ کہاں ہے؟ مقتولین کے بدن میں جو گولیاں ہیں کیا وہ مسز ویب کے ریوالور کی ہیں؟ تیسرا سوال: بٹ پہلے قتل ہوا ہے تو پھر ولیس نے ماتھن کے خلاف مزاحمت کیوں نہیں کی؟ اگر ماتھن ہی قاتل ہے تو تصاویر میں اس کے دونوں ہاتھ خالی کیوں ہیں... چوتھا سوال: واچ ڈیسک کے اوپر لگے کیمروں سے تین تصاویر غائب ہیں؟ مسٹر شیرف! آپ تفتیش سے زیادہ ماتھن کو 'مارنے' میں دلچسپی رکھتے ہیں۔''

مائیکل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

''آخری بات مسٹر شیرف۔'' مائیکل نے بھرپور حملہ کیا۔ ''اگر ماتھن پولیس کے بجائے کسی اور کے ہاتھوں مارا جاتا ہے تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ آپ اور آپ کا آفس کہاں ہوگا؟ ناؤ یو کین کنٹینیو ود میٹنگ۔'' مائیکل کھڑا ہو گیا۔

شیرف ناک آؤٹ ہو چکا تھا۔ کمرے کی فضا میں سکوت اور تناؤ تھا۔ قبل اس کے، کسی جانب سے گفتگو کا آغاز ہوتا، معاً فون کی گھنٹی بجی۔

شیرف نے فون اٹینڈ کیا اور پیڑولی کے حوالے کر دیا۔ پیڑولی کچھ دیر سنتا رہا پھر جیسے پھٹ پڑا۔ ''کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ میں یہ نہیں کر سکتا۔''

مائیکل کے کان کھڑے ہو گئے۔ پیڑولی یقیناً کسی خاتون سے مخاطب تھا۔ وہ مضطرب اور الجھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

وہ کئی منٹ تک دوسری جانب سے بات سنتا رہا پھر بولا۔ ''دیکھو، اسٹیفنی! میں دوسری بار یہ نہیں کر سکتا۔ جج مجھے جیل میں سڑا دے گا۔ کیا اسے نمبر نہیں ملا؟''

مائیکل اچھل پڑا۔ اسٹیفنی، پیڑولی کی اسسٹنٹ کا نام تھا۔ اس کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی شخص ماتھن کا نمبر ٹریس کر رہا ہے۔ نمبر جج کی مداخلت یا ڈیزی کے ریڈیو اسٹیشن سے ہی مل سکتا تھا۔ جو بظاہر ممکن نہیں تھا۔ نمبر کے پیچھے ''قاتل'' کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا...

وفعتاً مائیکل نے پیڑولی کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔

''اسٹیفنی میں مائیکل بول رہا ہوں۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ کوئی ماتھن کا وہ نمبر ٹریس کر رہا ہے... جس نمبر سے ماتھن نے آخری بار ڈیزی کو فون کیا تھا۔ وہ کون ہے؟ کیا اسے نمبر مل گیا ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم وہ کون ہے؟''

''کیا اسے نمبر مل گیا ہے؟'' مائیکل چلایا۔

''وہ... ہاں... ہاں... لیکن۔''

''کتنی دیر ہوگئی، اسٹیفنی... کتنی دیر؟؟'' مائیکل باقاعدہ چیخ رہا تھا۔ پیڑولی اور شیرف سکتے کی کیفیت میں تھے۔

''شش... شاید... بیس منٹ'' اسٹیفنی کی آواز میں ہراس تھا۔

''نمبر کیا ہے؟''

''مائیکل...''

''پلیز نمبر بتاؤ، وہ نمبر قاتل کے پاس ہے جس کی ہمیں تلاش ہے اور وہ ماتھن کو قتل کرنے والا ہے... اسٹیفنی... مجھے نمبر چاہیے۔ وقت نہیں ہے۔'' مائیکل نے بمشکل آواز کو نرم کیا۔ ''وہ 'ہٹ مین' ہے۔''

ذرا ہچکچاہٹ کے بعد اسٹیفنی نے نمبر بتا دیا۔ نمبر میں سات اعداد تھے۔ جوں ہی مائیکل نے ساتواں عدد سنا، اس نے فون رکھ دیا۔ اس کے اعصاب تن گئے تھے... وہ کون تھا؟ نمبر اس نے کیسے لیا؟ کیا ریڈیو اسٹیشن سے؟

مائیکل سیل فون نکالتا ہوا باہر نکل گیا۔

☆☆☆

ہیکٹر نے پہلی چیز جو نوٹ کی، وہ مارک بیلی کے پرانے مکان کے پردے تھے۔ ''شاید وہ گھر پر نہیں ہے۔'' ہیکٹر نے تھامس سے کہا۔ دونوں یہاں آنے سے پیشتر رکی ہیرس کے اکاؤنٹ کی معلومات مائیکل کو دے چکے تھے۔ جسے سننے کے بعد مائیکل نے تھامس پر سے اندر جانے کی پابندی ہٹا دی تھی... نئی ہدایت کے مطابق دونوں کو اختیار تھا کہ ضرورت پڑنے پر مارک بیلی کے گھر میں داخل ہو جائیں۔ رکی ہیرس کے اکاؤنٹ کی معلومات کے بعد مائیکل نے ہر احتیاط اور شک کو بالائے طاق رکھ دیا تھا۔ اس کے نزدیک یہ فیصلہ کن گھڑی تھی اور تیز ایکشن کا وقت تھا۔ لہٰذا اس نے پیڑولی اور شیرف کی دھلائی کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کیا۔

''کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔'' تھامس نے جواب دیا۔ ''اس کی گاڑی تو کھڑی ہے۔''

ہیکٹر نے اطراف کا جائزہ لیا۔ گن ہولسٹر سے نکال کر کوٹ کے نیچے کر لی۔ تھامس چونک اٹھا۔ تھامس نے

سائڈ میں کھڑے ہو کر دستک دی۔

''مارک!'' ہیکٹر چلایا۔ ''دروازہ کھولو۔''

کوئی ردِعمل نہیں ہوا۔ ہیکٹر نے گن نکال لی اور خاسس کو اشارہ کیا۔ خاسس نے دروازے کی دوسری سائڈ سے ہاتھ بڑھا کر دروازے کی ناب کو گھمایا لیکن وہ لاک تھا۔ خاسس نے نفی میں سر ہلا کر ہاتھ ہٹا لیا۔

ہیکٹر نے اگلے ہی لمحے فائر کر کے لاک اڑا دیا۔ خاسس نے لات مار کر دروازہ کھول دیا۔ کوئی ردِعمل نہیں ... دونوں نے انتظار کیا۔ پھر ہیکٹر نے خاسس کو بائیں جانب اشارہ دیا۔ دونوں مکمل الرٹ حالت میں اندر پہنچے۔ خاسس بائیں رخ پر گیا اور ہیکٹر دائیں۔

''مارک!'' ہیکٹر پھر چلایا مگر خاموشی طاری رہی۔

''میں اوپر جا رہا ہوں، تم گراؤنڈ فلور دیکھو۔'' ہیکٹر نے کہا۔

ابھی ہیکٹر اندرونی زینے کے سہارے اوپر پہنچا ہی تھا کہ اسے خاسس کی آواز سنائی دی۔ وہ الٹے قدموں واپس ہوا۔

خاسس لیونگ روم (ڈرائنگ روم) میں تھا۔ ایک کرسی کے ساتھ مارک بیلی بندھا ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا تھا اور دونوں ہاتھ اطراف میں لٹک رہے تھے۔

''ختم...'' خاسس نے ہیکٹر کی سوالیہ نگاہوں کو جواب دیا۔

''یہیں رکو۔'' ہیکٹر نے کہا۔ پھر اس نے محتاط انداز میں پورے مکان کی تلاشی لی۔ مکان خالی تھا۔ ہیکٹر واپس لیونگ روم میں آ گیا۔

''اسٹیشن فون کر دو۔'' ہیکٹر نے مارک بیلی کا جائزہ لیا، پھر مختصر لیونگ روم میں نظر دوڑائی۔ صوفے کے قریب تین دن کے اخبارات موجود تھے۔ اخبار میں ناتھن والی اسٹوری کا صفحہ سامنے تھا۔

میز پر قانونی کاغذات کا مختصر ڈھیر تھا۔ کاغذات فولڈر میں تھے۔ فولڈر پر موٹے موٹے الفاظ میں لکھا تھا۔

''دی لاسٹ ول اینڈ ٹیسٹامنٹ آف ولیم اسٹیو بیلی۔''

اسٹیو، مارک کا بھائی اور ناتھن کا مرحوم باپ تھا۔ کاغذات اس کی وصیت سے متعلق تھے۔

ہیکٹر نے سرسری مطالعہ شروع کیا... وصیت کے صفحے پر اس کی نگاہ جم گئی۔ دوسرے پیراگراف کا اس نے بغور مطالعہ کیا۔ اور سر پیٹ کر رہ گیا۔ ''کیا ہوا؟'' خاسس نے سوال پھینکا۔

''ہم احمق تھے۔ ہانگل شروع سے ٹھیک جا رہا تھا۔''

''ہاں، مارک کے قتل کے بعد تو یقیناً کیس کا رنگ بالکل بدل گیا ہے۔'' خاسس نے تبصرہ کیا۔

''ہاں۔'' ہیکٹر نے اتفاق کیا۔ ''تاہم ہر جرم کا محرک بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔''

''کیا ہم محرک سے دور ہیں؟''

''یہ رہا محرک۔'' ہیکٹر نے وصیت کا صفحہ نمبر 14 خاسس کے آگے کر دیا۔

☆☆☆

ڈیزی حیران تھی کہ دوپہر تک کال کرنے والوں کا رویہ کیسے بدل گیا۔ حالانکہ وہ صبح ناتھن سے بات کر کے سخت پریشان اور رنجیدہ تھی لیکن اب اکثریت ناتھن کے حق میں تھی، ناتھن کے صبح کے بیان کی تفصیل نے کئی نازک سوال اٹھا دیے تھے۔ آخر میں ڈیزی نے روتے ہوئے جو سوالات پوچھے تھے، ان سوالات نے سامعین کے دل کے تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔ اگر کوئی جوان آدمی یہ بات کرتا تو اس کا کوئی جذباتی اثر نہ ہوتا... یہ بات کسی کے حلق سے نہیں اتر رہی تھی کہ ایک کم سن لڑکا کیسے تین جوان آدمیوں کو مار سکتا ہے؟ جبکہ ان میں دو کا تعلق تربیت یافتہ پولیس آفیسرز سے تھا اور لڑکا قید میں تھا۔ وہ ہنستا بچہ تھا، کوئی کانز دہشت نہیں تھا۔

ڈیزی اس وقت ناتھن سے بات کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے مختلف نظریات قائم کر رہی تھی اور سامعین سے بھی سنتی رہی تھی۔

دفعتاً آپریٹر کی آواز آئی۔ ''معاف کیجیے، کالرز (Callers) سے الگ یہ ایک ایمرجنسی فون ہے۔ جناب بات کریں۔''

ڈیزی نے حیرت کے احساس کے ساتھ ایک بٹن دبایا اور ایمرجنسی کال پروگرام کی گفتگو میں شامل ہو گئی۔

''ناتھن، میں برجک کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ کا لیفٹیننٹ ہانگل بات کر رہا ہوں۔''

''ایک منٹ جناب...'' ڈیزی کی آواز میں احتجاج تھا۔

''پلیز ڈیزی مجھے بات مکمل کرنے دو۔ وقت کم ہے۔ ورنہ بعد میں ہم سب پچھتائیں گے۔ ناتھن اس وقت شدید خطرے میں ہے۔'' ہانگل کی آواز میں شائستگی اور سچائی کے ساتھ التجا کا عنصر تھا۔ ڈیزی نے حسبِ صلاحیت محسوس کر لیا کہ ہانگل سچ بول رہا ہے۔

''ٹھیک ہے مسٹر ہانگل... فرمائیے۔''

''شکریہ۔ ناتھن تم جہاں بھی ہو وہاں سے فوراً نکل جاؤ۔ تمہارا فون نمبر ٹریس ہو گیا ہے اور جعلی پولیس آفیسر کے پاس ہے جس نے پہلے ہی دو پولیس افسران ہلاک کر دیے

ہیں۔ تم بچ گئے تھے۔ اب وہ تم تک پہنچنے والا ہے۔" مائیکل کی آواز میں بے چینی تھی۔

ادھر ناتھن کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ ڈیزی کے چہرے کا رنگ بھی بدل گیا۔

"تمہیں کیسے پتا چلا؟" ناتھن نے گویا ڈیزی کا سوال چھین لیا۔

"جناں ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔ انہیں بعد کے لیے رکھو۔ جلدی کرو، وہاں سے بھاگ جاؤ۔ اصل بات تک پہنچنے میں مجھے پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے۔"

"میں کیسے یقین کر لوں کہ یہ کوئی چال نہیں ہے؟"

"فی الوقت تمہیں یقین دلانے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے، بیٹا تمہیں مجھ پر بھروسا کرنا ہو گا۔ بھاگ جاؤ۔ پلیز بھاگ جاؤ۔"

"کہاں جاؤں؟" ناتھن کے پیٹ میں بل پڑنے لگے۔

"ڈیزی مجھے ایک منٹ کے لیے ڈیڈ ائر (DEAD AIR) پر کر دو۔ پلیز۔" مائیکل نے کہا۔

سامعین اب تک خاموشی سے یہ سنسنی خیز بات چیت سن رہے تھے جس میں ایک منٹ کا وقفہ آنے والا تھا۔

ڈیزی، مائیکل کا اصل مدعا سمجھ گئی۔ اس نے چھپ کر ہدایات جاری کیں۔ اس کا دل دماغ دونوں کہہ رہے تھے کہ ناتھن کسی کا زاپ سین ہونے والا ہے۔

"آفیسر! تمہارا وقت شروع ہو گیا ہے۔ تم اب "آف ائر" ہو۔ ناتھن کے علاوہ صرف میں تمہاری آواز سن سکتی ہوں۔" ڈیزی نے مائیکل کو اطلاع دی۔

ناتھن سب سن رہا تھا۔ اسے لگا کہ اچانک اس کی دنیا بہت مختصر رہ گئی ہے۔ صرف وہ اور مائیکل نامی پولیس آفیسر۔

ڈیزی کی کلیئرنس ملتے ہی مائیکل نے ناتھن سے بات شروع کر دی۔ اس کی نگاہ گھڑی پر تھی۔ وہ مختصر گفتگو کر رہا تھا۔ جس کے مطابق ناتھن کو پتا چلا کہ اس کے قتل کا منصوبہ کسی اور نے بنایا تھا اور پولیس کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ تیس سیکنڈ ختم ہونے تک ناتھن کو مزید معلوم ہوا کہ پولیس سرگرمی سے اسے تلاش کر رہی ہے اور اسی کو پولیس کا قاتل سمجھ رہی ہے۔ اگر اس نے مزاحمت کی تو پولیس اسے ختم کر دے گی۔ تیسری اطلاع یہ تھی کہ کرزاؤس پر صرف مائیکل اسے بچانے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ ناتھن کو بے قصور تسلیم کرتا ہے۔ میدان میں ناتھن اب تنہا نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اس کا آخری چانس ہے اور اسے مائیکل پر بھروسا کرنا ہے۔ ناتھن کی بچت کا سامان اسی میں ہے کہ وہ خود کو مائیکل کے حوالے کر دے۔

چالیس سیکنڈ ہونے والے تھے۔" ناتھن زیر... ٹاؤن اسکوائر کے سنگی تخروطی مینار تک پہنچتا ہے۔ جو لیوس اینڈ کلارک میموریل کے نام سے مشہور ہے۔ "میں براؤن سوٹ اور نیلی شرٹ میں ہوں گا۔ تم مجھے پہچان لو گے۔" مائیکل نے بتایا۔

ناتھن نے فون رکھ کر الیکس کو دیکھا۔

"تمہیں بھروسا ہے اس پر؟" الیکس نے سوال کیا۔

ناتھن نے چند لمحے سوچا پھر بولا۔ "ہیں۔"

☆☆☆

الیکس نے ناتھن کو لیوس اینڈ کلارک میموریل ٹاور کی لوکیشن سمجھائی۔ ناتھن نے جوتوں کے تسمے درست کیے اور تیار ہو گیا۔

برنی نامی کتا الیکس کے ساتھ کھڑا تھا۔ ناتھن ذرا سا مسکرایا پھر الیکس کے گلے لگ گیا۔

"شکریہ دوست۔" وہ بولا۔

الیکس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایکس مین کا پلاسٹک کا چھوٹا سا مجسمہ نکال کر ناتھن کو دے دیا۔

"اسے رکھ لو۔ یہ میرے لیے خوش قسمتی کی علامت رہا ہے۔"

ناتھن نے تشکر آمیز نظروں سے الیکس کو دیکھا اور ایکس مین کو سامنے والی جیب میں رکھ لیا اور ہاتھ ہلا کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ اسی وقت پولیس کارز کے سائرن کی مدھم آوازیں آنی شروع ہوئیں۔

"نکل جاؤ، وہ ابھی دور ہیں۔" الیکس چلایا۔

ناتھن نے دوڑ لگائی۔ وہ تہ خانے سے نکل کر ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ اسے وہی مخصوص آواز سنائی دی جو اس نے پولیس اسٹیشن میں سنی تھی۔ اس کا دل رک سا گیا۔ "ہائے، ناتھن۔" پوائنٹر کی آواز آئی۔

اس کی چلائی ہوئی گولی نے بھاگتے ہوئے ناتھن کی قریبی دیوار کو ادھیڑ دیا تھا۔ ناتھن گھٹنوں کے بل گرا۔ عقب میں قاتل کے قدموں کی دھمک تھی۔ وہ لوٹ لگا کر اٹھا اور اندھا دھند بھاگا۔ عالم وحشت میں وہ غلط سمت میں دوڑا تھا۔ عمارت کے احاطے سے نکلنے کا دروازہ مخالف سمت میں تھا۔ ناتھن کا دل بیٹھ گیا۔ سائلنسر لگے ہتھیار سے دوسرا فائر ہوا۔ عین اسی وقت ناتھن خشک پتوں سے الجھ کر گرا اور بچ گیا۔ تاہم موت اس کے سر پر تھی۔ رفتہ رفتہ اسے پہلو میں درد کا احساس ہوا۔

عقب میں ہڑبونگ کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ برفی کی مشتعل غراہٹ سنائی دی۔ ناگھن نے پلٹ کر دیکھا۔ الیکس نے برفی کو پوائنٹر کی جانب دھکیل دیا تھا۔ اس اچانک افتاد نے پوائنٹر کو زمین بوس کر دیا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ کتا اس کے اوپر سوار تھا اور گردن پر منہ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مار دے، برفی... مار دے۔" الیکس چلا رہا تھا۔

پوائنٹر اس وقت بھی پولیس کے لباس میں تھا۔

ناگھن کے لیے سنہری موقع تھا، وہ اٹھ کر صحیح سمت میں بھاگا، وہ جان توڑ کر دوڑ رہا تھا۔ اسے خبر تھی اور مائیکل نے بھی بتا دیا تھا کہ چیف ورقاتل اس کے پیچھے ہے۔ لہٰذا اس کے پاس مہلت کم تھی۔ الیکس اور برفی زیادہ دیر پوائنٹر جیسے خونی کو روک نہیں سکتے تھے۔

ناگھن تیر کی طرح عمارت سے نکل گیا۔

پولیس سائرن کی آوازیں زیادہ واضح سنائی دے رہی تھیں۔ الیکس کے سمجھائے ہوئے نقشے کے مطابق ناگھن کا رخ ٹاؤن اسکوائر کی جانب تھا۔ وہ اس وقت سڑک پر تھا۔ جب اس نے ایک بار پھر عقب میں مخصوص قدموں کی دھمک سنی۔ ساتھ ہی ایک پولیس کار سڑک پر نمودار ہوگئی۔

پوائنٹر نے رفتار کم کرلی۔ سائلنسر، گن سے الگ کر کے جیب میں ڈالا اور گن ہولسٹر کے سپرد کر کے، عام سی رفتار میں چلنا شروع کر دیا۔

کار کا سائرن اس کے فاصلے کی نشاندہی کر رہا تھا۔ ناگھن اس کے نمودار ہونے سے پیشتر ہی سڑک پار کر کے ایک اسکول میں گھس چکا تھا۔

پولیس کار پوائنٹر کے قریب سے گزری تو اس نے بے پروائی سے ہاتھ ہلایا اور سڑک کی دوسری جانب اسکول کا رخ کیا۔

☆☆☆

شیرف مرفی کے اسپیشل اسکواڈ میں پولیس کی تیرہ عدد گاڑیاں تھیں جو ناگھن کو تحویل میں لینے کے لیے وہبٹ اپارٹمنٹ کی طرف جا رہی تھیں۔

ڈیزنی کے پروگرام میں مائیکل کی کال نے پورے ملک میں سنسنی پھیلا دی تھی۔ سخت ہیجانی کیفیت تھی۔ اپنی نوعیت کا عجیب اور پُراسرار کیس اپنے انجام کی طرف بڑھ رہا تھا۔ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیلی تھی۔ میڈیا جائے وقوعہ پر ٹوٹ پڑا تھا۔

مائیکل نے ایک منٹ تک ناگھن سے آف ائر بات کی تھی۔ اس لیے میڈیا، پولیس، دوست اور دشمن سب بے خبر تھے کہ مائیکل کہاں ہے؟

اسپیشل اسکواڈ کا ڈپٹی اسٹیڈمین آخر میں پہنچا تھا۔ وہ ٹیم کا لیڈنگ اسنائپر تھا۔

سات آدمی ہتھیار بدست نہایت سرعت سے چھٹی منزل پر پہنچے جو ٹون نمبر سے پہچانی کرتا تھا۔ وہ اس عمارت کا اپارٹمنٹ نمبر 612 تھا۔

پہلے آدمی نے لات مار کر دروازہ کھولا اور جھکی ہوئی حالت میں بائیں جانب سے اندر گھسا۔ دوسرے نے سیدھی حالت میں دائیں جانب سے یلغار کی۔ تین تک گنتی کرنے کے بعد بقیہ افراد بھی اندر گھس گئے۔ ہتھیار ان کے شانوں پر تیار حالت میں تھے۔

"کوئی حرکت نہیں۔"

لیونگ روم میں سیاہی مائل رنگت کا بچہ صوفے پر نیم دراز تھا۔

"ہیلو آفیسرز۔" وہ اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

وہ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔

"ناگھن کہاں ہے؟" کسی نے سوال کیا۔

"بھاگ گیا۔"

"کہاں گیا ہے؟"

"پولیس کو مارنے۔" الیکس نے جواب دیا اور سکون سے بولا۔ "تم سب احمق ہو۔ ناگھن بے قصور ہے۔ قاتل پولیس کی وردی میں ہے۔ وہ ناگھن کو مارنے آیا تھا۔ میرے کتے نے ناگھن کو بچا لیا لیکن وہ کمینہ میرے کتے کو ختم کر گیا۔ کتے کی لاش احاطے میں پڑی ہے۔ قاتل نے جو گولیاں چلائی تھیں، ان کے نشانات تم لوگوں کو احاطے میں مل جائیں گے۔ قاتل کی جعلی وردی کی دائیں آستین پھٹ گئی ہے۔ اسی نے تمہارے آدمیوں کو مارا تھا۔ اب جاؤ اور ناگھن کو بچاؤ۔ وہ ٹاؤن اسکوائر کی طرف گیا ہے۔"

☆☆☆

ناگھن کی ساری جان ٹانگوں میں سمٹ آئی تھی۔ اسے علم تھا کہ قاتل پیچھے ہے جو پولیس کار کی وجہ سے دھیما پڑ گیا تھا لیکن یہ مہلت مختصر تھی۔ وہ قاتل کو پہچان گیا تھا۔ یہ وہی شخص تھا جس نے پولیس اسٹیشن میں ناگھن پر حملہ کیا تھا اور دو پولیس والوں کی جان لی تھی۔ اس درندے کی گرفت میں آنے کا مطلب فوری موت کے سوا کچھ نہیں تھا۔

ناگھن نے اسکول کی اندرونی عمارت کا چکر کاٹا اور عقبی سمت میں نکل گیا۔ دیوار کی بلندی دیکھ کر اس پر دہشت

اور مائیکل کا حملہ ہوا۔ اس نے عالم وحشت میں ادھر ادھر دیکھا۔ اس کی نگاہ دیوار کے ساتھ موجود درخت پر پڑی۔ وہ لپک کر بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

دھماکا ہوا اور گولی اس کی کمر کے قریب شاخ سے ٹکرائی۔ اگلے لمحے وہ دیوار کی دوسری جانب لٹکا ہوا تھا۔ تاہم ایک ثانیے کے لیے اسے حیرت ہوئی کہ سائلنسر کی موجودگی میں دھماکا کیوں ہوا سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ دیوار سے نیچے کود گیا۔

حالات بدل گئے تھے۔ اب وہ گرفتاری سے بچنے کے لیے نہیں بھاگ رہا تھا بلکہ جان بچانے کے لیے بھاگ رہا تھا۔ پولیس اور ہٹ مین دونوں سے... اس کی واحد امید مائیکل نامی آفیسر تھا۔

کچھ دیر بعد وہ مرکزی سڑک پر تھا۔ وہ گاہے گاہے عقب میں بھی دیکھ رہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ بلڈنگ کے احاطے میں اسے پہلو میں گولی لگی ہے۔ تاہم وہ حیران تھا کہ وہ اب تک بھاگ کیسے رہا ہے۔

یہاں سڑک پر قدرے رش تھا۔ وہ گاڑیوں اور لوگوں سے بچتا بچاتا، جھکتا نیاں رہتا ہوا زاویے بدل بدل کر لگا جا رہا تھا۔ درد رہ کر اس کے پہلو میں ٹیس اٹھتی۔ ایک جگہ موقع پا کر وہ پارک گاڑی کے پیچھے بیٹھ گیا۔

دائیں بغل کے نیچے ٹی شرٹ خون آلود ہو رہی تھی۔ اس نے شرٹ اوپر کر کے زخم کا جائزہ لیا۔ بغل سے کچھ نیچے کئی انچ لمبا مارکر کی موٹائی کے برابر بدنما نشان تھا۔ وہ احاطے میں ٹھوکر کھا کر گرنے کی وجہ سے بال بال بچا تھا۔

ناتھن نے شرٹ نیچے کی اور کھڑا ہو گیا۔ ٹی شرٹ کی حالت بہت بری تھی۔

"رکو، تم ناتھن ہو... رک جاؤ۔" ناتھن کے پیچھے ایک ریسٹورنٹ تھا۔ دروازے میں ایک آدمی کھڑا چلا رہا تھا۔ "اسے پکڑو، وہ پولیس کا قاتل ہے۔ روکو اسے۔"

ناتھن نے مڑ کر نہیں دیکھا اور بھاگ نکلا۔ لیکن وہ آواز پوائنٹر کے کانوں تک پہنچ گئی جو زیادہ دور نہیں تھا۔ جلد ہی اس نے چیخ پکار کرتے آدمی کو دیکھ لیا۔ پوائنٹر اس کے ہاتھ کے اشارے کی جانب لپکا۔

☆☆☆

اس وقت کمانڈ وین میں شیرف مرفی "اسٹا نمبر ون" کا پیغام وصول کر رہا تھا۔ "اسٹا نمبر ون" ڈپٹی اسٹیڈمین کا کوڈ نیم تھا۔ اسٹیڈمین نے ولیسٹ اپارٹمنٹ سے جو رپورٹ دی، اسے سن کر شیرف مرفی دنگ رہ گیا۔

اس نے کمانڈ وین میں لگا نقشہ دیکھا اور تیزی سے نئی ہدایات جاری کرنا شروع کر دیں۔ پولیس آپریشن یکدم تبدیل ہو چکا تھا۔ ولیسٹ اپارٹمنٹ سے جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں، اس کے مطابق، علاقے میں موجود ہر ایک پولیس اہلکار تک "ہٹ مین" کا حلیہ بہ سرعت پہنچ گیا۔

میڈیا کے کھاگ شکاری اپنے اپنے اندرونی ذرائع سے پل پل کی خبر لے کر نشر کر رہے تھے۔ ایک ہنگامہ برپا تھا۔ ڈیزی نے ایک عدد ٹی وی اسٹوڈیو میں منگوا لیا تھا۔

اس کی نظریں ٹی وی پر تھیں۔ وہ اپنے کیریئر کی اہم اور موثر ترین کوریج پیش کر رہی تھی۔ اس کیس سے اس کی جذباتی وابستگی تھی۔

مارک بیلی کے قتل کی خبر ایک ساعت شکن دھماکے کی طرح تھی۔ سیدھا سادہ کیس کروٹیں بدلتا ہوا اس مقام پر پہنچ گیا تھا جہاں وہ ہر منٹ ایک نیا رنگ بدل رہا تھا۔ ٹی وی پر مردہ بریٹنی (کتے) کی تصویر دکھائی جا رہی تھی۔

ناتھن کی ہر بات سچ ثابت ہوئی تھی۔ مائیکل کا ذکر بھی رفتہ رفتہ سے ہو رہا تھا۔ ڈیزی کھل کر اظہار خیال کر رہی تھی۔ تاہم اس کی رعونت نہیں قابو سے باہر تھیں۔ کیونکہ تمام لوگوں کے ساتھ وہ بھی جانتی تھی کہ ناتھن کے سر سے موت ابھی ٹلی نہیں ہے۔

عوام ناتھن کے بجائے پولیس کے خلاف ہو گئی تھی۔ تاہم مائیکل کا رول سامنے آنے کے بعد یہ مخالفت قدرے کم ہو گئی۔ بعد ازاں اسپیشل اسکواڈ کے ڈپٹی اسٹیڈمین کی رپورٹ لیک ہونے پر مخالفت کی شدت میں مزید کمی آ گئی تھی۔

ناتھن، مائیکل اور پوائنٹر تینوں تیزی سے رنگ بدلتے ڈرامے کی جزئیات سے بے خبر تھے۔

سلیٹر نے احتیاطاً اپنا ٹھکانا تبدیل کر دیا تھا اور فوری طور پر ساتھی کے ہمراہ ایک اور قاتل روانہ کر رہا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے، پوائنٹر کو ٹھکانے لگا دے۔ حالانکہ اسے خدشہ تھا کہ دونوں ہٹ مین بر وقت پوائنٹر تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ اگر پوائنٹر زندہ پولیس کے ہاتھ آ گیا تو سلیٹر کو شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

وہ اس وقت کو کوس رہا تھا جب مارک بیلی کے حوالے سے پوائنٹر منصوبہ لے کر آیا تھا اور سلیٹر نے حامی بھر لی تھی۔

ایک طرف پیٹروِلی اپنے بال نوچ رہا تھا۔

دوسری طرف میگر سیل فون پر مائیکل سے رابطے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

☆☆☆

سڑک پر رش بڑھ چکا تھا۔ تاہم پوائنٹر، ناتھن کو تاڑ چکا تھا۔ اس کے نظر میں آتے ہی، پوائنٹر ہجوم کی لہروں میں تارپیڈو کی طرح حرکت پذیر ہوا۔ اس کی آنکھیں شدتِ اشتعال سے انگارہ ہو رہی تھیں۔ ٹانگ برابر چھوکرے نے پوائنٹر جیسے سفاک ہٹ مین کو بے بار کر ڈالا تھا۔ پوائنٹر روڑے بغیر بڑی صفائی اور سرعت سے راستہ بنا رہا تھا۔

دونوں کے درمیان فاصلہ محض پچاس گز رہ گیا تھا۔

ناتھن بے خبر تھا کہ اسے دیکھ لیا گیا ہے اور قاتل دم بدم قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

درمیان میں افراد کی موجودگی نے پوائنٹر کو گولی چلانے سے باز رکھا ہوا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ گرفتاری کا ڈھونگ رچا کر ناتھن کو تحویل میں لے لیا جائے پھر تنہائی میں اس کی درگت بنا کر قتل کیا جائے۔

لڑکا ابھی کم کم پھرتیلا نہیں تھا۔ پوائنٹر نے اندازہ لگایا کہ اب بھی ناتھن کو جا پکڑنے کے لیے اسے کم از کم تین منٹ درکار ہیں۔ تاہم وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ واقعات کے تیزی سے بدلتے ہوئے سلسلے میں ایک اور غیر متوقع موڑ آنے والا ہے۔

☆☆☆

ناتھن کو تحریر سٹی مینار نظر آنے لگا تھا۔ وہ تنی اسید اور فراوانی کے ساتھ منزل کی جانب بڑھ رہا تھا۔ پیچھے ریسٹورنٹ کے دروازے پر جس نے بھی نعرے بازی کی تھی، اس نے ناتھن کے اعصاب کشیدہ کر دیے تھے۔ اگر اس وقت قاتل زیادہ دور نہیں تھا تو یقیناً اس نے وہ چیخ پکار سن لی ہوگی۔

ناتھن کا دل چاہا کہ عقب کا جائزہ لے۔ یہ خیال آتے ہی کسی نے اسے پیچھے سے بری طرح جکڑ لیا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی جکڑ بندی میں آ گئے تھے۔

''مسٹر ناتھن، کھیل ختم ہو گیا۔'' قاتل کی سرگوشی اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

''چھوڑو مجھے۔'' ناتھن چلایا۔ وہ مضبوط گرفت میں کیچوے کی طرح کلبلا رہا تھا۔ ساتھ ہی لاتیں چلا رہا تھا۔ پوائنٹر نے با آسانی اسے اوپر اٹھا لیا۔ ناتھن نے اندازے سے اپنا سر پیچھے پھینکا۔ جو پوائنٹر کی ناک سے ٹکرایا۔ اس کے حلق سے ایک دردناک آواز برآمد ہوئی۔ اس کی گرفت ڈھیلی پڑی اور مچلتا ہوا ناتھن پھسل کر سڑک پر آ گیا۔ وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بل بھاگنے کی پوزیشن میں تھا۔

''حرکت مت کرنا۔'' پوائنٹر کی پرغضب غراہٹ سنائی دی۔

ناتھن نے دیکھا کہ وہ گن نکال چکا ہے جس کا رخ اس کے سینے کی جانب تھا۔ اتنے قریب سے بچت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

عوام بھی متوجہ ہو چکی تھی۔

''اسے پکڑو، یہ ناتھن ہے۔ پولیس کا قاتل۔''

☆☆☆

مائیکل، ٹاؤن اسکوائر پہنچ چکا تھا۔ اس سے پہلے زیبی اسٹیڈ نے سٹی مینار کی کھڑکی میں پوزیشن سنبھال لی تھی۔

مائیکل یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا کہ ٹاؤن اسکوائر میں بے حد ہجوم تھا۔ لوگوں کے علاوہ وہاں کاؤنٹی کی درجنوں پولیس گاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ سپاہ بھی کثیر تعداد میں موجود تھا۔ مائیکل سوچ رہا تھا کہ ٹاؤن اسکوائر سے متعلق جو باتیں اس نے ناتھن سے کی تھیں، وہ آن ائر نہیں گئی تھیں۔

پھر یہ کیا تماشا ہے؟

☆☆☆

''میں بے قصور ہوں، پولیس کو اس آدمی نے مارا تھا۔'' ناتھن چلایا۔

پوائنٹر کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ''بکواس بند کرو لڑکے۔'' اس نے خطرناک انداز میں گن کو جنبش دی۔

ناتھن لوگوں کی قطار کے پیچھے نکل جانا چاہتا تھا۔

''میں نے کچھ نہیں کیا۔'' وہ پھر چیخا۔ ''یہ پولیس والا نہیں ہے۔ مجھے اس سے بچاؤ۔'' اس نے امدادی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ تاہم کسی نے تعاون کے لیے حرکت نہیں کی۔ ''میری بات کا یقین کرو۔'' وہ پھر بولا۔ ''اس نے گولی چلا کر مجھے زخمی کیا۔ یہ دیکھو۔'' ناتھن نے خون آلود شرٹ کی جانب اشارہ کیا۔

بزنس سوٹ میں ملبوس ایک دراز قامت چھریرے بدن کا فرد بالآخر آگے بڑھا۔ اجنبی دونوں سے محض پندرہ گز کے فاصلے پر تھا۔ اس کے بالوں میں سفیدی کی جھلک رہی تھی اور نفاست سے ترشی ہوئی چھوٹی سی داڑھی بھی سفید بالوں سے پر تھی۔ ناتھن نے اس کی آنکھوں میں ہمدردی کی جھلک دیکھی۔

''میرا نام ''البرٹ'' ہے۔'' وہ بولا۔ ''میں وکیل ہوں۔ آفیسر میں تمہاری وردی پہچاننے میں ناکام رہا ہوں۔ تم کہاں سے آئے ہو؟''

پوائنٹر کے ضبط کے بندھن ٹوٹنے لگے۔ وہ ایک قدم آگے بڑھ کر بولا۔ ''میرا تعلق بریڈ فورڈ کاؤنٹی پولیس سے ہے۔ یہ نوجوان کئی قتل کر چکا ہے۔''

''بات یہ ہے مسٹر۔'' وکیل نے سنجیدگی سے کہا۔ ''یہ بریڈک کا ذاتی نہیں ہے۔ جہاں ہو وہیں رہو۔ جو کچھ کرنا ہے، یہاں کی پولیس نے کرنا ہے....''

ناتھن کے لیے اس سے بہتر موقع ملنا ناممکن تھا۔ وہ حتی الامکان پھرتی سے لوگوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔ پوائنٹر دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔ اس نے بے دھڑک گولی داغ دی۔ گولی ایک خاتون کی ٹانگ میں لگی۔

پوائنٹر غصے سے نیم پاگل ہو چکا تھا۔ وہ وکیل کی طرف مڑا اور بے تحاشا فائر کیا۔ گولی بوڑھے وکیل کے پیٹ میں لگی اور وہ پیٹ پکڑ کر آگے کی جانب جھکتا چلا گیا۔ ناتھن کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے۔ وہ پھر ہجوم کی جانب گھوما۔ پبلک ہراساں انداز میں ادھر ادھر کھسکنے لگی۔

اسی اثنا میں ناتھن پچاس گز دور نکل چکا تھا۔ پوائنٹر گالیاں دیتا ہوا اپنے شکار کی جانب لپکا۔

بے ہنگم دوڑ پھر شروع ہو گئی۔

☆☆☆

مائیکل پہلے دھماکے کو بیک فائر سمجھا۔ فوراً ہی گولی کے دوسرے دھماکے نے اس کی غلط فہمی دور کر دی۔ اس نے تازہ جائے واردات کا رخ کیا۔ ڈپٹی اسٹیڈمین وہاں سے فاصلے پر تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اس کی ٹیلی اسکوپ نے سب سے پہلے مائیکل کا احاطہ کیا۔ جو وردی میں نہیں تھا۔ دوسری بار ٹیلی اسکوپ نے خستہ حال ناتھن کو ناؤن اسکوائر سے قریب ہوتے دیکھا۔ اسٹیڈمین کے دل نے ایک دھڑکن مس کر دی۔ اس نے تیزی سے ٹیلی اسکوپ رائفل کے زاویے بدلے اور اجنبی پولیس آفیسر کو فوکس کر لیا۔ جس کی ایک آستین پھٹی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مہلک ہتھیار تھا اور وہ ناتھن سے قریب ہوتا جا رہا تھا۔

فیصلہ کن لمحہ آن پہنچا تھا۔ اس نے تیزی سے پوزیشن بدل کر رائفل سیدھی کی۔

☆☆☆

مائیکل کی نظر بیک وقت ناتھن اور پوائنٹر پر پڑی تھی۔ بڑی نازک صورت حال تھی۔ ناتھن کا حال برا تھا۔ اس کی قمیص خون آلود تھی۔ مسلح پوائنٹر کے چہرے سے وحشت برس رہی تھی۔ مائیکل نے صاف محسوس کیا کہ ناتھن کے قدموں میں جان نہیں رہی ہے۔ یا تو وہ گر جائے گا یا بے رحم قاتل کی گرفت میں پھنس جائے گا۔ مائیکل گن ہاتھ میں لیے سرعت سے راستہ بنا رہا تھا۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ بروقت ناتھن تک نہیں پہنچ سکے گا۔

☆☆☆

میڈیا نے مذکورہ واقعے میں بیشتر وسائل جھونک دیے تھے۔ ذیزی نے پہلی بار اپنے پروگرام میں ٹی وی کا سہارا لیا تھا۔ ایکشن نیوز والوں نے ہیلی کاپٹر بھی بھیجا ہوا تھا۔ کاپٹر کے کیمرا مین کے پاس بڑے سائز کا ٹیلی فوٹو لینس تھا۔ ایکشن نیوز کی وجہ سے، ٹی وی سے لگے ناظرین ہولناک ڈرامے کا سنسنی خیز کلائمکس براہ راست دیکھ رہے تھے۔

دکی ہیرس کے بعد منا وبر زین، مقبول کیمبس لاشوں سے پر ہوتا جا رہا تھا۔ دکی ہیرس کے بعد، دو پولیس والے، پھر مارک نیلی... پھر برنی (گنا)، پھر بوڑھا وکیل (جس کی ہلاکت کنفرم نہیں ہوئی تھی) ایک خاتون زخمی تھی۔

آخری لاش ناتھن کی گرنی تھی یا پوائنٹر کی؟ پوائنٹر کو تو بہرحال مرنا تھا۔ وہ خود بھی اس بات سے آگاہ تھا۔

ذیزی کی پلکیں جھپکنا بھول گئی تھیں۔ اسے خیال آیا کہ کاش وہ یہ سب نہ دیکھتی۔ مسلح قاتل منڈلاتے ناتھن کے سر پر تھا۔

پوائنٹر نے اپنا بازو ناتھن کے گلے میں ڈال دیا۔ مائیکل اب بھی تیس فٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس نے دیکھا کہ ناتھن نڈھال ہے، اس کی آنکھوں میں وحشت نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔

مائیکل فاصلہ مزید کم ہونے دونے چلایا۔ ''مسٹر! ہتھیار پھینک دو۔'' مائیکل نے اسے آفیسر کہہ کر مخاطب نہیں کیا تھا۔

پوائنٹر کو جھٹکا لگا۔ اس نے ناتھن کو ایک بار پھر زمین سے اٹھا کر اپنے سامنے کر لیا اور گھوما۔ ''پیچھے ہٹ جاؤ، ورنہ میں اس لفنگے کا سر کھول دوں گا۔'' پوائنٹر کا سنگینم ناتھن کی کنپٹی سے لگا تھا۔

''میں کہیں نہیں جا رہا۔ بچے کو چھوڑ دو گے تو زندہ رہو گے۔ کوئی غلط حرکت کی تو مارے جاؤ گے۔ ہر طرف پولیس ہے۔'' مائیکل نے دونوں ہاتھوں سے گن کو تھاما ہوا تھا۔ نشانہ پوائنٹر کی کھوپڑی تھی۔ اس کی ٹانگیں شوٹنگ اسٹائل میں پھیلی ہوئی تھیں۔

لیکن وہ خوب جانتا تھا کہ وہ ناتھن کو ہٹ کیے بغیر پوائنٹر کو نشانہ نہیں بنا سکتا۔ یہ کام کوئی دوسرا بھی نہیں کر سکتا تھا۔ پوائنٹر کے لیے سودے بازی کے لیے آخری پتا ناتھن تھا جو صورت حال درپیش تھی، اس نے پوائنٹر کے بچنے کے امکانات بالکل ہی معدوم کر دیے تھے اور وہ بخوبی اس بات سے آگاہ تھا۔ لہٰذا اسے ناتھن کو ختم کرنا ہی تھا۔

☆☆☆

کمانڈر وین میں شیرف نے ہتھیلی پر مکا مارا۔ پھر مائیکروفون پر "اسنائپر ون" سے بات کرنے لگا۔

فاصلہ سو گز کے قریب تھا۔ رائفل کی ساخت میں لڑکا اور قاتل بہت قریب تھے۔ مزید یہ کہ ٹارگٹ ساکن نہیں تھا۔

"شیرف... میرا ٹارگٹ کون ہے؟ بچہ یا...؟"

شیرف نے سکوت اختیار کیا، پھر بولا۔ "پولیس مین۔"

☆☆☆

ناتھن کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔ اس کے ہاتھ پیر بے جان سے ہو گئے تھے۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے سامنے والے گن مین کو دیکھا۔ جو براؤن سوٹ اور نیلی شرٹ میں ملبوس تھا۔ اس کی آنکھوں میں نرمی کے ساتھ اداسی تھی تو یہ ہے لیوٹیننٹ مائیکل۔ ناتھن کو خیال آیا۔ اسے یاد آیا کہ جے زی سینٹر سے بھاگنے کے بعد اس نے جس گھر میں پناہ لی تھی، وہاں ٹی وی پر اس نے مائیکل کو دیکھا تھا۔ کیا مائیکل اسے بچا لے گا؟

☆☆☆

"اسنائپر ون، ٹو کمانڈ، شاٹ ملتے ہی میں فائر کروں گا۔ اجازت چاہیے۔" اسنائپر مین نے نشانہ باندھا۔

"اجازت ہے۔"

اسنائپر مین مسکرایا۔ اس کا وقت آن پہنچا تھا۔ آج اس کا بہترین شاٹ ایک مشکل ترین نشانہ تھا۔ وہ جس رینج سے نشانہ لینے جا رہا تھا، وہاں ہوا کے دباؤ میں معمولی ردوبدل کے باعث الٹ بھی جنم لے سکتا تھا۔ اسنائپر مین نے انگوٹھے سے سیفٹی کو ہٹایا۔ گہری گہری سانسیں لے کر خود کو پرسکون کیا۔ تمام تر توجہ مرکوز کر کے ٹیلی اسکوپ کی کراس لائن کو دیکھا۔ اس کی ایک آنکھ بند ہو گئی۔ اب وہ سکون سے مناسب موقع کا منتظر تھا۔ پوائنٹر کے سر کا معمولی حصہ نظر آ رہا تھا۔

پھر وہ موقع آ گیا۔ پوائنٹر نے مائیکل کے عقب میں نادر کو دیکھا۔ اگرچہ اتنی دور سے اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اس کا چہرہ ذرا دیر کے لیے واضح ہو گیا۔

پولیس فورس اور میڈیا کا ہجوم تھا۔ لگ رہا تھا کہ کسی فلم کی شوٹنگ ہو رہی ہے۔

اسنائپر مین اسنائپر ون تیار حالت میں تھا۔ موقع ملتے ہی اس نے سانس روک لی اور پوائنٹر کی داہنی ابرو کا نشانہ باندھ کر انگلی کا دباؤ بڑھا رہا۔ وہ ایک پرفیکٹ شاٹ تھا۔

پوائنٹر کی پیشانی سے خون کا فوارہ چھوٹا۔ وہ زمین پر گرنے سے قبل ہلاک ہو چکا تھا۔

ناتھن کے بدن کو بھی جھٹکا لگا اور وہ زمین پر جا گرا۔ اسے کچھ خبر نہ تھی کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے۔ بس یہ احساس تھا کہ وہ ابھی تک زندہ ہے اور قاتل مارا جا چکا ہے۔ معاً اس نے دیکھا کہ اچانک پولیس کی قطار اس کی جانب بڑھ رہی ہے۔

"نہیں، اب نہیں۔" اس کا ذہن چیخا اور اس نے پوائنٹر کا میگنم اٹھا لیا۔ میگنم دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ چلایا۔ "رک جاؤ، دور رہو مجھ سے۔"

پولیس کی قطار تھم گئی۔

مائیکل دونوں کے درمیان آ گیا۔ "ناتھن! میں مائیکل ہوں۔" وہ بولا۔

"یس سر۔"

"ہم نے فون پر بات کی تھی۔ ہم دوست ہیں۔"

"یس سر۔"

"معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ تمہاری زندگی کا نیا دور شروع ہونے جا رہا ہے۔ کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے؟"

"یس سر۔"

"تو پھر گن پھینک دو۔ سب کچھ بدل گیا ہے۔"

مائیکل کی آواز میں نرمی اور پیار تھا۔ وہ دھیرے دھیرے ناتھن کی سمت بڑھ رہا تھا۔ اپنی گن اس نے واپس جگہ پر رکھ دی تھی۔

ناتھن کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ اس نے مائیکل کی دوستانہ آنکھوں میں دیکھا اور میگنم نیچے گرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ سائیڈ واک پر بیٹھ گیا۔ مائیکل آہستہ روی سے چلتا ہوا اس کے برابر جا کر بیٹھ گیا۔

ناتھن رو رہا تھا۔ مائیکل نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔ خود اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔ اسے لگا کہ وہ ناتھن نہیں بلکہ اپنے مرحوم بیٹے براؤن کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اس نے کسی باپ ہی کی طرح محبت سے ناتھن کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا۔

"میرے بچے سب ٹھیک ہو گیا ہے۔" مائیکل نے سرگوشی کی۔ "اب تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

ٹی وی پر ان گنت لوگ یہ جذباتی منظر دیکھ رہے تھے۔

☆☆☆

وزی کے ہونٹ سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ اس کا میک اپ خراب ہو چکا تھا۔ نظر اسکرین پر جمی تھی۔ ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

"میں تم سے ضرور ملوں گی۔" وہ بڑبڑائی۔

◆●◆